

قال النبی المہدی لابی بک

الحمد لله الذي جعل في سامي شيخ محمد لقوب صاحب منعم مطبع نقاس

مكتبة فاضلة خزانة علم
بمكة المكرمة



در دفع و هم و دو سو اس بعضی ناس بود جویش مثل آن حضرت از اثر جناب بن عباس

در مطبع اسدی طبع شد

المطبع
۱۰

فہمین تری از و سید

لے روئیکز
سول خداون
خبر سیدین
مدرسه
چندین
کے اور
تو بیان کرنا
۱۳۳

اگر ہم موقوف ہو لاکر چلنا شروع کر دے مگر یہ کہیں ہو گا اللہ و خاتمہ
النبیین کی تخصیص ہو یعنی حکم ختم نبوت کا ساتھ اس عالم موجود طبقہ زمین اول کے
مستند و مختص ہو اور خبر احاد سے تخصیص یہ جائز ہو گا ہو المقرر فی الاصول فقط پس قول
و عقیدہ زید کا صحیح اور حق مطابق مذہب اہل سنت و جماعت ہو یا نہیں بینی تو جبرہ
هو العلیم

الحمد لله وحده والصلاة على من لا نبي بعده اما بعد اهل بصيرت و ارباب
طهرت پر مخفی و مستتر نہیں کہ یہ عقیدہ و قول زید کا فاسد اور غلط خلاف محمود علی مسلیز اور
استاذ خیر بیل البینین ہر کسی مفید و محدث بلکہ رواہ و متحررین حدیث مذکور نے بھی
استنطاق و استخراج عقیدہ مذکورہ کا اثر ابن عباس مذکور سے نہیں کیا اور حکم آیہ کہ یہ
و لکن رسول الله و خاتم النبیین کو مختص و مقتید اس عالم موجود زمین اول کی
نہیں لکھا و من ادعی علی فعلیکہ بیانہ اور اسے لال عقیدہ مذکورہ کا قول ان
عباس مذکور سے مخدوش و مردود ہو چکے و جوہ اول متحررین اثر مذکور طبقہ ثالثہ و رابعہ
این صحاح تہذیب میں اس آیت کا اثر نہیں اور بعد وایت طبقہ ثالثہ و رابعہ متحررین متفقہ
میں لکھا ہوا ہے فی الاصول خاتم النبیین جناب لانا شاہ عبد الغفر صاحب درج نے رسالہ اصول
حدیث میں تفسیرین جبر و تمہانیت کا حکم و طبقہ رابعہ میں اخل کیا اور تحریر فرمایا طبقہ رابعہ انما یشکک نام
و نشان انہا در قرون سابقہ معلوم ہو و متاخرین انرا روایت کردہ اندلس حال انہا
از روشن خالی نیست یا سلف تفحص کردند و انرا اصل بنی عقیدہ نامشغول بروایت انہا

[illegible]

1982

سید احمد علی

۱۰۰

سیدنی ہون

مجلس

عبدالمجید شاہ

سید محمد

نشد و در

دور

خود را می بیند

پیشہ

...

شماره ۱۰۰

میں نے

25

ائمہ کیا بعد اہل امام کے یا نہ کہ جو وقت احمد بن اسلمے پس ازند کور صحت ہو اور
 کمالین جانشین مہالین میں لکھا کہ ابن کثیر نے بعد اسکے ثابت کر نیکی طرف ابن جریر کے
 اگر صحیح ہو نقل اسکی حضرت ابن عباس سے تو قبول ہے اسپر کہ لیا ہو اسکو ابن ابی بلیات
 سے اور یہ اور مانند اسکے جب تک کہ نہ خبر و بیامے ساتھ اسکے اور صحیح ہو سند
 اسکی طرف معصوم کے پس مردود ہے اس کے قائل پر اور ایسا ہی ملا علی قاری نے
 لکھا ہے رسالہ موضوعات میں ہذا خلاصہ مافی الافادات الصمدیۃ من شفاء
 النفس فی جمع البہا پس قول ابن کثیر سے صاف ظاہر ہے کہ بر تقدیر صحت یہ روایت
 مرفوع اور حکم مرفوع میں نہیں کما لا یخفى علی الماہر خو شھے حضرت علامہ مسئلہ طرح
 فرمایا و علی تقدیر ثبوتہ یحتمل ان یتکون المعنی ثم من یقتدی بہ مستحی بحدیث
 الأسماء هم رسل الرسل الذین یبلغون الحج عن انبیاء اللہ و کتبھی کل
 منہم باسم النبی الذی یبلغ عنہ انتھ اور مثل اسی کے حضرت جلال الدین سیوطی
 نے افادہ فرما کے استقریضا کیا و حینئذ کان لنبیننا صلی اللہ علیہ وسلم
 رسول من الحج اسمہ کاسیہ و لعل المراد اسمہ المشہور پس اس صورت میں
 سولے مشارکت اسمے کے کوئی مماثلت معنوی روایت مذکور بین ثابت نہ ہوئی بلکہ جو
 بعض روایات میں و محمد کلمہ مروی ہے وہ مؤید و مقرر اس مراد و بیان کا ہے یا جو
 بر تقدیر فرض تسلیم صحت و غیر مادل ہونے روایت مذکورہ کے متعلق مماثلت
 ثابت ہوگی نہ مماثلت مطلقہ اسوائے کہ تشبیہ میں فقط وجہ تشبیہ مشترک میان

مشبہ و شبہ بہ چاہیے نہ جمیع نامات خصوصاً صفات مختصہ جو قابل نقد و اشتراک ہیں
 الاثنین نہوں کہا ہوا الظاہر اور مطلق ملالت کا کسی کو انکار نہیں بشریت و لوازم بشریت
 میں اور افراد بشر میں کے بھی بحکم آیہ کریمہ قل لا انا بشر انتم لکنتم من عندی
 اللہ علیہ وسلم کے ہیں اس روایت سے مماثلت ختم نبوت میں کیونکر ثابت ہوئی
 مراد ان مشابہت اخلاق حمیدہ یا تبلیغ احکام پر جو کہ اکمل ہدایت تھم وغیرہ میں ہونا مطلوب
 غیر ثابت و الثابت غیر مطلوب ^{مطلوب} جو شبہ اس روایت یعنی نبی کذب کفر میں شائع کسی
 راوی و محدث نے بیان نہیں کی پس مراد اس تشبیہ ختم نبوت میں مقرر کرنا اپنی اس
 سے خلاف نص آئی و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین معارضہ قرآن بالکراہی اور کسی
 مفسر آیہ کریمہ موصوفہ کو مختص و مقید بدلائل روایت مذکور نہیں لکھا بلکہ رواد و مخبرین
 مذکور نے یعنی حضرت ابن عباس نے تفسیر عباسی میں اور مولانا جلال الدین سیوطی نے
 تفسیر درختور میں بھی آیہ کریمہ مذکورہ کو مختص ہر روایت مستورہ میں لکھا ہے آیہ موصوفہ کو
 مقید و مختص کہنا تفسیر قرآن بالرایے اور داخل ہونا وعید مکرر قال فی القرآن براہ
 الحدیث میں جو ساقون ثبوت ختم نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آیہ کریمہ
 و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین قطعی الدلائل ہو اور در صورت اسکے عام
 مخصوص بعض ہونے کے قطعی الدلائل ہوگی کہا ہو مقرر فی الاصول اور انکار ما ثبت
 بالدلائل الظنیہ کفر نہیں ہوتا پس معاذ اللہ انکار ختم نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 باعتبار اس طبقہ زمین اول کے بھی کفر نہ ہوگا اور یہ خلاف جمہور علماء مسلمین ہر طبقہ

محکم دلائل سے مزین
 متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل
 مفت آن لائن مکتبہ

[illegible]

پس جو چہ خاتم النبیین مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قول شاذ غیر معصوم سے
 جس میں محدثین نے اعتقاد کلام کیا ہو خلاف معصوم نص قرآنی سمجھنا اور اوپر غلط
 کرنا کمال نادانی اور وسوسہ شیطانی ہے قول و اعتقاد وجود دوسرے خاتم الانبیا
 کا مستلزم انکار ختم نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انکار آیہ کریمہ
 مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ جِنْسٍ جَا لَكُمْ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ہے اور
 انکار آیہ ستلزم کذب خدا ہے ہر اور کذب خدا تعالیٰ بلاشبہ کفر ہے آ عَادَا
 النَّاسِ مِرَّةٍ يُّرْسِلُ الْفَوَاسِقَ الْخَنَاسِ لِيُثْبِتُ سَيُوسَ فِي صُدُورِ النَّاسِ
 مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۚ هَذَا مَا سَكَنَ لِي فِي الْجُبَابِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِالظُّلُمِ
 وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ إِلَيَّ الْمَرْجِعُ وَالْمَآبِ حُرَّةُ الْعَبْدِ الْخَاطِي الرَّاجِي إِلَى رَحْمَةِ
 الْعَزِيزِ الْكَرِيمِ الْمُنْقِذِ مِنَ النَّارِ مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ غَفَرَ اللَّهُ ذُنُوبَهُ الصَّغَارِ وَالْكَبِيرِ

ہو المصوب
 بقلم خالد کھنور

محمد

آفرین باد مجیب صاحب سے صاحب کو کہ باریا و نقوض خدشا کا قیاس شد لال زیدہ کو کہ مردود
 و باطل کر دیا الحق نامبرہ جو قائل و معتقد ہوا ہی تحقق و وجود چہ خاتم النبیین مثل آنحضرت
 علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والتیمہ کا فقد جاء ظلما و زورا و ما زاد اهل الايمان الا
 نفورا و الله سبحانه اعلم بالصواب الیہ المرجع و المآب حرمہ العبد الخامل محمد عادل
 صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم بلطفہ کامل فی العاجل و الاجل محمد عادل متقیم کانپور
 ہجری الخیر جو کچھ کہ مجیب مصیب نے اس سوال کے جواب میں تحریر فرمایا وہ درست اور

تعالج وروح فرخ اور صریح ہو وگرنہ ضیق الیہ طاس کما طنت کما اطال فضلاء
الناس ولا سرتیک ایها الطالب الراغب من لطائف التحقيق عجباً ولا تجد
سبیلک فی بحار التذقیق شرباً ولكن فی شربک ویتلک کفاية للمسترشدين
وهذا لایة للجاهلین فی الله یمکن من یشتأ لی صراط مستقیم وهو کمال شیخ علی
حرر ببنانه واملاک بلسانه العبد المسکین احقر العالمین بن العابدین قاضی

زکیا عالمین
عزیز

حال بحوالہ الصلوة لله اعانه وانجز اماله

هو انجیر وکذا لیس فی علی تقدیر الصلوة عمل بلا ریب اوله المصیب المصیب

محمد
سید
عبد الله المظفر

وقوع الحال بالغير مثال الاستحالة وقوع الحال
بازادات المعتصم بحبل الله محمد سید عبد الله

مفتی حال بذلک بحوالہ یال عفو عنه

هو الغفور حدیث ان الله خلق سبع ارضین الخ از روی تحقیق موقوف بر
ابن عباس رضی اللہ عنہ شاذ المتون معلول الانشاد مست واز انجا کہ موقوف مطلقاً نزد جمهور
اہل حدیث در باب تفسیر کتاب اللہ خبرشان نزول آیه حجت نیست پس شاذ و معلول التبر
چیز رسد و بتمجوت عقائد دین اسلام کما الشانی تفسیر الغفرانی موقوف و من قال بفرغ
فہو تفسیر تعلق بسبب نزول آیه کقول جابر کانت الیہم یقول کذا فانزل الله
کذا ونحو ذلک الثالث الموقوف وان الفصل سندہ لیس بحجة عند الشافعی
فرضی الله عنه وطایفة من العلماء انہی خلاصة از نظر بکتب اصول حدیث عدم

فی الدارین اکمل النصیب قرأت بقی رقت بقلم اضعفا لعیاد
الاحد سید محمد عفی عنہ الصمد المعروف بسوی فی

مجموعہ ۱۱

ہو بہت شہیر

مفتی محمد جمال

جواب صحیح ترین مسئلہ سالہ نوشتہ ام
رسول ابن مفتی فضل اللہ مفتی علاقہ سرگودھا بزرگ۔ جنونیاں
ہو انجیب

مغلام رسول
ابو الغفار

المتوکل علی اللہ جمیل

احسان من لاندلہ ولا نایدہ واصحاب علی من نظیرہ علیہ وفقیہ وغلہ
الہ واصحابہ ذوی العشران لرغید اما بعد فما قالہ المجیب المصیب
حق سدا ید الی الصواب قریب من الخطاء بعید بل هو الصواب
وبلحق المحضر عقیدہ فخرۃ اللہ خیر الخواص عنادہ من سائر السطن الیہ مالین
قالہ بقمہ وکتبہ بقلامہ الفقار احمد تقوی بوی فانی
ہو الحق

احمد
ذوالغفار

مفتی محمد جمال

ماکتہ المجیب المصیب حق عند المنصف واللبیب بدھن جان عفی
عنه الرحمن

محمد جان

ہو القادر

یہ جواب بہت صحیح اور درست ہے اور عقیدہ رید کا غلط اور خلاف علی سید
صحیح جواب بہ حررہ العبد المغتقر الی رحمۃ بہ القادر محمد امیر عفی عنہ

عبد الحمی

ہو الصمد

عبد الحمی

سوال الاحمد
اعظم الله اجر من اجاب فائده قل نطق بالقول الصواب واتي بما يشهد
بالبسنة والكتاب ويقبله الى الباب يكتبه العبد العاصي خادم
الطلاب محمد لطف الله غفر له رب الارباب

هو الله

شیرعت رسول الله
قاضي مفتی محمد سعید الدار
سنہ ۱۲۷۰ھ

لله در المجيب حדרه السيد الاثر
الاواه محمد سعد الله عققه

هو الصمد

الاجود
مقیم پشاور

سید اللہ
بن مفتی
لطف اللہ

الجواب صحیح والراى صائب ونجیم

الجواب

بموجب اعتقاد اہل سنت کے جناب میر ذوالعزم صلی اللہ علیہ وسلم افضل تمام
انبیاء کے بلکہ تمام مخلوقات کے ہیں اور افضلیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام
انبیاء پر باجماع امت اور احادیث صحیحہ سہ اور آیات قرآن شریف کے ثابت ہو
اور موجود ہونا برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی شرا بنی بکاب جمیع صفات کمالیہ
و نوریہ و خدوہ میں کسی فقیر کسی ان میں کسی حدیث شریف سے ثابت نہیں ہو جو شخص ایسا
اعتقید رکھے کہ برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معنی مذکور کے ایک نبی عالم موجود
ہو اور ہر نعمت اجاف اور احادیث صحیحہ اور آیات قرآن شریف کی لازم آتی ہو اور

و در صورت اصرار و التزام ایست عقیده کے اور سپر کفر لازم ہوا کے پیچھے نماز پڑھنا
جائز نہیں ہوا اور بعض کتابوں سے جو بعض گمراہوں نے اس عقیدہ کی دلیل میں ایک
روایت پیش کی ہوا اس روایت سے ہرگز یہ عقیدہ یعنی موجود ہونا برابر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا کسی طرح ثابت نہیں ہوا اور باوجود عدم شہادت اس مطالبہ کے حال و سر و آفتاب
کا یہ ہرگز کہ وہ روایت صحاح ستہ میں نہیں ہوا جو کتابوں میں ہر جیسے فسطائی شرح معجم
بخاری اور سیرت حلبی اور در مختور اور مقاصد حسنہ وغیرہ سوا ان میں اول و س و آیت
کی صحت و ثبوت میں خود کلام کیا ہر کسی نے شاذ اور کسی نے مردود اور کسی نے
ضعیف لکھ دیا ہوا اور باوجود کلام کے صحت میں محققین نے اس میں تاویل کر دی ہوا
غرض کہ کسی مسلمان کا یہ عقیدہ نہیں ہوگا کہ ایک نبی بھی مثل جناب تمام النبیین رحمۃ اللعالمین
صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کے جمیع صفات و کمالات میں عالم میں موجود ہر جیسے جیسے
یا سات مثل جیسا کہ یہ لوگ کہتے ہیں اور لکھتے ہیں پس یہ عقیدہ صریح مخالف جماع تمام
اہل اسلام کے ہوا اور جو عقیدہ ایسے عقیدہ کا ہوا سپر کفر لازم ہوا و سکو چاہیے کہ ایسے
عقیدہ فاسدہ سے توبہ کرے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب والفقیہ عبد القادر

ہو القادر

محمد رسول
عبد القادر

لا یخفی علی اهل الدین ان سیدنا و مولانا و حبیبنا محمدًا صلی اللہ
علیہ و سلم افضل الانبیاء و المرسلین و سید ہم بالیقین لا یوجد له مثل
بخصوصا فی دنیویہ و آخریہ فی جمیع العالمین فمن اعتقد بوجوب المثل او

الامثال لتفريع المذنبين لا يجوز ان يصحوا في خلفه ولا يحط له من الدين اعادنا
الله من ذلك وجميع المسلمين والذين يقولون بوجوه حسادية ومماثلة
صلى الله عليه وسلم وليتدلون بان ثروتي كل رضى نبي كنبكم او فجع قطع
الظاهر ان الكلام فيه المجتهدون من شذوذ كما قال البيهقي وغيره اوضحه كما قال
النجاشي والعلاقة الزرقاني وغيرهما او وضعه كما قال في بحر المحيط وغيره او كونه
مردا كما في المقاصد الحسنة وغيره لا دلالة الا لهذا الاثر ايضا على مقتضى
المشردين اللهم خلصنا من شر عالمي الدين وارزقنا شفاعته سيد المرسلين صلى
الله عليه وسلم برحمتك يا ارحم الراحمين بنعمة عبدك العبد محمد بن عبد الله

محمد حیدر قادری

11. 10. 1944

موا

لا شك ان سنيانا ونسبنا وشجعتنا بفضل الرسل وخاتم النبيين صلى الله
عليه وسلم فمن اعتقل بخلافه فانه من المضلين وخارج من دائرته المسلمين كما
حذرهم الله تعالى الذين جعل السلف الصالحين في عبد المذنب محمد شمس الاسلام ختم الله له باب الخير

۱۲۵۴
شمس الاسلام

از جواب صاحب

عبد السلام
عبد السلام محمد بن عبد

مقیم بیرون ۱۱. جہو الرزق

١٢

بلاشبہ شخص قابل ہو و جو دچہ مثل و ہمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آپ کے خصا پر
و مزیہ اخرو بیہ میں وہ شخص گمراہ ہوا و روایت جس سے گمراہ لوگ سند لائے ہیں
اولا گمراہ اس روایت سے ہمسر ہونا و سوا کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت

میں کسی طرح ثابت نہیں ہو سکا محض افتراء و عداوت کے متنبین کو اور میں کلام ہر
تفسیر بخالیں جانیہ بنالین میں اسکا مردود ہونا ثابت کیا ہے قطعاً حضرت ابوالحسن العبدی رحمہ اللہ

عفی عنہ

ہو اللہ

فصل العبد

جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل تمام انبیاء الکیما جمیع اوقات اندر بعد از
خدا بزرگ توئی قصہ مختصر کسیکے قائل وجود مثل مساوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در صفات خاصہ و
ماہیت کمالیہ باشند کہ فرشتہ و حدیثیکہ سند آورده ہرگز یرید عالی و والالت صریح ندارد
و نیز محققان را در ان روایت باعتبار صحت متن کلام مست و ہم در ان تاویل فرمودہ اند +
کتبہ العبد المسکین محمد فصیح الدین عفی عنہ

ہو احسبکم

محمد فصیح الدین

باجماع ائمہ امت محمدیہ کے زردی آیات قرآن شریفین اور احادیث صحاح ستہ کے
ثابت ہو کہ جناب خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم افضل تمام انبیاء کے
ہیں پس عقیدہ موجود ہونے شریک آنحضرت کا آپکی ماہیت اور صفات کمالیہ میں سلسلہ
آؤا و شمار اجماع اور احادیث اور آیات کو اور گیراؤ ہو اور در صورت التزام میں سے عقیدہ
کے وہ شخص کا فر ہو شرح مقام میں فرمایا ہو و اجمع المسلمون علی ان افضل الانبیاء
محمد صلی اللہ علیہ وسلم لان امتہ خیر الایم لقولہ تعالیٰ کنت خیر الامم اخر
لانی و تفصیل لامہ حسن انھا امتہ تفصیل الرسول لانی و امتہ ولا
مبعوت ان التقلید خاتم الانبیاء و البطل و شریعتہ ناسخہ جمیع الادیات

الى غير ذلك من حسناته لا تدر ولا تحصى واحاديث الصالحين في ذلك المعنى
 كثير حتى قال عليه السلام انا اكرم الاولين والاخرين على الله الى آخره اور
 تفسير كبير من نزيل آيت تِلْكَ الرُّسُلُ فَذَلَّلْنَا بِبَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ لِّتَعْلَمُوا
 الزَّيْمَةَ عَلَىٰ ان بعض الانبياء افضل من بعض وعلى ان محمداً صلى الله عليه وسلم
 افضل من الكل دليل عام وجوه احدها قوله تعالى وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً
 لِّلْعَالَمِينَ فلما كان حجة لكل العالمين نؤمن ان يكون افضل من كل العالمين اه
 امام نووي نے شرح صحیح مسلم میں نزيل شرح باب تفضیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم علی
 جمیع الملائق کے متعلق حدیث اَنَا سَيِّدُ الْاَدَمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اول شافعی
 اہل تشیع کے فرمایا ہر وہ حدیث دلیل تفضیل علی اللہ علیہ وسلم علی
 کلہم الخ اور اسی طرح سب کتب تفسیر اور حدیث اور عقائد میں لکھا ہوا یا جماعہ
 کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افضل تمام نبیاء کے ہیں اور کوئی نبی ہرگز ہرگز
 علی اللہ علیہ وسلم کا آپ کی صفات بخند و ہنس میں نہیں ہرگز عیب و عیوب نہ مثل
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی شاکست ماہیت اور صفات بحال یہ شخصیت کے لئے
 فی کل زمان و مکان کا حکم الی الخ سے ثابت نہیں ہو سکتا ہرگز تشبیہ کیو استلزام
 ماہیت اور جمیع صفات بحالیہ کی ہرگز ضرور نہیں ہو اور اس اہمیت کا حدیث شریف
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونا کسی کتاب میں نہیں دیکھا گیا یا ان البتہ مذکور
 وغیرہ میں بروایت حاکم وغیرہ کے ہرگز منسوب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

کے کیا ہو گیا وجود اس کے محققین نے اس کو ضعیف ٹھہرایا اگر اور بعض علماء نے جو صحیح
 الاسناد لکھ دیا ہو اس سے تین روایت کی صحت لائیں نہیں ہو سیرت حلبی میں بعد نقل قول
 بیہقی کے صحیح الاسناد والا انہ شاذ جرحہ لا اعلم لابی الصغی علیہ منہ ابغاک کے لکھوا ہوا
 یلزم صحت الاسناد صحیح المتن فقد یکون فہمہ صحیح اسناد بہا بمنع صحتہ
 فہم ضعیف الی اثروہ اور یہ تقدیر صحت روایت کے بہر حال حدیث واحد ٹھہر سکتی
 اور احاد مفید اعتقاد کی نہیں ہو سکتی ہیں جیسا کہ عالم اصول ذکر کلام میں مخرج ہو اور باقی
 حال اس روایت کا اور اس کی تاویل کا ارشاد الساری شرح صحیح بخاری وغیرہ میں تفصیل سے کوثر
 من شفاء فلینظر فیہا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب الیہ مرجعہ والمآب فقط حررہ عبد
 الوحید

بہو العذر

قطع نظر اس سے کہ علمائے حدیث اہل اللہ خلق شیخ اذنیہین آہ میں ہر طرح کلام
 کیا ہو بعد موت رفع و تسلیم صحت متن و اسناد مفید اعتقاد نہیں بلکہ جس حالت میں مضمون
 اس کا دلالت آیات اور احادیث صحیحہ و عقیدہ اہل حق کے خلاف ہو تو قطعاً متروک الظاہر
 واجب التاویل ہو پس جو شخص اس حدیث سے وجود و تحقق امثال سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
 پر استدلال کرتے ہيں جابل اور معتقد فعلیت مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی
 مشارکت فی الملیئۃ والصفات النملاتیہ مبتدع اور مخالف عقیدہ اہل سنت ہو واللہ اعلم و علیہ

۱۲ ۶۶
 محمد تقی علی خان
 مولوی رضا علی خان

بہو تقدیر

اتعمد و احکم

القائمان بتحقیق المثل والامثال بالبعد المذکور فی السؤال مقبلاً علی جوابی

۱۲۱۴
محمد رضا خان
کلاوی محمد علی

نویسندہ ارطامہ محمود علیہ

نسخہ محمود علیہ

اعلم بحقیقۃ الاحوال

ہو الرسیہ

شیخ المسلمین شیخ عبدالحق دہلوی نے شیخ ابن عربیہ سے سچے سچے شرح شامل کے مرقوم کیا ہے کہ کمال
نہاں ایمان پر سالانہ کے سے یہ ہے کہ متشابہات نے ہمارے حضرت علی رضی اللہ عنہ و سلم کو
جمیع اوصاف حمیدہ اور تمام تخلیق پسندیدہ عنایت اور حرمت فرماتے ہیں اور آپ
کو سب سے پہلے اور جزئیہ اور کلیہ میں بہتر اور افضل جاننے کے یقین دل سے سمجھنے ورنہ
ایمان سے دست بردار ہوں، اے ایسا اعتقاد رکھیں اور اس سے منہ پر کٹھا کریں

احمد حسین بیگ

۱۲۱۴
محمد حسن

بعد از خرابی بزرگ تو فی قصہ مختصر

ہو الخبیر

فی الحقیقت افضل ہوتا جمیع انبیاء علیہم السلام سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا اور نونا مثل معنی مشارکت فی الماہیۃ والصفات کے جناب کا عالم میں ایسا ہے کہ
کہ تخریج دلیل برمان نہیں ہو اور کبھی کسی عالم اہل سنت و انجاعت کا اعتقاد خلاف
اس کے نہ پایا بلکہ کتب عقائد میں واقع ہوا افضل الانبیاء عرجموں پر اگر سفندوں ایک
حدیث ان اللہ خلق سبع ارضین للکم موافق منشا سے حق دعویٰ بالملکۃ معنی تسلیم
بھی کیا جلتے ہیں، بہت قابل اکثر ایت و احادیث صحیحہ و عقیدہ کے کسی طرح قابل توجیہ
اعتقاد کے نہیں ہو سکتا بلکہ براحتہ ثابت ہو کہ منہ و ان حدیث واجب التاویل ہے اور استدلال

۱۲۱۴
نیاز احسان

پیشانی والہ اسوہ لیل سے نہایت خوش فہم ہو کر کہتے ہیں ان احادیث صحیحہ

هو الله



النجیبون یصدقون سید کلب علی عقی عنه

هو العظیم

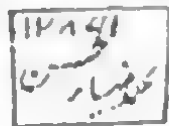
لا وجهه فی العالم لمثل النبی صلی الله علیه و آله و سلم و حرره عبدالحق صلی الله علیه و آله

هو المذهب

یعقیده خلاف اجماع مجتهدین بکافه سنین و غایب است لا احکامات فی الدین و خلاصه
مبینه بل کفر بالیقین و ان لفرقه احد من المسلمين فقط عجز بهما بیت علی

هو الرجم

هنا الجواب هو الحق المبين مطابق بمقتضى كافة المسلمين فقط محمد



ضدیه از احسن بن محمد قهر الحق عن الله عقیقه

الجواب

بتصريح کتب مشهوره و عقائد و تفهيم و دريت مثل شرح متناهد و تفهيم کبير و غیره ثابت است کتب

سید المرسلین خاتم النبیین رحمته للعالمین افضل جمیع انبیاء اند و هیچ نبی مساوی و مثل آن حضرت در

صفات کمالیه آنجناب نیست پس منکر آن اگر دست و در صورت التزام و اسرار مخالفت

اجماع و تصدیق و او همیشه صحاح سنده آیات قرآن بر و انحراف از خود خواهد شد و حال دلیل بر آن

آنکه روایت مذکوره در صحاح سنده نیست البته در بعضی کتب و دیگران نیز حضرت ابتر یا بر

منسوب است و تحقیق برادران انوار کلام مستبعد است و در قرار داد اند چنانچه در

قطعه قرآن و احادیث مشهوره غیر از این است و فی نفس این سند
قابل استیجاب دروغ ندارد و فلا یعیباً به و من الله بما ناله العتبه و المماليك و العصبه

۱۷۹۵
مکتبہ اسلامیہ
لاہور

وقد وقع في ذلك ما يلي

محمد ارشد و حسین شفیق

۱۲۶۲
نظر محمد بن

الحجّة المبررة الصحيحة

ششمین نقد این عقیده باشد از آنکه

خارج نمت: عبداً المسكين جميل بن محمد الدين عقاعنه
لا يشك في ان عقاعنه

الشخص المذكور في السؤال باطلته وموضوعه بالكل من التراب والحديث ^{على}

ضالۃ دوان بمحمد عبدالسلام سنبلہی۔

عن الأئمة عاقل حرره العبد الفقير الحقير الحسين صانع الله عن كل شي

۱۲۵۸
انوار حسین

ہوا کا فضا

ما يراعى من النصوص القطعية فهو مما لا يعيا بجمع ذلك فقد انصفوه وجعلوا تناداً

كما قال القسطلاني ومثلي هذا لا يشبه بالحدية الضعيف وقال الهالائي

القارى في مختصره المصينوع وذلك وانما له اذ لم يميز بينك الى اخصو

فهم دود على قائلته انتهى واليه عزنا واليه العليما بالنهار والليلين للفرج من انبياء

الشم وما بحلة تنقش ^{تف} تاسدة ومقالته كاسرة فقط العباد الى الدنيا الذين

۱۲۷۷
مهرماه

المختار والجامع فخر بن الحسين

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فی الواقع قول زید باطل و استلال او با تخریض است این عباسی عاقل و اعتقاد مذکور

او بخلاف مذکور است که این اسلام بر زمین است و کلام حضرت ملک ابلا هم و مخالف حادیت
 صحیح و مرفوع حضرت خیر الانام است و صلی الله علیه و آله و سلم که او تعدادی در شان حضرت غلام
 انبیاء علیه الصلوة و التنا فرموده و ذکر کرد که رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم که در شان حضرت غلام
 کافرة الناس و در صحیحی از جابر مرفوع آمده و بعثت الی الناس عاقله و فوج مسلح از ابوبکر
 آمده و از رسالت الی الخلق کافرة و ختم الی النبیین و از عبد الله بن عمر آمده ان
 رسول الله صلی الله علیه و سلم قال انا جمل ان النبیین الی انی برزنی بعدی
 و برز انانی و در حدیثی از جابر مرفوع است که در شان النبیین جمع علی باللام و معنی
 استغراق است و همچنین الف و لام در لفظ الناس فاده معنی عموم و استغراق می کند و با
 از هم لفظ کافرة نیست و معنی اشتباه خصوصاً از شانه تبعث النبیین علی علیه السلام بر
 عامه انسان در هر زمانی و مکانی که باشند غیر معنی عموم و استغراق می کند و در حدیثی از جابر
 در عموم بعثت و معنی علی علیه السلام هم باقی ماند و همچنین در قول حضرت علی علیه السلام بعثت
 الی الناس عامتهم و از رسالت الی الخلق کافرة بعثت انجاست معنی تاب باری عامه
 ناس بطوری نظامی و با هر گز معنی شایسته معنیت زمانی و مکانی بر اسوات آن نمیتواند گردید
 چون عموم بعثت حضرت خاتم النبیین علیه الصلوة و التنا قاطع نبوت و مانع بعثت دیگر بعد
 بعثت انجاست معنی تاب نسبت احتمال وجود نبی دیگر در هیچ زمان و مکان بعد بعثت انجاست
 معنی تاب نمانده و همین است مودای لاسبب بعدی هر مودای اصول و در حدیثی از جابر
 که النبیین فی مودع النفس تعمران یفکون معنی من الاستغراق قد یسکان لصفیه کافی

لا ارجل فی الدار وقوله لا اله الا الله فان لم يكن للعموم لما كان لا اله الا الله
 والله تعالى لم ينجح الا لئله سوي الله پس مني لا يثبت بعد مني است که کد امین نبی و راجع
 زمان و مکان بعد از من نخواهد بود زیرا چه اگر لای نافیة تشعیر من باشد پس استغناء قیام عام
 بر آن نبی و بر هر زمانی که باشد مگر و انند در لا اله الا الله منی استغناء باطل است
 مگر و در این کلمه توحید عقیده توحید نماید که کلمه عمده نفسی در هر دو جایگاه است و آن نبی عبارت از انص
 و اشارة انصرا از آیات و اسما و استعموم فرموده مذکوره و غیر آن که جهت اختصار مذکور است
 قیاسی است و آن کلمه توحید را در هر دو جایگاه و در زمان و مکان و در هر دو جایگاه و در هر دو
 قطع الثبوت است که متن نمیکرد و مگر مثل خود و اثری که از این عباس منقول شده علمای
 حدیث بوجه شنی در این کلام کرده اند بجهت ضعف اسناد و بجهت مخالفت با متن و
 بجهت حاکم را لا یعابیه انکاشته ویر تقدیر صحتش شباهت غیر مقبول و ما خوف از سرایلیات گفته
 و بعضی از حضرت عوفیه را محمول بر عالم مثال فرموده حضرت شیخ اکبر رحمه الله در فتوحات مرقه
 که و تعالی از جمله نوال النفس المی بر صیر ما آفریده چون عارف انزای بیندیش خود در آن باشد
 نمی کند و بجهت حضرت عبید الله بن عباس اشاره فرموده است که کلامی از حدیث حسن السبع
 الارضیه خلیف امتنا استی ان فیما از عباس من مثله انتهى ستر من تحت او
 بعدا للثبوت و اللقی قول مذکور اثری بیش نیست و هیچ اثر با وجود ثبوت و بجهت تقدیر
 اطلاعات انصرا و آن کتب بیست و هشت کلام ربانی بجهت اثری ندارد و در مدلولات
 احادیث صحیح فرموده که از علی بن ابی طالب و غیره نیاید و از نیست که ائمه السلام و علی

اعلام اثر مذکور را هیچ مرتبه نیست براه تاویل آن رفته اند بعضی مردود و بعضی قائم گفته و
چرا ما اول یا مردود غیر مقبول نگویید که می دانید که هیچ سنادش کرده اند خودشان آنرا بساز
فرموده قال البیهقی سناد صحیح و لکنه شاذ و شد و ذاکر چه می تواند مستلزم نیست
لیکن شما مخالف بلا شبهه مردود است اما در نووی در تقریب میفرمایند فال حاصل ان الشاذ
المردود هو الفرض المخالف و شک نیست که اثر مذکور معنی ظاهری خودش که مفید دعا
زیست محالست صریح آیات متواتره و احادیث صحیحه مرقومند و پس بدست که مردود و غیر
مقبول و بر تقدیر ثبوت و صحت ما اول و مصروف عن الظاهر گفته شود و مود این است آنچه
مشکوته شریف و شفای قاضی عیاض از حضرت ابن عباس رضی الله تعالی عنهما که فرمود ان الله تعالی
محمد صلی الله علیه و سلم علی الانبیاء قالوا و ما فضل علی الانبیاء قال قال الله تعالی
وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانٍ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ و قال الله تعالی لمحمد
علی الله علیه و سلم و مَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِلنَّاسِ انتهی مختصراً از براه حضرت ابن
عباس رضی الله عنهما تفصیل آنجا بختی لب برسان از انبیاء بصیغه جمع محلی باللام که مفید عموم
و متغراق است بیان فرموده سند لال مجموع بعثت آنحضرت بکرمیه و مَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا
كَافَّةً لِلنَّاسِ بمقتضای خصوص بعثت دیگر انبیاء که از کرمیه بیرون لهم باشاره النص مستفاد
کرده اند و عموم بعثت آنحضرت علی الله علیه و سلم برای کافه ناس وقتی است که هیچ نبی
بعد بعثت آنجناب ختمی مآب در هیچ زمان و مکان یافت نشود و در بعثت برای کافه
ناس نباشد و تفصیل ناس به ناس این عالم منشئ سوره الیس و هم نباشی از سور قمر است

که باز جود حرف استغراق و کلمه عموم بغیر هیچ و لیکن آنرا خواهم گردانیدن که عقلا نیست
 فضلا عن الفضلا پس ازین استدلال حضرت ابن عباس نقل می فرماید که اینست که اثره که در بر
 صحت و ثبوت نه بآن معنی است که مانع بعثت عامه و خاتمیت مطلقه آنحضرت صلی الله علیه
 و سلم باشد و نه معنی ظاهری آن معتقد او بوده رضی الله عنه و آنچه در عرائس تعلیقه بدائع البیوع
 محمد بن احمد بن ایاس عنقی بعضی روایات در وجود مخلوقات طبقات باقیه آمده که در طبقه
 ثانیه رزاق مخلقه است و در ثلثه مخلوقه است که روستهای آنها مثل روستهای نبی آدم و ذریه
 مثل و پنهانی سگهان و در ستهای مثل رستههای انسان و گوش و پاشل گوش و پاشی گاو
 و مثل موی میش در طبقه رابعه اجمار کبریت برای اهل جهنم و در خامسه عقارب و در سادسه
 و فتر اهل جهنم و نایش سبیل است و در سابعه بلع و جنود است همه ضعیف و غیر وثوق به
 نقادان محقق را بر آید آن در کلام خود با اعتراض و استنکاف دارند چه بای آنکه کسی آنها را
 در اصل صحیح نگرداند و در تفسیر نیشاپوری آورده ذکر الثعلب فی تفسیر فصل فی خلایق
 السموات و الارضین و اشکالهم و اسمائهم اضر بنا عن ايرادها لعدم الوثوق
 بتلك الروایات انتهى و حضرت استاد الاستاذ مولانا شاه عبدالعزیز محدث دہلوی
 انار اسد برہانها و تفسیر کیمیای کتاب الفجاء لفی سبعین بعضی ازین روایات ذکر کرده
 بقصص آن تصریح فرموده و قطع نظر از ضعف و مخالفت آن با اثر ابن عباس مخلوق
 هیچکے از طبقات مذکورہ کہ تعلیٰ ذکر فرموده مکلف لاتی خطا و ایراد نمی نموده است کہ ضرورت
 سلب احکام الهی بسوی آن مخلوق شود تا بعثت خاتم الانبیاء رسد باجماع بعثت آنحضرت

صلی الله علیه وسلم اسی کافرانوں کو عامہ خالق و ختم حقیقی موت پر انحضرت علیہ الصلوٰۃ و التہنہ
مدلول مطابق و منصوص آیات بنیات و احادیث صحیحہ منوعہ بہت زمین بستہ جمع علیہ کاف
مسلمین از زمان صحابہ و تابعین تا ابداً الحکیم و اعتقاد بعثت پیغمبر نبی بعد بعثت آنرا در اصفیاء
التحیہ و التنازعین اعتقاد وجود شش خلق تمام انبیاء و اعتقاد وجود انشائی انبیا بیستم المثل
در صفات کمال محض و سوسہ شیطانی و انحراف از کلام حضرت ربانی و شوق عصا و اتباع غیر
سبیل مومنین است و قَالَ اللَّهُ تَعَالٰی مَنْ يَشَأْ الرُّسُلُ مِنْ بَعْدِ ابْنِ مَرْيَمَ
اَلَا يَتَّبِعُ سَبِيلَ الْمُؤْمِنِينَ تُولٰٓئِكَ مَا تُولٰٓئِي وَتَصْلِحْ لِمَنْ سَاءَتْ مَقَدِّرًا
هٰذَا وَاللَّهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَعِنْدَكَ اُمُّ الْكِتَابِ هُ كَتَبَهُ الْعَبْدُ الشَّامِ الْاَبْر
الزَّهَامِي مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ اَبِي حَاجٍ السَّيْدَالِ حَمْدًا لِحُسَيْنِ الْوَاسِطِ الْمُبَكَّرِ

عَامِلًا اَللّٰهُ بِطَافَةِ الْعَمِيحِ وَرِزْقِهَا النُّعْمِ الْمَقِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۱۲۸۲
محمد عبد الله بن أبي حجاج

الحمد لله الذي عود بمن ان افضل او اضل او ازل او ازل و اعوذ بمن هم ارب
الشیاطین و الضالون و السلام علی سیدنا و شفیعنا محمد الذی کان
اَحْلٰثٌ رَّجَا لَكُمْ وَلٰكِنْ كَسُوْا اللّٰهَ فَنَاْتَمُ النَّبِیْنَ و بعد ازین بر بابین
و انش مستور مباد که خدای عز و جل جناب سالت آباصلی الله علیه و سلم در قرآن مجید
خاتم النبیین خوانند و لفظ النبیین صید جمع محلی باللام است و دلالتش بر معنی استغراق و احاطه
بر جمیع افراد از وقت نبی تا آخرت است و یا شد که عرف فی موهبت شرح و بیان کنی اندر مشورت و در تحت اضافت خاتم النبیین

همگی از انجی علی الاطلاق گشت و در آن قیته یک طبقه از طبقات زمین باقی نماند و از انجا
 که صفت خاتمیت مانند وصف اولیت که مفاد حدیث نبوی **أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورَ**
الْبَشَرِ قابل تعدد و اثبیت نیست بدین رکن در این صفت بذات اقدس جناب ختمی باب
 انحصار یافت و بمیلوق صدق ثنوق کریمه **وَلَكِنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهُ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَبُيِّنَ**
صَدَقَ شَيْخُونِ حدیثیکه آنرا امام احمد بیقی و حاکم از عرو باض بن ساریه رضی الله تعالی عنه
 و او از آنحضرت صلی الله علیه و سلم روایت کرده که فرمود **إِنِّي مُكْتَوَبٌ عِنْدَ اللَّهِ خَاتَمُ**
النَّبِيِّينَ آن آیه هم لم یجدل فی طینہ و نیز نفوای صدق اتحای حدیثیکه صحیح
 مسلم از عمرو بن انداس رضی الله عنه روایت که آنحضرت صلی الله علیه و سلم فرمود **وَكُنَّ**
اللَّهُ كَتَبَ مَقَادِيرَ الْخَلْقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِائَةَ أَلْفِ سَنَةٍ
وَكَانَ عَمَلُهُ عَلَى الْمَاءِ مِنْ جِلَّةِ مَا كَتَبَ فِي الذِّكْرِ وَهُوَ أَهْلُ الْكِتَابِ آن محمدا خاتم
 النبیین آنجناب صلوات الله علیه و علی آله الانجاب خاتم حمله انبیا عموما هستند
 احدی از انبیای که امام و درین صفت شریک و سیم آن خیر الانام علیه التحیه و السلام هم نیستند چنانکه
 در صفت اولیت نیز می از افراد کائنات مشارک و ساکنان منشخر موجودات علیه التحیات و
 التسلیات نیست و تفسیر العزیز ذیل تفسیر سورہ الم نشرح متروست و اینجا باید دانست که
 شرح صدر یعنی فراخی حوصله است و فراخی حوصله هر کس بقدر استعداد او و بقدر وسعت کمال و
 مرتبه اوست و فراخی حوصله هر مرتبه و هر حال تا و قتی که بآن مرتبه و بآن کمال نرسد برگزینتوان
 دریافت و لهذا اکثر شیخیه از الناس نخواهند که فراخی و وسع پادشاهان را دریابند و معلوم کنند

بگفتگو گزینشی توانستند فهمید و از اینجا است که گفته اند لا یعرف الله الا اولو العرفه
 الا لایستی علی آنچه و شرح صدر مطلق نمی تراخود و مکان نیست که بشری بکامینتی تصور تواند کرد
 زیرا که مرتبه کمال و کمالیت است بیکس را حاصل نیست و تمام قبیل است یا صاحب بجهان یا
 سید البشر یا من جبک المنیر لقد نور القمیر لا یکر الشان بکما کان حقّه یو بعد از خدا بزرگ توفی
 قصه مختصر از انتی کلامه الشریف بلفظ وحدتیکه ابن جوزی محدث علیه الرحمه در رساله خود شرح
 که متکفل میان و قانع میلاد شریف است از حضرت امیر المومنین ابو الحسن علی بن ابیطالب کرام الله
 وجهه روایت کرده دلالت واضح برین مطلب است و روایت آن نیست قال رسول الله صلی الله
 علیه و سلم یا ابا الحسن ان محمدًا رسول رب العالمین خاتم النبیین و یا ابا الحسن ان
 سید جمیع الانبیاء والمرسلین الذی تنبأ و آخرهم بدین الملة والطین و یا ابا الحسن
 شفیع المذنبین رسول الله الی كافة الخلق لجمعین كما قال سبحانه فی کتاب المبین
 و لکن رسول الله خاتم النبیین چه بظاهر که سیادت برای جمیع انبیاء و مرسلین در رسالت
 بسوی كافة الخلق جمیع مشروران است که کلامین بخلق فظ و محال آن بجناب نیست و شیخ اجل مولانا
 شاه عبدالحق محدث دهلوی علیه الرحمه بچند در مدح النبوة افاده میفرماید انرا بگوشت و پوست نیست
 و نه عظم و نه خون بود خلق آنحضرت صلی الله علیه و سلم عظم الاطلاق بعثت که و خدا را استعالی
 او را بسوی كافة ناس و مقصور نگردانید رسالت او را برزایس بلکه عام گردانید جمیع انس را
 بلکه بر جمیع انس نیز منقده مور نگردانید تا آنکه عام شد تابعه همین را پس هر که اشد تقوی پروردگار
 او صفت محمد صلی الله علیه و سلم رسول او است و چنانکه ربوبیت حق شامل تمامه اهل عالم است

خلق محمدی نیز شامل انست اینچنین نقل کرده است صاحب مذهب مذکور از بعضی علمای
عظام گفت که این نصیر سنت از بعضی بآنکه آنحضرت صلی الله علیه و سلم رسالت بر
ملائیکه نیز چنانکه جماعه بان رفته اند و دلیل ایشان از کتاب قول حق تعالی است لِيَكُونَ
لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا عالمی شامل تمامه عقلاست و از سنت حدیث مسلم است از ابی هریر
که آنحضرت صلی الله علیه و سلم فرمود از رسالت الی الخلق کافیه و بعضی گویند رسالت
بر بعضی ملائیکه و گویا مراد ازین بعضی ملائیکه ارضی باشد و وجه تخصیص ظاهرست چه دلیل عامست
و قول حق تعالی وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ دلالت بر تخصیص ندارد چنانکه مذکور
مختار در مفرد و م القلب آیهست و الا لازم آید که بسوی جن نیز نباشد و این خلاف اجماع
بلکه ذکر ناسن بجهت آنست که مقصود از آیه لفظی قول تخصیص رسالت بر بعضی ناسنست چنانچه
بر عرم بودست تخصیص رسالت آنحضرت صلی الله علیه و سلم بر عرب و همچنین کریمه یا ایها النبا
اِن رَّسُولَ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا و الله اعلم میگوید برینده مسکین نسبت الله علی طریق الحق
و الیقین که بعضی محققین از اهل بصیرت گفته اند که محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم بعثت
بتمامه جزای عالمست شامل حیوانات و نباتات و جمادات و لیکن این برسان باین عقل از برای
تعییم و تکلیف و تبشیر و اندازست و بغیر ایشان بنا بر فاضله و ایصال کمالی که لائق حال ایشان
باشد و صیغه جمع عقلا در قول حق تعالی وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ بر طریق
تغلیب شامل آنست و سلام جمادات بر آنحضرت صلی الله علیه و سلم بقول ایشان لَسَلَامٌ
عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقرارست بر رسالت وی صلی الله علیه و سلم شاکر فیض تو

چمن چون کندای ابرها بر؛ که اگر خار و گل همه پر زده است؛ و تمام کلامه المنعیه من الطبقه
 و اثر عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان اللہ خلق سبج ارضین فی کل ارض
 آدم کادیکم و توخ کفی حکم و ابواہیم کابراہیمکم و عیسے کعبیکم و نبی
 کنبیکم از احادیث طبقہ ثالثہ و رابعہ است و احادیث این هر دو طبقہ خود موثوق بہ
 نیست مع مذاہم ای اعلام بر شدوز اشرد کبر تصریح نیز فرمودہ اند پس بر تقدیر تسلیم
 وجہ شبهہ در ختم نبوت در جملہ نبی کنبیکم کما ہو مرسوم لبعض این شاذ مخالف تقرانی
 باشد و آن مرود و مایط از پایہ اعتماد است علی ایجاب و اگر وجہ شبهہ مری دیگر رای ختم
 نبوت قرار داده اند پس از ان ضرری بمطلوب مانمیرسد کہ مدعی انحصار صفت ختم نبوت
 در ذات قدسی جناب نبویست علیہ السلام التخصیصات بفضلها و من التسلیمات اکملها و ہر گاہ صحت
 اسناد مستلزم صحت متن نیست بحکم صریح بالتسلطانی پس ممکن است کہ با وجود صحیح بودن اسناد اثر
 مستلزم حقیقت حکم مدان حکم نموده و منتشر امری دایمی بر شدوز آن تحقق باشد و قاض صحت
 آن گردد و اما در صورت صحت متن پس اول نسبت و تاویلش بوجہ عدیدہ علما ر قمرودہ اند
 اندیشی اصحاب آن نیست کہ مختص عموم قرانی شود و آنچه لا علی قاری حسن جریمۃ اللہ علیہ
 در رسالہ المور و الروی فی بیان المولد النبوی از تفسیر عماد بن کثیر نقل نموده ملاحظہ کرد نیست
 و آن نیست ممن علی و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی قولہ تعالیٰ و اذا اخذ اللہ منا
 النبیین الا یتہ ان اللہ لم یبعث نبیا الا اخذ البعد علیہ فی محمد صلی اللہ علیہ وسلم من بعث
 و یوحی لکونین بہ و لیضربہ و یاخذ الہم بذلک علی قومہ و اخذ السبکی من الایۃ انہ صلی

عليه وسلم على تقدير محيية في زمانه مرسل اليهم فيكون نبوته ورسالة الله بعامته لجميع المخلوقين من آدم
الى يوم القيمة ويكون الانبياء دأهم من امتهم يعني في الجملة فقولوا وبعثت الى الناس
كافة ينادون من قبل زمانه ايضا وبعثت بين معنى كنت نبيا وادم بين الروح والجسد
وحكمة كون الانبياء في الآخرة تحت لواء صلواتهم بهم ليلية الاسراء قلت ويؤيده ما ذكره الامام
الفخر الرازي في قوله تعالى تبارك الذي نزل الفرقان على عبده ليكون
للعالمين نذيرا هـ يشمل الملائكة وغيرهم قال وروى عبد الرزاق بسنده عن جابر بن عبد الله
الا نصارى قال قلت بابي انت وامى اخبرني عن اول شيء خلقه الله تعالى قبل الاشياء
قال يا جابر ان الله خلق قبل الاشياء نور نبكيك من نوره فجعل ذلك النور يدور بالقدره حيث
شاء الله لم يكن في ذلك الوقت لوح ولا قلم ولا جنة ولا نار ولا سماء ولا ارض ولا س
ولا قمر ولا جشي ولا انشي فلما اراد الله ان يخلق المخلوق قسم ذلك النور اربعة اجزاء فخلق من اجزاء
الاول القلم ومن الثاني اللوح ومن الثالث العرش ثم قسم الاجزاء اربعة اجزاء فخلق من
الاول حمة العرش ومن الثاني الكرسي ومن الثالث بقية الملائكة ثم قسم الرابع اربعة اجزاء فخلق
من الاول السموات ومن الثاني الارضين ومن الثالث الجنة والنار ثم قسم الرابع اربعة
اجزاء فخلق من الاول نور الالبصار المومنين ومن الثاني نور قلوبهم وهي المسفرة بالله ومن
الثالث نور السنن وهو التوحيد لا اله الا الله محمد رسول الله حديث قلت يشير الى هذا المعنى كشك
فيها مصباح الآية انتهى بحرفه بالحكمة ان بيان ما سبق بوضوح انما يريد ان الخالق كون مكان مخلوق
راكمه من نظير حضرت خاتم الانبياء محمد مصطفى عليه التحيه والثناء مستصوب باشهد ان عونه ليس بمنته

این جلوه ندارد تا اینجا انجناب نبوت تاب راسایه هم بود تا شایسته هر سنی و برابر بی از وی روی
 می نمود چنانکه در کتاب فوائد احمدیه منتخب موهب لدنیة مذکور است و بعد از شش هجرت و کلمه یقین
 لا ینزل علی الارض ولا یرئی لظلم فی شمس و لا یموت و بعد از هجرت النبوة ذیل بیان
 قاضی شریف مندرج است و بود مراد حضرت خدای تعالی علیه و سلم سالیانه در آفتاب است و در
 رده اهل حکم الترنزی عن ذکر ان فی فوائد الاول و عجب است ازین بزرگان که ذکر کرده اند
 را و توریکی از آسمای حضرت خدای تعالی علیه و سلم و نور سالیانه نمیشد انتی و بعد از آن کتاب
 ذیل بیان خصائص انجناب علیه و علی که الصلوات من الله الملك الوهاب تنطویست
 و منی افتاد حضرت علیه السلام راسایه نیزین که محل کتابت و بنام است و در
 انشد آفر خدای تعالی علیه و سلم سالیانه در آفتاب بنشین است عبارت علی و عجب است ازین عزیزان که
 ذکر چنانچه کرده اند و در حدیث طویل و عاتیکه اندن آن بعد از نماز شب است و بعضی
 مشایخ میان سنیست و در حق نوح خوانند و خواسته است حضرت خدای تعالی علیه و سلم از خدا
 که در جمیع اعضا و جهات نور بخشد و در آخر آن گفته و اجعلنی کوراً و چون که حضرت علیه
 و سلم التنا عین نور باشد نور راسایه بنمیشد انتی میگوید بنده انیم غفر الله لکم و توبه
 العیبه که عاتیکه صاحب راج النبوة بدان اشارت فرموده است بلا علی قاری علیه السلام
 الباری انرا در حزب اعظم نقل کرده و آن نیست اللهم اجعل فی قلبی نوراً و فی
 بصری نوراً و فی سمعی نوراً و عریضتی نوراً و عریضتی نوراً و عریضتی نوراً
 و من امایه نوراً و اجعل من فوقی نوراً و من تحتی نوراً اللهم اجعل نوراً و اجعل نوراً

عصیه نوزاد فی لحمی نوزاد فی دمی نوزاد فی شحمی نوزاد فی فم و فم بشر
نوزاد فی لیس نوزاد و اجعل فی نفسی نورا و اعظم له نورا و اجعلنی نورا اتم
الدعا المنقول من بحرب الاعظم و نکاتی چند که زبده الابرار لیا اسوة الاصفیا امام العارفین
قدوة السالکین حضرت میر سید محمد صاحب کالپوی قدس سره در خصوص نبودن سایه
رسالت پناه علیه و علی له صلوات الله افاکاره فرموده اند تقریبا قلوب النافسین انهم
یرایه نقل میوشد و هو نذر اکان رسول الله صلی الله علیه و سلم عیسی و لاجل الله
اسی برادر هیچ دانی که ایشان را چو سایه نبود و چند جوده در خاطر فقیر گذشته است بشنو اول
آنکه ایشان آفتاب حقه و مهر سیزدانیته بوده اند آفتاب راسایه نباشد و در هم آنکه ایشان سایه
حق بوده اند سایه راسایه نباشد سو هم آنکه ایشان در کسوت بشریت بطریق تمثیل و
تشبیه نبوده اند فی الحقیقه محض نور اند پس سایه از کجاست چو سایه هم آنکه تن شریف
ایشان حکم روح لطیف ایشان که مبت بود چنانچه خود فرموده اند ابداننا
او و احنا روح راسایه کی باشد تم کلامه بکلامه و نیز در مدارج النبوة در تعداد خصایص جناب
صلوات الله علیه و سلم صورت اندراج پذیرفته و از آنجمله سایه کردن را بر است
آنحضرت علیه السلوله و التحیة را در گرمی آفتاب این همیشه نبود بلکه در اوقات متعدده و تم
شده مست در زمان صغر که همراه عم خود ابوطالب بسفر رانده و تحمیل را به دست ایشان
و لهذا سایه ناداشتن را در فصاحت حد ذکر کرده اند انتی و فکیک فقدان سایه رسول خدا
علیه السلوله و الثنا بشهادت روایات مرقومه فائز به حجت ثبوت گشت پس در پرده مباد

که نبودن سایه دایمی است روشن بخشنده که بنابر بارسی عزیزم و نیز بر اجداد و نسلین نور خدا
 بوجود دنیا برده و نعمانی رساله المولودین است این بخوبی ظاهر شد تا لیست **۵** بود بسیار
 حقالاتی که در ابتدا فی الغالبین نظیر او بر عاقل خیر محجب نباشد که در بین کلام لفظ العاقلین
 بصیغه جمع معرف بلام کل کائنات را شامل است و جمیع طبقات زمین و آسمان و آتش
 نظیر از عالمین متلزم نفی او است جمله لفظ است زمین علی سبیل البدوام والا ستم از چنانچه لفظ
 ابدان مفید است کما لا یخفی علی المتوق الذی و ایضا در رساله مذکوره است **۶** لم یأت فی
 اولاد او و مثله فیما شریف بن حدیث مسند او قالت ملائکه اسما ربنا سرهم و اوله بحیث مثله
 لا یولد و باید دانست که مودای این کلام بعد از مثل و نظیر آن افتشال لانا م علیه و علی الله
 الصلوٰه والسلام در جمیع از منیه و ایام است چنانکه بر طبع خیر پوشیده نیست و طوبی لیس قال
۷ فما نظر العیون مثل جماله و لا و نعمت انشی کمثل محمد و لا شرف ارض مثل رباله
 و لا سمعت اذن کذکر محمد و در کلام لفظ انشی نکره و وقع است و وقوع تحت نفی متذکره
 و استغراق باشد و چنانکه بجای خودش مذکور است پس حاصل معنی اینست که از بطن احدی از نسوا
 مثل و نظیر حضرت محمد مصطفی علی الله علیه و سلم متولد نگشته است این کلام چنانکه می یونی عموما
 بر نفی وجود مثل آن حضرت علیه الصلوٰه و التحیته بالمطابقت و ال است و لفظ ارض و اذن نیز نکره
 است وقوع آن در حیز نفی بر نفی وجود نظیر آنجناب بشیر و نذیر علیه الصلوٰات من الله علیه
 علی العموم الزمانی دالالت میکند و در انتخاب موهوب لزمیه ذیل بیان فضائل کرامات آنجناب
 نبوت تاب مرقوم است منها الله اول النبیین خلقا و الله اول من اخذ علیه الميثاق و الله اول

من قال بطله يوم السبت بكم أن آدم وجميع المخلوقات خلقتوا لاجل انتهی بالفائدة ثم سئلت
 كبره گاه از خلقت آدم ابو البشر وتمامه مخلوقات مقصود ذات سرور کائنات علیه وعلی آن
 الصلوات والتسلیمات باشد اندرین صورت هیچ مخلوق نظیر و مماثل آنحضرت علیه الصلوة و التحية
 نمیتواند شد آنگاه حاصل چون آنحضرا وصف ختم نبوت در ذوات مقدس نبوی صلی الله علیه وسلم
 در متابع بودن وجود مثل و نظیر آنجناب خیر البشر و احسن کسوت و ضوح حد بر کرد پیش شهود و بر
 باید که هر سیکه قائل و متفق تحقق وجود شمس خاتم النبیین مثل آنحضرت صلی الله علیه وسلم
 باشد در شرف و بقا برین سوای این طبقه اولی پس او منکرست ختم نبوت جناب سید
 العالمین را در این انکارش مستلزمست انکار کلام رب العالمین که آن بجزوای صدق است
 کریمه قال الذین کفروا باایات الله ولقاءه اولئک ینسوا من جمعت اولئک لکم
 عذاب الیم بلا اتریب کفر و ضلال است و هر آینه باعث حصول وبال و نکال عذاب
 بالله الکیبیر التعال و در شباه و نظایر مسطور است اذا لم یعرف ان محمدا صلی الله
 علیه و سلم اخر الانبیاء فلیس من مسلم الا انه من الضروریات انتهی قوله لانه من
 الضروریات یعنی از جهل بالضروریات فی باب الکفرات لایکون عذره خلاف غیره فانه یقول
 فقد اصابی انشی به کما تشدغم و الله اعلم غم عیون البصائر شرح الاشباه والنظائر و در فتاوا
 و التکریر نمی کند کورست منععت بعضهم بقول الغالم یعرف الرجل ان محمدا صلی الله علیه
 و سلم اخر الانبیاء علیهم و علی نبینا السلام فلیس مستلزم کذا فی التیملة نشی برآ
 دیانتش در هر گاه جاهل از ضروریات وین بخلاق روایات منقول از دایره ملت اسلام

کہ در حق آن کریم و من سبب غیث الاسلام و مہد فتنہ و مہل منہ و دست بردار
 باشد و جعل در باب مکملات بلا خلاف عذر نباشد پس انکار از ضروریات دین را ہرگز
 باید کرد و بذوالشہیدانہ و تعالی اعلم بالصواب و عندہ ام الکتاب و الیہ المرجع و المآب ۵
 وانا العبد الخامل محمد عاقل عاملہ اللہ سبحانہ بفضلہ الشامل وجعلہ

من الامنین یوم الرجف والزلازل و

۹۷
 محمد عاقل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله العلی الاعلی الخالق للجهات والسموات العلی والصلوة والسلام
 علی رسولہ المجتبی عن المصطفی المتتم بحکامہ الاخلاق الخاتم لقصر النبوة علی الامان
 وعلی السواصل الذین ہم نجوم الهدایہ فی الافاق ویدعون الشیاطین من الکفۃ
 واهل النفاق اما بعد بانہی کہ عقیدہ زید جو سوال بین ویرجہ قریب بکفر و کفر
 کفر کہ صاف صاف انکار آیات قرآنی کا جو دال برین عموم بعثت پر محمد صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کی بلا تخصیص و قیود بل باجماع اہل اسلام و مقاتل ہونا تخصیص منہ استحضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم از جملہ انکار ضروریات دین ہرگز و بسطہ تنبیہ غبی و غوی کے چند آیات قرآنی بلا
 کجائی ہرین و اللہ یقول الحق و هو یقین السبیل فرمایا اللہ تعالی نے ان کہ ہوا الایمان
 للعالمین تعالی نے تفسیر بغوی ان کہ ہوا ای ما القرآن الا ذکرنا للعالمین ہو عظمہ
 جمعیل انتہی فرمایا اللہ تعالی نے تبارک الذی تزل الفان علی عبدہ لیسئلون
 للعالمین شہید اب ہم کہتے ہیں کہ اگر سائن ہرین زمین کے زید عالم دنیا ہرین ہرین

تو اس آیت کریمہ کے احاطہ میں سب داخل ہو گئے اور اگر کسی نے یہی کو خارج جانتا ہو تو ایسے
 دیوانہ کا کیا علاج فی الدارک فی تفسیر نذہ الایتہ وعموم البقیۃ من جہات تصدیق علی اللہ علیہ السلام
 وسلم انتہی فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ فِي الدِّارِ کَیْلًا لِّیَسَّ
 عَاقِلَهُ جُمُوعًا بَعْدَ إِذْ ائْتَمَرْتُمْ فَقَدْ کُفِّتْ هُمْ لَیْسَ لَکُمْ مَخْرَجٌ مِنْهُمْ أَحَدٌ وَقَالَ
 الزَّحَاجُ معنی الکافیۃ فی اللغۃ الاحاطۃ انتہی قال الامام فی تفسیر سورۃ الکافرون ان محمد علیہ السلام
 لما کان یبعثنا الی جمیع اہل الدنیا کان کل واحد کفر یحیی فی حقہ ہنسی وقال الامام فی تفسیر سورۃ
 الباقیۃ لا یسئلہ الامم اذا کان نوراً من نور اللہ کان شہدائی فی جمیع العالم والیکون مخصوصاً بعبادہ کما
 یسئلہ الی جمیع انحاء الارض لما روى انه علیه السلام قال بعثت بالی الاکثر والاقل سعید انتہی
 حکایت ثابت ہوا کہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ حبیب الہ جل علی نبوتہ میں کل اہل دنیا کے کیا ہوں
 کیا بشر تو ثابت ہوا کہ خاتم النبیین بھی علی العموم میں بلا تخصیص ملنے کے عموم ہر ملت میں ختم
 نبوت کو ہی معنی لازم میں اس لیے کہ سبب عموم مسالت کے ہر زمین میں ہی قرآن مجید ہو
 اور اسی آیت کریمہ کی قرأت ہوگی ماسکان محمد ایہا احملین رجاکم ولکن رسولی
 اللہ وخاتم النبیین فافہموا الحکم للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی
 الانبیاء والہ علیہم السلام خصوصاً علی خاتم النبیین ہا ابسنا یا سہی حال اور
 حقیقت اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما جو مستدرک میں مذکور ہے ہم کہتے ہیں کہ یہ قول کسی یہود
 ابن عباس نے نقل کیا اور یہ امر ثابت ہو گئی وجہ شہدہ و شہادہ ابن عباس رضی اللہ عنہما
 قال ہین کہ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ علیہ السلام کو تمام اہل زمین و آسمان پر

بزرگی دی ہر فی المشکوۃ عن ابن عباس قال ان الله تعالى فضل محمدًا
 ﷺ على الانبياء وعلیٰ اهل السماء احادیث اور اثر ابن عباس
 روایت مستدرک برخلاف اس قول کے کہ یہیں علوم ہوا کہ کسی یہودی سے منقول ہر وہ
 دوہم طرفہ کو میں اتبیا اول العزم ہو کہ نبیل موسیٰ علیہ السلام کے ہیں اور بعد موسیٰ علیہ السلام
 کے ہیں ہر ایک کے مقابل و مثل کی تصریح ہو ولیکن اس اثر میں نہ موسیٰ کا ذکر نہ وہ مثل
 موسیٰ کا ذکر پس لازم آئی ترجیح بلا مرجع بل تفصیل مفضول اور یہ باطل ہر شریعت و عقلاً لیکن
 اگر قائل اس کلام کا یہودی ہو وہ تو البتہ وجہ ترک ذکر موسیٰ کی یہ ہو سکتی ہو کہ ہر وہ
 یہودی مثل موسیٰ علیہ السلام کے کوئی نہیں ورنہ یہ کب ہو سکتا ہو کہ مثل رسول اصلی
 اللہ علیہ السلام کے چہ کس وجود متحقق ہوں و مثل موسیٰ علیہ السلام کے ایک ہی نہ تھا
 صافیت موسیٰ علیہ السلام کی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر لازم آتی ہو اور یہ باطل
 ہر قلعاً اور یقیناً پس ثابت ہوا کہ ابن عباس کسی یہودی سے یہ قول نقل کیا و چہ تیسری سر
 و مجمع علیہ صحابہ کرام ہر کہ کلمہ نبیکم کلمہ ارتداد ہر اس لیے کہ ایک آدمی نے خالد بن ولید
 کے سامنے کہا قال صاحبکم حضرت عائشہ اور سکا سترن سے جدا کیا اور فرمایا کہ معلوم ہوا
 کہ اس کا صاحب نہیں اور یہ خلافت صدیق اکبرین واقع ہوا اور کہیں نہ حضرت خالد
 نے حکم قصاص کا کیا اور نہ اعتراض کیا چنانچہ کتب احادیث میں یہ قسم نہ ہو کہ یہی اس لفظ
 جبکہ کلمہ اخیکم کلمہ ارتداد ہوا تو کلمہ نبیکم بدرجہ اولیٰ کلمہ ارتداد ہوا اس لیے کہ یہ واضح ہو
 کہ نہ اس کا حکم مثل ہر اور نبیکم نص چنانچہ تھہ میں ہر مالک محصور خالد در تمام جوان ہوا

در حق کتاب پیمبر این کلمہ گفت قال زبکم اوصا حکم کذا و کذا انضافت بسوی اہل اسلام
 کہ بخود شیوخ و ائمہ ان ستردین ان زبان بود اتقی اور روایت مستدرک میں بعینہ کلمہ بھی موجود
 ہے مگر یہ لیل قطعی ثابت ہوا کہ ابن عباس نے کسی یہودی سے یہ روایت کی **فان** کہ
 مذہب امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہ ہو کہ خبر آحاد اگرچہ صحیح ہو لیکن مخالف کتاب اللہ ہو تو او سپر
 نہیں کرتے اور جو لوگ مقلد مذہب نہیں ابو حنیفہ رحمہ کے اس قول طعنہ زنی کرتے ہیں اور حدیث
 مستدرک نے ابو حنیفہ رحمہ کے مذہب کو خوب تقویت دینی اور حنفیہ کی طرف سے غیر مقلدین
 کو جواب دہانی دیا بیان اسکا یہ ہو کہ اس حدیث مستدرک کے مخالفین نے اگرچہ تصحیح کی لیکن چونکہ
 مخالف نص کتاب اللہ و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین کے تھی تو او سپر عمل کرنے
 سے کیا کیا خرابیاں دین میں لازم آتی ہیں ایک توفضیلت موسیٰ علیہ السلام کی حضرت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دوم قتل ناحق صادر ہوا اجمالاً رضی اللہ عنہ سے سوم اجماع
 صحیح کا ضلال پر کہ کسی نے حکم قصاص نہیں دیا چہ دم الکفار و موت بعثت رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کی جو کہ ثابت ہر بار اولہ قطعیتہ خصوص قرآنی ترجمہ مخالفت اجماع اہل اسلام کہ یہ
 قول جنک کسوفے نہیں کہا آمدیم بر سر مطلب وجہ چہاں رسم واضح تر البطلان قول مذکور
 کی وہ یہ ہو کہ بر تقدیر صحت اس قول کے معنی فی کل ارض آدم کا دم کلام حدیث لازم آتا ہو کہ زمین
 اول پر آدم ہوں اسلیے کہ عموم کل ارض تنادل ارض اول کو بھی ہر پس چاہیے کہ ارض
 اول پر ایک آدم ہو مثلاً آدم ہمارے کے جیسے کہ ارض دوم پر آدم ہو مثلاً آدم ہمارے کے
 لیکر لازم باطل ہو پس صحت قول مذکور کی بھی باطل وجہ پانچویں مشہور بیان

بموجب حدیث صحیحین و حدیث صحیح بخاری و بطلانی روایتی مستدرک و العلم عند الله
 و ما اوتیکم من العلم الا قليلاً و ہذا اردنا اثباتہ و بر تقدیر تسلیم صحت
 اثر مذکور تو بھی قابل اعتبار نہیں اس لیے کہ اثر مذکور ار باب عقائد ہوا و نہ اسے عقائد کی
 خبر آخا و پر جائز نہیں قال فی شرح فقہ الاکبر ان المعبر فی العقائد هو الادلۃ الیقینیۃ و
 اخبار الاحاد لو ثبتت انما تكون ظنیۃ اور تفسیر عقائد میں ہوا ان خبر الواحد علی تقدیر ثبوت
 علی جمیع الشرائط المذكورۃ فی اصول الفقہ لا یبید الا الظن لا غیرہ بالظن فی باب الاعتقاد و
 خصوصاً انما شمل علی اختلاف وایتہ وکان القول بموجبہ ما یفضی الی مخالفتہ ظاہر کتاب
 مخالفت اثر مذکور کی ظاہر کتابی ظاہر ہر ساقط الاعتبار ہونا روایت مستدرک کا اتفاق
 اہل سنت و علماء اہل کلام ثابت ہوا و تفسیر کبیر میں ہوا ان الاعتقاد ینبغي ان
 یکون مبنیاً علی البقائین و کیف ینجی ذلک عن الظن فی الامر العظیم
 و کل ما کان الامر اشرف و اخصر کان الاحتیاط فیہ واجب
 و اجل لانہی علاوہ اس کے ہر کہ آیہ کریمہ و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین
 خبر ہوا و اخبار قابل نسخ و تخصیص نہیں ہو سکتی و ہذا لازم آئیگا کہ کذب بیچ اخبار کے
 تعالیٰ اللہ تعالیٰ یقتل الظالمین و علی البقائین باب جانتا چاہیے کہ اثر مذکور
 مجلی پر بسبب اشمال ہے اور ہوا وایتہ تشبیہ کے ہو کاف ہر اس وجہ سے کہ کاف بمعنی مثل
 ہوا و مثل مستعمل ہے و اسے مشارکت کے بعض صفات میں اور بعض منکر ہر پس پیدا ہوا
 بیچ مراد کے اور حکم مجلی کا تو قہف ہوا و انتظار ہی بیان مشکم کے کما ہوا المتفرق فی الاصول

ادرا بن عباس سے اسکی وجہ شیعہ کچھ بیان نہ کی پس کہ میں بتلاں اس اثر کو سننے پر
اسکی یہ مسئلہ فقہی ہوتی اہدیتہ اذ قال لعبدیہ انت مثل من لم یصدق اولاک
المثل کیستعمل للشارکۃ فی بعض المعالی عن فافقوع الشک فی التحریر
انہی پس اثر کو سبب مخالفت کتاب اللہ کے مزود ہوگا نہ مخصوص۔ اور لازم ہے کہ زید
تہدید بیان کوے و ساء شیطانی کو دلین کہ قتل جاء الله الحق و ذهب الباطل ان
الباطل ان كان زهدا

کتاب الامام الدین علی حین

هو الرحمن الرحیم
مقیم ٹونک ۱۲

الحمد + و علی محمد خاتم الانبیا تک الصلوۃ التکلیل جو اہر تحقیق دیوانیت تدقیق
مجیب صلی اللہ فیضہ ہمیشہ قبول دیدنی و خزینه دل شستنی و عقیدہ زید بعد از جواز
الاستراز کہ شد و ذوالفراوانی عتدائل سنت و جماعت کثر ہم اللہ تعالیٰ دار و کمال لا یخفی علی
ناظر الکلام من شد شد فی النار فقط سبب کلام لا علم لنا الا ما علمنا انک انت الحکیم حکیم

ما فتی بہ مولانا دیرینا استاد العلماء حق حقیق بالقول ما ذا البعد حق الا الضلال

الکرم ۱۳ احمد علی ۱۲ محمد عبدالک ۱۲ المجیب شیب کلمہ عبد الرحمن ۱۲

ما قال و مستاذنا الحق و مولانا المدق هو الراي النجیح و الحق لصیر فو حقیق بالقول الاتقان

۱۰ محمد عبدالملک ۱۲

و من اعرض عن هذا فقد وقع فی الضلال الطغیان
انجواب صواب و المجیب مصاب
کمز دست محمد
نور محمد

ما حق او مستاذنا الحق و مرشدنا المدق فی توجیہ اثر ابن عباس ضعی البدعہ حق حق

بسم اللہ الرحمن الرحیم
سید محمد حسین

بالقبول من عرض عنہما ذلک بحاجت فہو ظلم جہول

۱۲
۱۴
تحریر محمد حسین

اصحاب الجہنم وضع الجواب فہذا الحق صریح لہا بات ثبوتہ لا یموت الضیف محمد نجف علی

ہو الکرم الرحمن الرحیم

سمان اللہ بزمین قرین صدیق ولیقین ثابتمیت رسالتین جوزبان فیض تریجان الہام
تغیرت بایان ستاد ام اللہ ارشادہ صہادہ ہوسکے فی الواقع کرامت ہوا شریک معجزہ معجزات

۱۲
۱۴
مولوی محمد حسین

وافحات سب المسلمین خاتم النبیین کے سے صلوات اللہ وسلامہ علیہ

مقیم ٹھکانہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلام الغیوب + الملک القدوس عن سمات النقص العیوب + والصلوۃ والسلام علی
رسولہ المجد سید الکونین محمد + السبب کل موجود المخصوص ختم النبوة والمقام المحمود + وعلی آلہ الکرام
البرہ + وامنہ العظام الطہرہ + القہرۃ علی الکفرہ + والہدۃ الفجرہ + اما بعد
جواب اس سوال کا جو جواب فیضیات بدہ اوکالا لہا بات عمدہ المفہم من شنبہ التحدید وجہ الفقہا قبلہ
النبہا استاذ العلم سیدنا و مولانا حضرت قاضی القضاۃ المقصم بحمل اللہ المتین مولوی محمد الہام الدین
صاحب غم فیض نے تحریر فرمایا الحق جواب شک و تشہد میں حق مہر حق دلیل روشن ہر سائلین
مستشدین کی جیب اس کو حکمت و درجہ جواہر سے پر کیا اور طائفتیں کا منہ مراد کو حقیقت و
ایقان کی شیر شکر سے بھر دیا + اگر یہ وقت تحریر جواب اپنے اپنی یاد پاک تھا کیا اور رجوع سے کہنا
نفرمایا تو کیا ہوا کہ یہ ذات مقدس خود ہی بحر خدایت + آپ کی مواج تقاریر بلند کافض دیکھنے
کہ بہر طرف لالی آبدار حقائق لطائف کا انبار نئی مکان اللہ و شکر سعیدہ بارک فیہ و فی فیضہ

آپ کے جو فتویٰ دیا وہ حق ہے اور بیشک عقیدہ زینکا جو سوال میں درج ہے کفر ہے اور مسک نہیں
 کا ساتھ اثر مذکور کے باطل اس لیے کہ رو کیا اوسکو کتاب اللہ نے اور سنت رسول اللہ و اجماع
 اس نے اپنا دل و سلی بطلان کی بیان کی جاتی ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے **وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰئِكَةِ**
اِنِّيْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً اس آیت پاک سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ہی آدمی
 کیا ہے جس کے پیدا کرنے سے پہلے ملائکہ کو خبر دی کہ میں رضی رضی زمین میں ایک خلیفہ یعنی نائب پیدا کرتے
 والا ہوں اور لفظ ارض کا استعمال قلم قرآن مجید میں تمام طبقات پر ہر نہ طبقہ و ائمہ پر چنانچہ فرمایا **بِیْعِ**
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ السُّجُودَ اور **السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ السُّجُودَ** اور **السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ السُّجُودَ**
فِیْ سِتِّ اَیَّامٍ سبح اللہ فی السموات والارض اور خبر اللہ تعالیٰ کی قطعی الصدق ہوتی ہے احتمال کذب کا
 اوس میں محال اور در صورت کثرت آدم لازم آتا ہے کہ نبی الاض خلیفہ کا پس لا محالہ قول کثرت آدم
 مخالف قول اللہ کے رد ہو گیا قصہ خلق آدم و سکونت اون کی بہشت میں اور سجود ملائکہ اون کو
 اور بلعیر کا ملعون ہونا اور وہاں سے جاناد و نونکا زمین پر کہ آیات قطعیات ثابت ہے تعدد آدم
 کو باطل کرتا ہے اور فرمایا اللہ جل شانہ نے **اِنَّا عَرَضْنَا الْاٰمَانَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ**
فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَہَا وَاسْتَغْفَرْنَ مِنْہَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّہٗ کَانَ ظٰلِمًا مَّجْرَمًا اس
 آیت معلوم ہوا کہ ارض و سموات و جبال کہ عظم مخلوقات ہیں ان سب کے مقابلہ میں ایک ہی آدم پر
 حامل امانت کلمہ سابق قول حق تعالیٰ اور جو مفسرین کہ وہی ایک ہی آدم سبتہ باقیہ رہے وقت
 حمل امانت کی کہاں تھی اوس کے اوام کو یہ آیت پاک باطل کرتی ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے
وَإِذْ اَخَذْنَا مِنْ نَبِیِّ اٰدَمَ مِنْ طَہْلُوْا مِنْ ذُرِّیَّتِہُمْ وَاسْمَعَلْہُمْ عَلٰی نَفْسِہِمْ اَلَسْتُ

یہ آیت
 خطاب میں ہے
 پھر یہ

ہر جگہ کمالی شہد کا الایہ اللہ جل شانہ نے ازل میں حضرت آدم خلیفۃ اللہ کے
 پشت سے سبب اولاد اولین آخرین کو نکال کر اونسے عہد پیمان لیا اور گواہ کر لیا اور انکو آپس میں
 اپنے قرار دین پر اور فرمایا اللہ ربکم تب سبحون گو اہی ہی بنی شہدنا اور وقت فرمایا اللہ تعالیٰ
 فانی اشد علیکم السموات السبع والارضین السبع واشہد علیکم اباکم آدم ان تقولوا یوم القیامت لم
 علمنا ہذا علیہ والہ الا لاہ غیرہ ولا رب غیرہ ولا شکر الا شیدا انی سائر الیکم ربی نذیر وناہی
 ویشانی وانزل علیکم کتبی حدیث کما فی الشکوۃ پس مع جب آیت و احادیث یہ عہد اللہ ایک ہی
 آدم اور آدمی کی ذریعات سے ہوا ہر سموات و ارضین و خیر کے گواہ ہیں نہ کسی مرد کے اپنی وقت اخذ
 اور وہ زند یا مستند مقرر یا دخل نہی آدم بہ ضرورت تمسک یہ باطل نہی۔ اور فرمایا اللہ جل شانہ
 ان اللہ اصطفیٰ آدم و نوح و ابراہیم و آل عمران علی العالمین الایہ لیس
 و انھما نفس التردیانیۃ و انجھانیۃ ولکن قوا علی الیقوۃ علیہ غیر ہم و بہ استدلال علی فضلہم علی اللات
 والبراہیم اسماعیل و اسحق و اولادہما و قد خل فیہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم قال عمران موسیٰ و ہارون
 ابناء عمران بن یصہر بن قامش بن لوی بن یعقوب و عیسیٰ و مریمت بنت عمران بن ماثان النحر و کان بین
 عمران الف و ثمان مائۃ ستۃ بیضاوی یہ بیت باطل کہتی ہر عقد آدم و نوح و ابراہیم و عیسیٰ و محمد
 کو جو حقد زید کا ہر ایسے کہ خبر دی اللہ تعالیٰ نے کہ چن لیا مہنے تمام عالم اہل سموات و ارضین سے
 ایک آدم و نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ و محمد و باقی انبیاء اور انکی ذریعت کو جو وجہ رض پر ہیں اللہ اعطا
 نعمت رسالت و خصائص و معانی و جہانی کے کہ پیدا کیا اور انکو احسن تقویم میں اور عطا کیا علم و عقل
 اور ہر سی اور انکو قدرت کہ نہ دی کسی خلق کو پس معلوم ہوا کہ غیر انکا اہل سموات و ارضین سے

موصوفت بخندین صفات مذکورہ نہیں یعنی انکے سوا اور کسی شق کو صفات تعلق فی حسن تقویم و جوہر
عقل و علم و تدبیر و شرف و جود و رسالت حاصل نہیں الا لازم آتا ہے کہ کذب خبر ان اسد صلی علیہ
کہ اسد صلی علیہ کثرت امثال متصور نہیں اور کذب کلام شدہ میں محال ہے عقلاً و شرعاً پس واجب ہوا
ابطال امثال اور قول بوجود امثال نہ یہ کہ مستلزم کذب قرآن ہر دو ہو کفر العیاذ باللہ و فرما
السَّجَّادُ وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ فَحِكْمَةٌ
جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ مِنَ الْكِتَابِ سَأَلْتُمُوهُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
بِهِ وَكَانَ تَصَدِّقُهُمْ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ طَالِبِينَ بِهٖ آيَاتِ كَرِيمَةٍ طَلِقَ بِهٖ سَامِعُهُمْ خَيْرٌ كَلِمَةٍ
نہ تمام پیغمبرین سے عدلیا کہ میرے حبیب پاک پر ایمان لاؤ اور لفظ تم جاکم دال ہر ایک پر حضرت محمد مصطفیٰ
خاتم الانبیاء سب پیغمبرین کے بعد ہو گئے اس ميثاق میں تمام نبیوں اور حبیبوں پر یہی کہیگا داخل الوب
کی ختم نبوت کے مومن پس زید اپنے نبیا کی مخالفت کر کے کیلئے گمراہ بننا ہر آیت زید سے ہو چھو
کہ چھانم الانبیاء مبعوثا سے خاتم النبیین کے جن پر تو ایمان لایا اور انکے وجود کا عقیدہ رکھتا ہے
یہ ایمان و عقیدہ ٹھیک ہے اور انہیں اگر واجب ہے تو سند اسکی بیان کر اور جو وجہ نہیں تو کیلئے
بیہودہ شیطانکی ابتلا کرتا ہے فرمایا اللہ جل شانه فی قوٰی اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اَنْزَلَ عَلٰی اَبْرٰهٖمَ
وَاِسْحٰقَ اِیْمٰنًا وَیَحْقُوبَ وَآلَہٗمَّ بَاطِلًا وَّمَا اَوْتٰی مُوسٰی وَعِیْسٰی وَمَا
اَوْتٰی النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّہُمْ لَا تَفَرُّوْا بَیْنَ اَحَدٍ مِنْہُمْ وَتَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ اگہ تو
کہے کہ چھ خاتم اور اشخاص جس سے یہاں نبیوں پر داخل ہیں تو وہاں سورہ احزاب میں نبیوں
سے کیوں نکل گئے اعادہ اللہ میں مثل ہذا العقائد الباطلہ اور فرمایا حق تعالیٰ سورہ

نہ
بازو سنو
نہ پاری
میں ۱۱

اگر میں صا کان محمد آبا احد من رجا لکم و لکن رسی ل اللہ و خاتم النبیین
و کان اللہ بکل شیء علیہ خبر دی شد تعالیٰ نے مسلمانوں کو کہ محمد تمہارے مردوں کی سیسا پانچویں
ولکن ہر وہ رسول شد و خاتم النبیین اور فرمایا کہ اللہ کو ہر چیز معلوم ہے پس اگر کوئی رجل یعنی مرد
بالغ محمد کا بیٹا ہوتا یا کوئی اور اسکے سوا خاتم النبیین ہوتا تو ایسا نہ فرماتا ایسے کہ اسکو ہر شیء معلوم
ہے سو معلوم ہوا کہ علم الہی میں آپ کے سوا خاتم نہیں اور زید دعوا کرتا ہے کہ مجھ کو چاہیے خاتم اور معلوم میں
تو اسکے جواب میں یہ بیت مقدس بھی جاتی ہے اَمْ تَتَّبِعُونَ مَا لَا يُعْلَمُ فِي الْأَرْضِ
اَمْ یَا اَیُّهَا مَنِ الْقَوْلِ بَلْ زَيْنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مَا لَكُمْ فَمَنْ قَصِدُوا عَنِ السَّبِيلِ
وَمَنْ يُضِلَّ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ و جسا اللہ تعالیٰ گمراہ کرتا ہے وہ یوں ہی اپنے ذہن کی باطل سے
آیات محکمات کی تاویل کیا کرتا ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ
مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَسْ اَنْتَ بَشَرٌ مِّثْلُ سَبْ پیغمبر کا اصل ہونا اور آپ کا خاتم ہونا ثابت ہے اور فرمایا
اللہ جانتا ہے وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَعْلَمُونَ جلالین میں ہے کہ کافۃً حال ہے للناس فکلاً لا ھتاکم دور میںناوی میں
ہے کہ حال ہے ضمیر خطاب سے اور دوسری تفسیر میں ہے کہ مفعول مطلق ہے ایسا لا کافۃ اسی محیطاً
جامعاً بحسبہم اور کافۃ صیغہ سبالغہ کا ہے اور سمین کا سبالغہ ہے نہ تا کما نیت بہر تقدیر بقاعدہ وصل
یہ بیت مفسر ہے اور احتمال تاویل و تفسیر میں مبدوم جہاں قطار سبع سموات و سبع ارضین میں
کوئی ذی عقل نہ ہو گا آپ کے واسطے رسول خاتم ہونا اس آیت سے ثابت ہے سو معلوم ہوا کہ اگر باقی
طبقات شہ ارض میں بھی خلق ذوی العقول ہوگی تو آپ کے رسول مقبول ہیں اور جو کوئی اسکا

یہ گمراہی کے آثار
پہلے میں ہی
سہ
شواہد الربا
۱۲

انکار کریگا وہ بموجب اسی آیت کے ولکن اکثر الناس لا یعلمون میں داخل ہوگا۔ اور فرمایا ہے
 فِي يَوْمٍ كَوْنَتِ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا اِس آیت بھی معلوم ہوا کہ تمام عالم جن انسان وغیرہ حتی کہ قبول
 بعض علماء کرام ملائکہ کے بھی آپ رسول ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ ملائکہ کے امام ہونے اور ملائکہ
 زمین کے آپ کے تابع ہیں اور آپ کی امت کے مقتدی ہیں ان کے پیچھے ذات قدسی صفات اسی نبی علیہ
 مستحق ہیں ان آیات بتیات نے اوس اثر کو جو متمسک زید کا ہر مردود کر دیا کہ فرمایا ہے
 اس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بگنہ لکم الاحادیث من بعدی فاخاروی لکم عنی حدیث
 فاعرضوه علی کتاب اللہ فما وافق کتاب اللہ فاقبلوه وما خالف فرورجھو
 البخاری فی صحیح اب معلوم ہوا رہونا متمسک زید کا بموجب ان حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام
 کتاب اللہ کے اور قول زید کا کہ خاتم النبیین مثلاً حضرت کے چہ درہن اور حدیث مذکور عمر و عجلہ
 وَلَٰكِنْ تَسْأَلُ اللَّهَ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ کے مختص ہو اور خبر احادیث کے مختص آیت کی جانہ ہو
 کہا ہو المقر فی الاصول اس سے جمالت بلا دث زید کی کسی وجہ سے معلوم ہوئی اور اس کے معنی
 خاتم النبیین کے نہیں جانتا والا قائل تعدد خواہم نہوتا اس لیے کہ تعدد منافی ہے ختم کا پس بر تقدیر
 لازم آتا ہے کہ ایک بھی ختم نہو چہ جہا خواہم سب اور یہ ہر عاقل پر ظاہر ہو و و مہر یہ کہ وہ شرط ہے
 ختم نبوت کی نہیں جانتا والا ثابت نہ کرتا اس درجہ کو واسطے کہ میں کہتے ہیں کہ ہر شرط کو
 کی نہیں جانتے اور ثابت کرتے ہیں درجہ الوہیت کو واسطے اذ لیس خلق اللہ کے اعادنا اللہ تعالیٰ
 منہا اب جانتا چاہیے کہ شرط ختم نبوت کی متوجہ اور لگانا ہوتا ہے سیادت کو میں میں اور اپنی ذات
 قدسی کے کمال سے نفوس ناقصہ اتباع کو الالبش لفا نض سے لکا لکرید جہ کمال پہنچا اور یہ

غلظت کا فخر خلق کے ہونا اور یہ بات بجز ذات حضرت سرور انبیاء علیہ افضل التحيات کے کسی کو
 حاصل نہیں اور پہلے آپ کے اسم پاک سے ایک اسم وحید ہو یعنی لیکن تہ سیادت و ارباب اور بنی نکر
 فضائل و کمالات میں اور متقی یعنی پیچھے ڈالنے والا اس پر صاحب وقت و فضیلت کو اور مصطفیٰ مجتبیٰ مختار
 الہی لہذا صلفاء اللہ و اتباعہ و افتخار من جمیع خلقة وسید الکونین اور سید المرسلین اور حبیب اللہ
 اور روح القدس اور مخصوص بالانوار و مخصوص بالجمہ خصوصاً بالشرف و غیر کبار اور پیدا کیا ارواح انبیا
 کو آپ کے نور سے اللہ تعالیٰ نے او را نزول کیا آپ کی نعمت پاک میں قرآن مجلی تمجید اسکے یہ ہے کہ فرمایا اور دعا
 ذکر کر اور جب عرش عظیم کو آمد سبحانہ نے پیرا کیا وہ احمد و ازاد و زائش کن تھا اس کے نام صیغہ غراہر
 کلمہ لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ ثبت فرمایا عرش عظیم مستقر ہو گیا اور فرمایا فاوحی الی عبدہ
 ما اوحی اور فرمایا العلق شمس اور فرمایا وسوف یعطیک کتاب فرمائی تمھر نصائح رضا جود اور
 تعالیٰ شجرہ بالا منزل و ۱۰ اور فرمایا وتیم نعمۃ علیک اور فرمایا مکان فضل اللہ علیک عطیار اور فرمایا
 وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور فرمایا لیس فی الذین ظنوا اور فرمایا ثم ولی قتل فی کان قریب
 قویحان افادنی اور نازل کی نعمت آپ کی تمام کتب سجادہ میں اور انجیل شریف میں ہی بعد نبوت معلوم
 دلوالا لما خلقت سمعت و الفکار اور وحی خفی یعنی حدیث قدسی میں فرمایا لولاک لما ظهرت الربوبیۃ
 اور فرمایا استخفرت علیہ الصلوۃ والسلام من فضیلت عنی الانبیاء ربست الی قوله عم ورسیت الی
 الخلق کہانہ و تحمید و الثناء و اداء السلام کہانی الشکوۃ اور آپ کے آثار علیکی سیادت دنیاوی یہ ہے
 کہ آپ کی ولادت شریف کی یہ قدریں ذریعہ تکملہ انکہ ملا اعجاز کے آپ کی زیارت قدسی کو اور سب سے اور تمام
 انکمالت عالم بشریہ کی جلیلہ سے اور جزئیات و حیوانات و نباتات و حشرات و مکسوسہ جس حال جہاں آئے اس کے

قبحہ تسخیر کیا اور شب لاوت میں تمام ملک روی زمین کی قوت ناطقہ زائل ہو کر رہ گیا
 فارس کی بجھ گئے اور چار جگہ سے الوان کسری کا ٹوٹ کر گر پڑا اور ندی ساوہ کہ جہد کا رتھا لکھو گئی
 اور وادی سما کہ تار رہا جس خشک تھا جاری ہو گیا اور تمام اقصا سرنگوں گر پڑے پلہ پلہ
 نے شب معراج میں آپ کو تمام ملکوت سماد و ارض و فرخ اور حنیت کی سیر کھائی اور تمام
 کہ زبان ناطقہ اسکی صفت سے گنگ پڑا کہ امتیاز بخشا اور سی شب میں انبیا کرام اور ملائکہ عظام
 کے آپاں ہو اور سیادت اور استا کی سب پنہا ہر با کھڑی گئی اور شب میں اپنے باجم و باجم کو دت
 دین فرمائی چنانچہ یہ سب کتب احادیث و سیرا میں مصلحت کو میں اس بیان آپ کی یہ
 دنیاوی معلوم ہوئی آپ بیان کیا جانا ہر آپ کی سیادت و خدائی کا چنانچہ فرمایا اپنے آناسید ولد
 آدم یوم القیامت و لا فخر و میدی لہو لا حمد و لا فخر و لا من یبھی یومئذ آدم من سواہ الا تحت لوائی
 وانا اول من یشق عنہ الارض و لا فخر و لا رادہ التری کی کمانی لشکوہ کہا امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ
 نے شرح صحیح مسلم قال البرکات یو الذیفوق قومه ان یقول غیر ہذا لکن فیخرج الیہ فی النور و الشدائد فیقوم
 باعتراف و تحمل عنہم کما رحمہم و یذہب عنہم اقول یوم القیامت مع انہ سید ہم فی الدنیا و الآخرۃ فسیب التقیید
 فی البوم القیامت لیسرودہ لکل احد و لا یبقی مناع و لا معاند و نحوہ کجانات الدنیا فقدرہ ذلک
 ملک الکفار و زعماء المشرکین و الذل التقدیر قرین من معنی قولہ تعالیٰ من الذلک الیوم ہم لہو و لا اعتبار
 ان الملک نسجہ قبل ذلک لکن کان فی الدنیا من یذہب الذلک من یضاف الیہ مجازاً و انقطع کل ذلک
 فی الآخرۃ قال العلماء و قولہ صلعم اناسید و لآدم لم یقل فی الزل فیخرج من فی النور و انما قالہ جہد
 انشا تعالیٰ و انما یعبرہ یک فمحدث و الثانی انہ من البیان انہ می سب علیہ علیہ الی انہ

یہی تہذیب و ادب و اعلیٰ اجتماع تھا وہ صلی اللہ علیہ وسلم ہما یقتضیہ مرتبہ کیا احراشد تعالیٰ و
 ذہابہدیشہ دلیل القضاہ صائم علی خلق کلہم اور ہر ایک سیادت کو من کا باعث ہو کہ اللہ تعالیٰ نے
 آپ کی امت کو تمام امتوں سے بہتر و افضل فرمایا اور ثابت کی اس کے لیے صیت انبیاء و صدیقین
 کی جن میں چنانچہ فرمایا لَئِنْ خَرَجْتُمْ فَاخْرَجْتُ الْبَنَاسِ اور فرمایا مَنْ طَعِبَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ فَأَوْفُقْ
 الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصّٰلِحِیْنَ وَالشّٰہِدِیْنَ الصّٰلِحِیْنَ وَكَانَ لَكَ فِیْہَا سُوْحٌ مِّنْ ذِکْرِ
 رَبِّكَ نَادَانِیْ سے اختیار کیا عقیدہ باطل کثرت خواتم کا اور وہ مستلزم ہے جناب سرور کائنات کی
 تیسرے پہلو سے کہ کثرت شری کی کم کرنی ہو اور اس کی قدر قیمت کو سوا از مائی اور اس کے عقیدہ کو تنقیص جناب
 نبوی کی اور نورنا اپنی سیادت دارین کا جو شرط ختمیت ہو اور یہ کفر و اعدا اللہ منہ یوقون
 اور یہی کفر اختیار کرنا ہر چہ اہم ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب نے فرض کیا ہم پر عقائد آپ کی ختمیت
 اور عموم بعثت کا اور مخصوص ہونا آپ کے ساتھ اس درجہ کے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلَکِنْ سَوَّلَ اللّٰهُ
 وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اور لَکِنْ الْعَالَمِیْنَ نَبِیُّکَ اور فرمایا اَمْ تَحْضُرُ فِیْ فِصْلَاتٍ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ لَسَبِّ اِلٰی قَوْلِہِ ارْسَلَتْ
 اِلَی الْاَحْلَیْ بِحَاقِہِ فَاخْرَجَ النَّبِیُّوْنَ اور فرمایا لَآ نَبِیَّ بَعْدِیْ اور زید توڑتا ہے حد مقررہ اللہ کو اپنی سیادت
 سے اور انکار کرتا ہے عموم بعثت کا اور خاص کرتا ہے آپ کی رسالت کو ساتھ ایک طبقہ عالم دنیا کے
 روز و اویل کرتا ہے آیات تنبہات کی اپنی رائے سے حال آنکہ تفسیر ان تو قینی ہے اور اسے جاری ہے
 اور میں جامع حمادیہ میں جو مذکور ہے انکار عموم بعثت آنحضرت علیہ السلام کا کفر و اجراء کلمہ شہاد
 وہ مسلمان نہیں ہوتا جب تک کہ تبریٰ نہ کرے اپنے عقیدے سے فان کان الکافر یغترت بہ سالۃ محمد علیہ السلام
 ویکفر عموماً کتومہ من الیہود یقولون انہ مبعوث الی العرب صۃ فلا بد من البراہۃ انتہی چھم یہ کہ جماع

منعقد ہوئی کی حتمیت پر اور باقی رہی آیت کے اپنے عموم ظاہری پر چنانچہ معلوم ہوگا اور
 قول زید کا مسئلہ میں ہر کتاب کے اصول کو وہی السجادیہ و سن انکر از جملہ نہیں ہوا فرمے ^{نہیں} یہ کہ وہ
 اپنی جہل میں کہتے دعا کرتا ہر اصول ان کا اور کوئی اور خبر واحد سے نہ بیعت کی جائے ہوگا
 ہو المقتدر فی الاصول یہ دعویٰ اور کیا سہرا سزا ہے اور ابتداء غیر احاد و مختص آیت کی نہیں ہو سکتی
 بلکہ وہ ہو جاتی ہے کہ یہ مخالفت کتاب کے کہنا اہل الاصول نے و انما یزود خبر الواحد نے موازنۃ الکتاب

لان الکتاب مقدم کونہ قطعاً متواتر النظم لا شہدہ منہ و لانی سندہ و خبر الواحد ملے
 فلا یعمل بخبر الواحد فی معارضتہ ضروریۃ ان الشیء یجعل بالقطع فی اور تنقیح میں ہر بحث عام میں عندنا

عام میں مساوی للخاص و یہی معنی القطعی فلا یجوز تخصیصہ بواحد منہما عام تخصیص قطعی انہی پر معلوم
 ہو کہ خبر واحد مختص آیت کی نہیں ہوتی وجہ اس کی یہ لکھتے ہیں کہ آیت قطعی ہو اور خبر واحد ظنی اور یہ
 تغییر اور جائز نہیں مگر ساتھ مساوی کی اور اسلئے جائز نہیں نسخ کتاب کا ساتھ خبر واحد کے
 اجماعاً لیکن عام کتاب اگر کسی قطعی سے یا خبر متواتر یا مشہور سے مخصوص ہو جاوے
 تو پھر جائز ہے تخصیص اس کی ساتھ خبر احاد کے اسلئے کہ عام مخصوص البعض ظنی ہو جاتا ہے چنانچہ کہا
 اہل اصول نے ان العام الذی فی نفسہ یختص بالبعض یجوز ان یخص بخاص واحد القیاس اور کہا لا

یمعن العام بعد التخصیص قطعاً جائز فی العام بعد التخصیص من الکتاب الخبر المتواتر معلوماً کا ان خصوص

اور مہولاً ان تخصیص خبر الواحد القیاس اجماعاً اس معلوم ہو کہ زید بالقرآن ابو قوف جہاں
 شخص نے یا مشرعی ذہناس کہ سب ان کو اپنے اقوال سے منکر سے دھوکے دینا ہے عرض کی کہ
 اعلم یہ معلوم ہوتی ہے کہ گویا کہ یہ نالینکے او سیکے اس پر شیطانی کو کہ آیت و لکن سؤل انشد

و انما یزود خبر الواحد

وَحَاقَ حَرَمُ الْبَيْتِ مِنْ حَرَمِهِ قَاعُهُ خَرَعَهُ بِالطَّيِّبِ كَمَا مَوَافَقُ عَامٍ مَحْضٍ مِنَ الْعُجْصِ تَرَاوَعُ مَعْلُومٌ تَرَكُ عَامٍ
 مَحْضٍ مِنَ الْعُجْصِ لَيْسَ بِهِ جَانِبٌ تَرَاوَعُ مَوَافَقُ لَيْسَ تَفَاقُ طَائِفَةٌ مَنَظَرٌ سَبْعٌ قَرِيبٌ دِكْرٌ كَرِيمٌ كَرَامَةُ مَذْكُورٌ
 حَسْبُ قَاعُهُ أَصُولُ لَيْسَ بِهِ لَيْسَ بِهِيَ حَقٌّ تَحْفِيفٌ مَعْلُومٌ سَكَنٌ مَسَامَحَةٌ مَبْرُورٌ عَالِيٌّ عَلَى نَبِيٍّ عَالِيٍّ
 كَمَا مَعَادَةُ لَيْسَ بِهِ سَوَاسِعُ حَالٌ تَرَكُ دِكْرُ دِيَارِ اللَّهِ تَعَالَى فِي أَصْلِهِ فَرَسٌ كَبِيرٌ كَبِيرٌ بِرَبِّهِ عَالِيٍّ
 كَلْبُ بَدِيشِ تَرَاوَعُ مَوَافَقُ مَعْلُومٌ سَكَنٌ مَسَامَحَةٌ مَبْرُورٌ عَالِيٌّ عَلَى نَبِيٍّ عَالِيٍّ
 لَمَّا أَتَيْتُمْ مَكَّةَ مِنْ كِتَابٍ وَحَدَّثْتُمْ بِمَا جَاءَكُمْ مِنْ رَسُولٍ مَقْصِدٌ قَاتِلٌ مَعَكُمْ
 لَيْسَ بِهِ مَعْلُومٌ سَكَنٌ مَسَامَحَةٌ مَبْرُورٌ عَالِيٌّ عَلَى نَبِيٍّ عَالِيٍّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِهِ سَوَاسِعُ حَالٌ تَرَكُ دِكْرُ دِيَارِ اللَّهِ تَعَالَى فِي أَصْلِهِ فَرَسٌ كَبِيرٌ كَبِيرٌ بِرَبِّهِ عَالِيٍّ
 خَلَفَ اسْمُ عَبْدِ اللَّهِ كَمَا مَعْلُومٌ سَكَنٌ مَسَامَحَةٌ مَبْرُورٌ عَالِيٌّ عَلَى نَبِيٍّ عَالِيٍّ
 عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا مَعْلُومٌ سَكَنٌ مَسَامَحَةٌ مَبْرُورٌ عَالِيٌّ عَلَى نَبِيٍّ عَالِيٍّ
 كَمَا سَبَّابٌ بِرَأْيَانٍ لَيْسَ بِهِ سَوَاسِعُ حَالٌ تَرَكُ دِكْرُ دِيَارِ اللَّهِ تَعَالَى فِي أَصْلِهِ فَرَسٌ كَبِيرٌ كَبِيرٌ بِرَبِّهِ عَالِيٍّ
 وَحَضْرَتُ نَبِيِّ كَمَا مَعْلُومٌ سَكَنٌ مَسَامَحَةٌ مَبْرُورٌ عَالِيٌّ عَلَى نَبِيٍّ عَالِيٍّ
 كَمَا مَعْلُومٌ سَكَنٌ مَسَامَحَةٌ مَبْرُورٌ عَالِيٌّ عَلَى نَبِيٍّ عَالِيٍّ
 عَنِ النَّبِيِّينَ الْآيَةِ كَمَا مَعْلُومٌ سَكَنٌ مَسَامَحَةٌ مَبْرُورٌ عَالِيٌّ عَلَى نَبِيٍّ عَالِيٍّ
 مَعْلُومٌ سَكَنٌ مَسَامَحَةٌ مَبْرُورٌ عَالِيٌّ عَلَى نَبِيٍّ عَالِيٍّ
 عَالِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا مَعْلُومٌ سَكَنٌ مَسَامَحَةٌ مَبْرُورٌ عَالِيٌّ عَلَى نَبِيٍّ عَالِيٍّ
 عَالِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمَا مَعْلُومٌ سَكَنٌ مَسَامَحَةٌ مَبْرُورٌ عَالِيٌّ عَلَى نَبِيٍّ عَالِيٍّ

مَعْلُومٌ سَكَنٌ مَسَامَحَةٌ مَبْرُورٌ عَالِيٌّ عَلَى نَبِيٍّ عَالِيٍّ

قرآن مجید میں ایسی آیات سابقہ و تالیفیں ہیں کہ ان میں مذکور ہو کہ کتاب و سنت انہما
 سے نازل ہوئے وجود و شخس خمس کا طبعات سے باقیہ میں ثابت کیا گیا اور انکی الیست و بقایا ہونا
 ہونا تم ہونا کہاں سے ثابت کرتا ہو کیا اپنے قیاس سے غیب گوئی کرتا ہو کیا عجب فیض ہونا
 ہو جو ہم دلیل حماقت جلد اختیار کر لیا عقیدہ خلاف سنت و جماعت کا ہر اگر سبب سے وہم
 کے ایک آیت میں اوس کو شبہہ واقع ہوا ہو چاہے یہ تیار ہو عکس از آیات و احادیث کے بلکہ وہ عقیدہ
 ہو جاتا یعنی اگر اپنی سورہم سے آید و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین کو کہ بالاجل جلدی
 اپنے عوم مخصوص بعض سمجھا تھا تو آیات بیانات و احادیث پر جو غور حکم میں اپنی عقیدہ کو
 مستحکم کرتا مثل آیت انا ارسلناک کافراً للناس و حدیث ارسیت الی الخلق کافراً
 و خاتم النبیین و غیرہ کہ ان آیات شافیہ سے علت عقیدہ باطلہ سے اوس کو شفا حاصل ہو
 اور تکذیب قرآن سے جس کو تفسیر میں سمجھتا ہے پتہ رسالہ مولانا ابوالمسعود میں بطور برہان صریح
 الامام ابو الفضل التوریشینی نے کتاب الاسمی المعتمد فی التوفیق غیرہ میں ان اعتقاد و اصول النبوة بالکسب کفر
 و علو الکفر بنیادیہ الی تجوز نبی مع نبینا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم و بعدہ قال العلامة السبکی شہاد
 تمہم غنی عن البیان بشہادۃ العیان کیف وہو یوردی الی تجوز نبی مع نبینا علیہ الصلوۃ والسلام
 و بعدہ و ذلک سئل من تکذیب القرآن اذ قد نص علی انہ خاتم النبیین و انہ المرسلین فی السنۃ انا العا
 مانی بعدی آجوبت الامت علی ابقاء ہذا الکلام علی ظاہرہ و متنی فی حقہ المحتاج شرح المتناجی فی کتاب
 الردۃ او تجوز نبوة احد بعدہ وجود نبینا صلعم پر کیا متنی سورہ معلوم ہوا کہ صاحب عقیدہ مذکور کا فخر و
 تجوز نبی کے ساتھ تضرع کے باوجود اس میں اور سبب انکار عموم بعیت کے اور سبب انکار جامعیت

تجوز نبی کے ساتھ تضرع کے باوجود اس میں اور سبب انکار عموم بعیت کے اور سبب انکار جامعیت

محمد و آئمہ اجدید تعدد نوح کو باطل کرتی ہے اور اسے طبع حدیث شفاعت اذاکان یوم القیامۃ
 مانع الناس بعضهم فی بعض فیاتون آدم اثم فیاتون ابراہیم اثم فیاتون موسیٰ اثم فیاتون عیسیٰ اثم
 فیاتون فانول انما ہذا تعدد اشخاص نہ کہ کو باطل کرتی ہے و عن جابر بن النبی علی اللہ علیہ
 وسلم قال لما خلق اللہ آدم و ذریئہ قال الملائکۃ یا رب خلقتہم یا کلون و یشر
 یون ینکحون و یرکبون فاجعل لہم الدنیا و لنا الآخرۃ الم مشکوۃ بہ حدیث نفس شجرہ دوزخ
 بین اکیادہم و اریسکی ذریئہ نحرہ آدم سات و عینہ ای ابی جبریلہ قال اخذ رسول اللہ ^{صلی}
 اللہ علیہ وسلم نیک فقال خلق اللہ التریۃ یوم السبت و خلق فیہ الجبال یوم
 الاحد و خلق الشجر یوم الاثنين و خلق المکروۃ یوم الثلاثاء و خلق النور یوم
 الاربعاء و بیتہا الذی اب یوم الخمیس و خلق آدم بعد العصر من یوم جمعۃ فی آخر
 الخلق الختہ رواہ المسلم مشکوۃ اس حدیث میں دلیل ہے کہ توحید میں یعنی زمین میں ایک ہی آدم
 اور یہ آدم آخر خلق ہے اس کے بعد کوئی مخلوق نہیں میں و آدم سترہ زید کہ پیدا ہوئے۔ اور حدیث
 اناسنید فلما آدم یوم الیقینۃ و لاخر اور حدیث انما قالہ المسلمین لما فخر اور حدیث
 كنت امام النبیین علیہم السلام و ما حبت غنمهم غیر فخر اور حدیث الی عند اللہ کتاب تم النبیین
 اور حدیث لا بعدی کثرت خوا تم کو باطل کرتی ہے ان آیات بیانات اور احادیث لامعات نہ کہ وہ
 سے واضح ہوا کہ اگر نہ کہ کثرت نہ کہ یکا و عقیدہ اور حکم خلاف کتاب اللہ و سنت رسول اللہ
 اور خلاف عقائد اہل سنت بلکہ تمام استحضرت کی اور جو کہ کتب عقائد اہل سنت و جماعت میں
 بطور پروردیہ ہے عقائد نفسی میں پروردگار اول الانبیاء آدم و ذریئہم علیہم السلام اور اسی میں

والفضل الانبیاء محمد اور سیدنا محمد و آلیہ السلام من ہر شہدائے حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق جمیع
 بالہدی و درین حق خاتم النبیین و نبی الخلق و نبی البشر و نبی الخلق و نبی البشر و نبی الخلق و نبی البشر
 سرور و اور عقیدہ و او سکا باطل بلکہ کفر و بدلائل کورہ پس بموجب فتویٰ اوستاد العلم حضرت
 قاضی القضاۃ بارک اللہ فی عمرہ و فیہ کے زید کو واجب ہو کہ اس عقیدہ سے توبہ و رجوع و توبہ
 اور موافق اہل سنت و جماعت کے اعتقاد و درست لکھے و اللہ ہدی من یشاء الی طرطیتر

واللہ اعلم و علمہ احکم بحسبہ محمد عبد اللہ کریم غفر اللہ لہ

بعض مفسرین یہ منقول ہے کہ جو شخص کہ جانتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہو
 کو وہ مسلمان نہیں ہے جیسا کہ صحیح فتاویٰ عالمگیری کے مذکور ہے و اللہ اعلم و در بقی جواب صحیح فقط

۱۲۸۳
محمد عبد اللہ

۱۲۸۳
احمد علی

۱۲۸۳
غلام شریع محمد حسن

ہذا القول موافق للکتاب فی الداعی بالاصواب کتبہ محمد بن ابی بکر عنہ

۱۲۸۳
محمد بن ابی بکر

عقیدہ زید کو واجب ہو کہ کفر و کفر صریح فقط کتبہ

ما قال الجیب المحقق فهو حق حقیق بالاتباع و من لکف فی تدو العقیدہ فهو باطل لا یطاع
 ما هو العقیدہ لاہل السنۃ و الجماعۃ کشرع اللہ الی و یر

۱۲۸۵
محمد عبد

۱۲۸۵
عبد الغفار

الدرین دین خالف عن ہذا فہو من فرق الملعونین کتبہ بیرونی دین محمد

مجیب منیب نے جو بابین اولہ آیات و احادیث لکھیں ہاشیہ اللہ و رحمہ اللہ کے
 حقیقت رسالت میں تو سنگرزہ ناطق ہونے میں اگر کوئی عالم امت وسط لائے بعدی

۱۲۸۵
محمد حسین

۱۲۸۵
محمد یار

کما اثبات خاتمیت نبوت پر گویا ہو گیا بعد ہی کتبہ

هو العليم

سبح است جواب و الله اعلم بالصواب العبد الضعيف محمد خجسته

تحریر ۱۲
بخت غنجان

هو الله الصمد

براهل سلام آشکارا باد که جناب خاتم النبیین صلی الله علیه و سلم سرور تمام انبیاء و مرسلین بلکه
افضل المخلوق جمیع رحمتہ جمیع عالمین اندر شریک برابرت حضرت در اوصاف خاصه و صله کمال
و مانند و مثل آن جناب صفات خاصه جلالت جمال و نفس الامر معدوم است که نه در درجات است
یا قه شده نه در طبقات زمین است اعتقاد حق و صحیح تبصریح جمیع محققین از منتهی حق محمدی و حق
و تکلیف و وفایه کالین رحمتہ الله علیه جمیع و از بس که این مسئله و عقیده مانند آفتاب شمس است
و حجت تطویل نیست و نعم ما قبل منزه عن شریک نه محاسبه نه فخر هر حسن فیه خیر منقسم به حضرت
شیخ عبدالحق محدث دہلوی در مدارج النبوة در باب اطلاق عظیمه صفات کریمه فرموده اعلی
اشرف و اتم و اکمل از حسن و احسن و اقوی و اجمع مرتباً به خلق و تفصیل در صفات جمال و جلال
خارج از حد عدد و بیرون از حیطه قیاس و حد و ابرکات عکاس صفات منبع البرکات حضرت
سید کائنات است صلی الله علیه و سلم که هر چه در خزانه قدرت و مرتبه امکان در
کمال است تصور است همه و را حاصل است و تمامیه بنیاد و اصل و قیاس آفتاب کمال و منظار
النوار جمال و بین النجوم و هم در مدارج النبوة در فصل عقل فرموده انما اگر بنیة خالصه السوره
و اول الی یغلب شک چه توان کرد **س** شاه سل شمع انیم خواجه و و کون
نور بدری جمیع انیسیرا نام و یا مقصود ذات او نیست و اگر بایستد بنظر

تو را دست و گز جملگی غلامم بود هر رتبه که بود در امکان بود دست ختم به نعمتی که دست خدا
 شد بر او تمام پذیر داشت از طبیعت امکان قدم که آن از اسیری عبده دست بر مسجد
 اکرام بود در بیان حدیث انا سید ولد آدم میفرموده و همچنان که سید ولد آدم نیست سید
 تمام خلایق است و اگر مایشا نسبت نزد خدا از تمام انبیاء و مرسلین و ملائکه مقبولین از این
 و ارضین از هر چه که هیچ کس از مسلمانان درین باب شکست نیست ما اما متوجه جواب سوال باید
 واضح باد که عقیده آنکه در سوال مراد است ضلال این چنین نشاء و درین است اگر از ان توبه
 نکند و بران اصرار کرده از فضیلت آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم بر تمام مرسلین انکار کند که
 مخالف جمیع مسلمین است و روی است که پیام انبیا این عقیده پیش کرده اولاً شریک
 و برابری و در صفات خاصه کمالات مخصوصه جناب فضل انبیا این جمیع حجت المعینین
 صلی الله علیه و سلم از ان ثابت نیست و من اختراع این بلحیثت و ثانیاً درین آن است
 نزد محققین کلام است که ضعف آن ثابت نموده اند و ثانیاً دلیل مهم نموده اند تفصیل حال
 آن روایت در کتاب قسطلانی شرح صحیح بخاری در باب بدو الخلق و در کتاب سیرت
 حبیبی سی با انسان العیون و مقاصد حجت ما هم بخاوری در باب الالف و دیگر کتب موجود
 است من شاء فلیرجع پیشین عقیده که مخالف اجماع مسلمین است این چنین دلیل فاسد نیست
 کردن از ضلال نجات نمی دهد و الله اعلم و فی سوره السبیل فقط کتبه انوار الحق مجموعه
 دیگر انجواب اندک و مطالب کتاب باشد و سنت رسول الله و اجماع المسلمین من انکر فقد
 کفر مرتب و درجات آن سید کائنات صلی الله علیه و آله و سلم التعمیات الزکیات و علی که وصی

مذکور شد پس این آیات متعدده و احادیث متکثره مع قایل اجماع معلوم شد و اینست
 فی کل رضی که شافعی است بخیر این تا ویلات او نیز بسیار است که از دیدن ایشان بسیار
 شرح صحیح بخاری و غیره پیور خواهد شد پس فضیلت آنسر در مین از جمیع علوم صریح و موضع است
 حیانا اگر کسی بر عکس این اعتقاد کند گمراه و پیدین و عین است ابعادنا البدر من العقیده الفاسده
 انجذبه بکتابه شاه حمدا لعل من قادر صغفه عنه

محمد عباسی
 ولید شاه عبدالقدیر
 ۱۲۸۴

ابجواب هذا موافق للاعتقادنا والا اعتقاد علی بن داود
 علینا و المخالف لهذا کافر بالاتفاق لانه جاری فی احادیث الشریف عن انش قال قال
 رسول الله صلی الله علیه و سلم انما سید الناس دلیل السائل مرود و بالکتاب السنه و جماع
 الامه کتبه شیخ محمد فضل الله نقشبندی خراسانی عفی عنه

۴۵
 ۱۲
 محمد فضل الله

این جواب با صواب حسب عقیده و اهل سنت و جماعت است چنانکه صاحب تفسیر
 حسین از تفسیر کتاب در قول رفع بضمهم آمده که ظاهر است آن بحث پیور است و هم که مفضل
 بر انبیاء و قریب الیک الان و خصائص بی پایان است همچنانکه از مطایع احادیث و آیات معنوم
 میگردود و انبیاء و پیاده تواند و مقیم در بارگاه تواند و تو هر میری همه خردند و سلطان
 ملکی همه چاکرند و جوهر فضیلت آنحضرت عتقا و نقلاد و بیان مسو طر جواب التفسیر و دیگر کتبها
 مرقوم است فلترج الیه کتبه خادم حکامی بن سید محمد الدین عفی عنه

حساب من جاد الامام علم بالصواب کتبه اسکیر القاهر عبد سبحان پشاور عفی عنه
 این جواب صحیح است که جاریه میسر فضیلت علی الانبیاء و خادم الطایف غلام احمد

ہذا الجواب بحق البین عقائد کا وہ مسلمین چنانچہ شیخ عبد الحق دہلوی محدث
در شرح مشکوٰۃ فارسی گفتہ اتفاق دارند کہ حضرت سید اولاد ہم وفا خستہ ترین پیغمبر است
صلی اللہ علیہ وسلم جمعین اتھی ہر کردین شکست دکانگر کردا عاونا اللہ جمیع مسلمین میں ذلک
حضارہ محمد جلال بن شاہ عبدالقدوس صاحب قادری مدظلہ

ہذا الجواب صحیح بالکتاب و سنت و اجماع الامۃ و من خالف فهو کافر لادہ قال الشرفقا
اذا اخذنا من بیان النبیین انہ قال فی التفسیر الاحمدیۃ ہذا الدلیل صریح بفضیلتہ صلی اللہ علیہ
وسلم علی سائر الانبیاء و قال صلی اللہ علیہ وسلم انا خاتم النبیین دلیل السائل سرود و معتقد
مزدکھا جاری فی الکتاب الکثیرۃ کتبہ سید شاہ حسین المعروف بسید محمد حسینی قادری
الحجیب حبیب چنانچہ صاحب تفسیری گفتہ و در حدیث دیگر گفتہ من اول شیعہ ہستم
در روز قیامت و اول کسی کہ شفاعت فرمائی قبول کند و این حدیث درست است و حکما حدیث
بدستی این حدیث متنفس اند و این دلیل است بفضیلت و برجہ خلافت و سید مدظلہ کا کیا
رسول التقلید محمد حسین المعروف عرقی خاکسار

الجواب حق الحبیب بحق و الحق حق ان متبع و الباطل حق ان یطیع علما و اعلام و فضلاء
اعظام بریہ مرتضیٰ اور محتجب نہیں ہوا و خود ب طر حسیہ ظہر من الشمس و امین من الالاس ہر کہ موجود
ہونا مشکل بجانب معنی مشارکت ماسمیت اور صفات کمالیہ کے عالم میں بشر بشر باطل و جہل
عالم ہر کہ کشتہ سے رابعۃ النہار ہر کہ دعویٰ کرنا اس معنی موسوس و مبتدع و ضال و ضل کا
مستطیل ہر کہ محفل تہذیب و رطابہ اور ہر کہ اس معنی کا و ب خویش عقیدہ ہے ہر کہ ہر کہ ہر کہ

کہوں کہ ہونا موجود النفیۃ بلکہ ممکن لفظ آخر جناب کا بحکم آیت بشریب و لیکن سبق لا للصلح
 وخاتم النبیین و آیت ان اللہ لا یبدل ما فی الذم و ما یبدل فی القول
 لدی یومئذ انما یظلم للعبید کی بحالات سے ہو والا نہ نکہ یہاں اللہ تعالیٰ و حق
 وعدہ متعلق لازم آوگی و ہو قلیح خاتم البقیع میں مستقصہ کافر بلکہ جناب کا امتنع النفیۃ و متغی
 ہونا ایک بعد مسلمہ کہ قریب الی الفہم اور واقعہ اس عقیدہ باطلہ کو ثابت ہوتا ہے اور قاطع
 عرفی ماثلت کو رسالت ثابت کرنا جو وہ یہ ہر کہ سورہ قصص میں اللہ تعالیٰ فرمایا اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ
 مِّثْلُکُمْ اَوْحَیْ اِلَیَّ عِزِّ کُم و اے رسول خدا کہ میں مثل تمھارے ہی آدم بن سے ہوں و مرثیہ اور
 جن میں ہوا ان کہ تم میری بات سنیں سمجھتے چنانچہ تفسیر حسین بن علی علیہ السلام کے ہوئے ہیں تو ظاہر
 اسی آیت مبارکہ سے مشیت انحضرت کی بشریت میں ثابت ہوتی ہو اما عند التدبر و التفکر یہ آیت
 نبوت مشیت کو بشریت میں رسول خدا صلعم سے بن سے قطع جمع کرتی ہو زیرا کہ موافق قواعد عقل
 کے کلام انما انا بشر مثکم یعنی کہ جس کے بیٹے جو ان واقعہ ہوا ہو اور جو حلیاتی بجائے فضل کے ہو جس
 ناطق یعنی جناب سرور انبیا قبل یوحیٰ الی کے سائر نبی آدم میں ملے ہوئے تھے جب اللہ
 پاک نے نیاز سے یوحیٰ الی فرمایا تو غیر نبی سے جدا ہو گئے لیکن ملے رہے جمیع انبیاء میں و فقیر
 اس سے فرمایا ان فیض ترجان سے ارشاد فرمایا اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ کَتُوْبُ سَمِ النَّبِیِّیْنَ اِنْ اَدْمُ مَجْدُ
 فی طعنہ و قال کنت نبیا و آدم بن الروح و کس و قال نحن الا خمدون السابقون
 تو تھائی انبیاء سے بھی ممتاز و شرف ہو گئے پس کیونکر کوئی تنفص بہنا و ہم کس شرف
 کے ہو سکے اور کیونکر مشیت متنازعہ نہایت ہو دے اور دعوائے اس معنی صا

وفضل کا قابل سماعت اور الیق قبولیت کے عند اہل سنت و جماعت کہ ہونے کے
 قتائل ہاں مدعی اس عوی کا اخذ ہے تنفس کو متاثر کر مامیت خلق نور محمدی کا کہو
 اور حدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما خلق اللہ نوری و حدیث جابر بن عبد اللہ الانصاری
 انہ قال قلت یا رسول اللہ بانی امتی یا رسول اللہ خبرنی اول ما خلق اللہ تعالیٰ قبل
 الاشیاء قال جابر اللہ خلق قبل الاشیاء نوراً نیک من نورہ کما فی زیترہت الابرار کو یونہی
 کہہ دے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما خلق اللہ نوری و نور منلی و اللہ خلق قبل الاشیاء نور
 نیک و مثل نیک من نورہ و البتہ قول اس مقرر شلیت کا راست آتا اور دعویٰ اور ہر یکا
 گواہی سماعت کا کہنا مع انہ لیس کہ لک علاوہ ازین مثل آن حضرت کا کوئی ممکن کہی ہے
 اور کسی طریق سے نہیں ہو سکتا کیونکہ حق تعالیٰ نے حق حضرت میں ارشاد فرمایا ہو و ما
 اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ اور جو عالم میں پروردگار سے عالی نہیں ہو کر تو
 امت موحیہ کی امت اجابت تو دو نور توین میں مثل آن حضرت کا اگر ہو امتی حضرت کا لایہ
 اور ضرور ہو گا اور حضرت اس کے حق میں رسول ہونے بموجب نبیت و ما رسلناک اِلَّا
 رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ زیر کہ مثل مفرد و غیرہ خدا انھیں عالم سے وجہ میں الوجوہ خارج نہیں ہو سکتا کہ جو
 سرور عالم اس کے حق میں رحمت نہ ہے زیرا کہ عالم ہاں سے ذات صمد کو کہتی ہیں پس نہ کر
 مسائل عالم میں بھی خارج ہو سکے چنانچہ دنیا دین ہر العالم اسم لما یعلم بہ کا خاتمہ و القاب
 خلقیہ لما یعلم بہ الصالح و ہو کل ما سواہ من اسجود و الاعراض فانہا لا مکابدا و اقفا و یا اسے
 موشور و حسب لذاتہ ندل سے و مجدد و انما جمیعہ لیس علی ما تحمہ من الاجناس المختلفہ انھیں اور امام

فطرطی نے قلمی میں فرمایا ہے کہ اسحٰیہ ہمارے عالم ماسوی اللہ انتہی لہذا قال سیوطی و اسیر
 الی حج انما کان من لایس و کبرج الملائکہ الصافۃ و قل البازری و دحل فی دعوتہ الصحیح
 و الحج و الشجر انتہی مانی المقامات اسندیہ و ہذا قرر العالمہ ماسوی کے رحم و ہوا سے اس کے کل میں قند
 و غیر مجموع الانبیاء و ہم کلہم من متہ و شہ و ولین برسالہ و نبوتہ و لذلک مانی علیہ نے
 آخر الزمان علی شریعتہ و جمیع الشرائع اللتی جارت بہا الامیاء بنسبہ الیہ و ما جاؤا بہ الیہم
 انکامہ نے الا زمتہ للتعدو علیہ انتہی مافلہ سیوطی نے المقامات میں کیونکہ در بیان جناب سید
 اللہ و مثلاً حضرت میں کہ جبکہ معنی ثابت کرنا ہر ممانیت تحقق ہو سکے ففکر خرافانہ مقام
 نال الاقدام و کل انظام اسے اسے اگر قائل و معتقد مثلثات ان جناب کا لفظ غامض ہے کہ جو
 آیت شریف میں وارد ہوا ہر عالم دیگر یعنی جو خداوند کریم نے خلق اور وجود بخشا ہر اس
 علاوہ لیوے تو گنہ گار رہتا اور اثبات معنی کو کرنا لکن نہ الا یکن نہ یکہ جو عالم
 سوائے عالم تحقق کے عند انحصار مقرر ہوگا وہ بیشک داخل اسی عالم میں ضرور ہوگا نفود
 باللہ من ذلک کہ بہت کچھ صحیح میں انوار ہم من یقولون الا کذباً لہذا قال القاری نے
 شرح الشفا من المعلوم السیادہ وجود مثلاً بعدہ انتہی و لہذا قال انتہا جی فی الشفا و رد لیل
 لانا اس موسوس اور مبتدع کا ادعا می مثلثیت پر اثر یعنی قول حضرت ابن عباس ان اللہ
 خلق سبع ارضیں انہ کو مقدوح اور محدوش ہر بجوابات شری و بلو جوابات لا تعدو لاجتہاد
 علما کفادین حدیث نے نسبت انہ کے اسناد صحیح ارفہ مکیا ہر لیکر اس میں مثلثیت
 کو اسناد صحیح سے خرسند ہونا چاہیے اور مفید مطلب خود تصور کرنا چاہیے کیونکہ

م
 فہم
 و دعوا
 لہ

صحت اسناد سے یہ لازم نہیں آتا کہ متن بھی لاؤں حدیث کا صحیح اور مقبول ہو جائے کہ اگر
 حدیث معلول بقیح و حرج باعتبار نحو فی شذوذ و غیر ذلک ہو اس حدیث سے متن کو وضعیت
 اور ضعیفیت لاحق ہووے اور یہ اثر ایسی قلیل ہے کہ اسناد صحیح ہو لیکن شاؤ ہی ضعیف
 قسطلانی نے ارشاد الی شریح صحیح البخاری میں بعد نقل کرنے روایتیں جبریر اور
 اور یحییٰ اور بعد نقل کرنے منقولہ صحیح البخاری شاذ و بمرہ لا اعلم لا فی الضعیف علیہ
 کہ تمہر کیا ہے عبارت کہ افضیاء لا یلزم من صحیح الاسناد صحیحہ المتن کما ہو معروف عند
 اہل ہذا الشأن فقد یصح الاسناد و یکون فی المتن شذوذ و اذ علۃ تقدح فی صحۃ متن
 ہذا لا تثبت باحدیث الضعیف و لہذا فی سیرۃ اعلیٰ پس کیونکہ یہ اثر شاذ و مقبول ہو سکے
 کیونکہ حدیث شاذ مروج الا کلام ہوتی ہو اور حکم شاذ کا یہ ہو اگر کوئی راوی ثقہ شاذ
 میں واقع ہوا ہو تو لابد وجوب توقف اور ترک احتیاج کو ہو اور جو راوی مستند و سکتا
 ثقہ نہیں واقع ہو ہو تو وہ روایت قطعاً اور یقیناً متروک العمل اور مردود و غیر مقبول
 ہو پس یہ اثر معلول شذوذ و دو نوع ہیں مغلل یہ نہیں ہو سکتا اور موضح حجت
 کے قائم نہیں ہو سکتا اور بلا قیل قال اثبات حدیث پر دلیل نہیں ہو سکتا کما جارح
 شرح الشرح علی تہذیب الفکر فالراجح یقال لا یحفظ و مقابلاً ہو المروج یقال لا شاذ و
 عرف من ہذا التقریر ان الشاذ ما رواہ المقبول مخالف لما ہوا ولی امنہ و ہذا ہو المعتد
 فی تعریف الشاذ و بحسب الاصطلاح ہو لغۃ المفرد و یہ عرف الشاذ فی وجہ عامہ میں
 اہل کجاء و قال تحلیل علیہ حفاظ الحدیث الشاذ ما لیس لہ الاسناد و لیس شذیذ

بیتہ اند غیر فہما کان عن تغییر تہ متروک لا قبل بہا کان عن تہ التوقف ولا یخرج نتیجی لمحض
 وبعد فرض صحت اثر ہذا تسلیم قول موسیٰ کہ یہ حکم مرفوع ہے اور بعد انعام اس لحاظ و منہیت
 و منعیت و شد و مدت اثر نہ تا ہم قول الجہاس جس سے تفسیر یہیں تمام ہوئی اور یہ قول
 اثبات مدعی کو کافی اور رد فی نہیں ہوتا نیز کہ یہ اثر عایدہ الامر حکم مرفوع داخل
 حکم خبر حاد میں ہونا اور کسی عنوان سے متواتر اور شد ہو نہیں سکتا کہ کچھ باب
 عقائد میں معتد و معتبر ہوتا اور مثلث تنازع فیہا میں کسی قدر مفید ہوتا اور اگر بالضرر و التقدير
 یہ اثر موقوف معلول بھی بطلت ہوتی ہے و حکم بھی مرفوع قرار پاوے جب بھی قائل حجت اور لا

عمل کے نہیں ہو سکتا کیونکہ صورت اور اس حالت میں خبر حاد میں داخل ہوگا اور خبر حاد
 موجب العمل و سوفت میں ہوتی ہو نہ اعتقاد کہ مخالف اور معارض قرآن اور حدیث متواتر
 اور مشہور اور ظاہر کو ہودے پس یہ اثر موقوف ال ہی قائل سے ہو کہ مخالف قرآن و لکن

سبحی کہ اللہ و خاتم النبیین و ہما کہ بملکنا الشاہد لا رحمۃ للعالمین اور حدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا خاتم الانبیاء قال رسول اللہ بعدی و عن ابی ہریرۃ قال

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا خاتم الانبیاء کما قال فی قصص حسن بنیانہ و ترک منہ موضع اجنبیہ فطاعت بہ

النظام یعمیون من حسن بنیانہ الامو مع یکان اللبۃ نکنت اما سددت موضع اللبۃ حتم فی النبی

وہم ببالرسل و نے روایت فاما اللبۃ وانا خاتم النبیین لکذا فی مشکوٰۃ و غیرہ کی ہر شی

اثر احمد و البیہ ہر خبر ازاد سے نہ ہونے میں معمول ہر شامی میں ہو و باعتبار اختلاف احوال

الروایات قلنا شرط العمل بخبر الواحد ان لا یكون مخالفا لفظا ہر قال علیہ السلام کذا لکذا

بشیر بن فاذا روى لكم عنى حديث فاعرضوه على كتاب الله فما وافق فاقبلوه وما خالف

فردوه وانهى وكتبه في التوضيح والتلويح واسبغى من غير هذا قال القارى في مختصر المصنف

في معرفة الموقوف حديث الاثني عشر في كل ارض من ارضيكم يروى عن ابن عباس قال بن

كثير بن عوف لابن جبرير وروى عن ابن جبرير عن ابن عباس ان ابن عباس اخذ من الاسير سبيات و

ذلك واما في المصحح سنده الى معجم فهو مردود على قائمه انتهى وكتبه في المقاصد

والبدنية وغيره او كنهنا قائل كانه حسن شخص في محبت احمد بن محمد بن كلام كيا بروه سب وجود

باطل بن اورنا تمام خود باطل اورنا تمام يروى واول اينكه يكننا قائل كانه بغير نقل كتاب

قول سلف كمال نازيبا وپريجا تاني اينكه علماء محققين اور فضلا رفقين نے اس حديث

موقوف كويت تحقيق كيا خالى معلوليت سے نہ پایا اور صحت من هذا الحديث عفا صفت

اور كنهين اسكى صحت كانا م و نشان در بابت نه هوا چنا سجد اسكى تحقيق پر قول و كنا سنا

صحيح وال اور مخبر اور محول علماء نے بزرگ كمال انحضرت كيا جہاں قوا عدس جابجا و ہین وضع

اور ضعف اور ثناء سے خالى نہ پایا اسيو سطر او نھون نے فرمايا لکنہ شاذ الخ غرضك

نقادین متین نے مقدوح اور مخدوش ہونا قول بن عباس كيا حقه ثابت كيا ہر كيكين كھنے

والون كو انھیں اور انصاف چاہیے ہا اگر دنيا سر اس باد گردن چراغ مقلدان ہرگز نمیزد

سج فرمايا سعدى عليه الرحمہ نے چشم بزدانیش کہ برکنده باد بعیب نماید ہر ش در نظر باد

قطعه شور بخان بارز و خواہند بمقلدان راز وال نعمت و جاہ پگر نہ بند روز چشم

چشمہ آفتاب چو گناہ پارس است خواہی هزار چشم چنان پگر نہ آفتاب سپاہ پارس

عجب اس فعل کی تعجیحات اور مردانگی پر عین کار از تو آید و مردان ہمیں کہند ع
 شاباش کہ کار آسانی کردی اور انصاف و حق پرشون کا بدسی کام پر کہ وقت جواب
 دہ نہیں کہ حکم الغزین یا خد کل حشیش ایسے ایسے جیلے و پیش لاتے ہیں اور دشمن حلیتین
 اور اسلام کو گواتے ہیں لیکن جدھر جلتے ہیں منہ کی کھاتے ہیں کیا کیا جیلے اوٹھتے ہیں
 نوین مفر پاتے اور پھر بھی ہوش میں نہیں آتے سچ ہی جھوٹ کے گنتے پاؤں رخ خوی رہا
 بہانہ بسیار اور طرف تریہ ماجرا کہ مدعی ہدایتے تسک قمل ابن عباس سے تمام اپنے مذ
 کو بائیں کیا اور اساتذہ اپنے یعنی مولوی اسماعیل اور مولوی اسحاق صاحب کہ کلیہ جڑ سے اوٹھا
 پھینکا کیونکہ علما اس قائل کا یہ قاعدہ مقررہ ہوا اور مسلمہ کہ ہونا حدیث کا غیر کتب صحاح
 مانند بہیقی اور کتاب ابن جریر وغیرہ موجب ہے اعتباری اور بے اعتمادی روایت کا ہر
 اور ہونا حدیث کا غیر مرفوع باعث ترک احتجاج کا باب اعمال اور عبادات میں ہی جہد کا کباب غفائد
 میں چنانچہ مولوی اسحاق صاحب نے المسائل میں تحریر کرتے ہیں بعض مرد بچہ از عرس وائل
 می آرند کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال ربیع الثانی زیارت قبور شہداء اصدرفتنہ اند جو انہیں
 ایسکے اول این حدیث از صحاح نیست کہ محل سخن نباشد بلکہ ازان کتب است کہ در ان کتب قد
 ہر قسم صحیح و حسن و جلیب بلکہ موضوع ہم یافتہ میشود کما نقل السیوطی عن ابی جریر علی ان قال
 در کتاب ابن جریر احادیث ہر قسم موجود اند منذ ان نزد محمد بن ابن حدیث متصل الاستاذ ہر قسم
 اس نزد ایشان صحیح نباشد و قتیکہ نقیض صحت ایشان نشد و مقام تہلیل اس جو از متنی و عدم
 آن در ان شاید تھی در کتب اس قائل کا کہ آیت کریمہ وَلَکِنْ یُؤْخَذُ بِالْأَشْیَاءِ وَخَاتَمُ النَّبِیِّینَ

یعنی حکم ختم نبوت صیانت اس عالم موجود طبقہ اول کے متعین و مخصوص ہوا باطل اور مکتوب ہوا اور
آیت شریف مخصوص حکم نبوت اس عالم موجود طبقہ بالا کو جو جبر من الوجہ نہیں ہو سکتی بدو وجہ
جدید کی آنکھ اس شخص سے مندرجہ کو نص قاطع یعنی آیت کریمہ رحیمہ فصلاً ارسلناک
الارضینہ للعالیین مانع ہوا و تخصیص کو کلیتہً رفع و رفع کرتے ہیں یہ عالم میں جمیع
مخلوقات مع سایر طبقات ارض داخل ہو تو حکم آیت و ما ارسلناک الارضینہ للعالیین نبوت
انتخاب اور خاتمیت رسالت مآب تخصیص طبقہ اول کیونکہ ہوسکے متفکر جدا فائدہ علیک دفع ہونیکہ
خاتمیت نبوت آنحضرت اگر تخصیص طبقہ اول ہو و سب اور دیگر طبقات زمین سے متعلق نہ ہو و
تو لازماً حکام الطباقی ارضین باقیہ کہ طبقہ اول سے جاتے رہیں اور منقطع ہو جائیں یعنی
حکم سبع و تشرع زمین حکم منجی و حکم نایہ و غیر ذلک طبقہ اول کے ساتھ منحصراً و زمین و طبقہ اول
اور الثانی اور رابع و غیرہ سے رفع اور تاویل و تاویل ہذا خلاف الاحادیث و اقوال اہل اجماع ہے
نورانی کے شرح مسلم میں تحت حدیث من اخذ شبراً من الارض بغیر حقہ طوقہ اللہ فی سبع ارضین
یوم القیمۃ کے تحت کہ آیا ہر قال العلماء ہذا تصریح بان الارضین سبع طبقات و ہر موافق لقول
اللہ تعالیٰ سبع سموات و من الارض مثلاً من و اما تاویل المأملت علی الہیئۃ و شکل فخلوف الظاہر
و کذا قول من قال المراد بالحدیث سبع ارضین سبع اقالیم لان الارضین سبع طباق و ہذا تاویل
باطل بلکہ العلماء بانہ لو کان کمالک المطوق الظالم شبر من ہذا الاقلیم شیئاً من اقلیم آخر بخلاف
طباقی الارض فانما اربعۃ لہذا التفسیر فی الماکت من ملک شیئاً من ہذا الارض ملک و ماتحۃ من
الطباقی لستہ و فی جمیع البحار طوقہ اللہ من سبع ارضین ہو تصریح بان الارضین سبع ہاں

علیہ ومن الارض مثلهن من تاویل الماتلہ فی المیتہ خلاف الظاہر وکذا سبغہ قالیم والام لیطوق
 الظالم بشیر من ہذا الا قالیم شینا من قلم آخر بخلاف طباق الارض فانہا تابعہ لہا الشیر الملک
 بعینہ حدیث کلفہ اللہ ان یخص حقہ بملح آخر سبع الفین اتحقق لیس ان ہر دو جواب صواب
 سے واضح والایح ہوا کہ حکم ختم موت آنجناب خاص طبقہ پہلے کے ساتھ نہیں بلکہ سائر طباق زمین کو
 قائل فی الاشکال بنہامہ من ادعی فعلیہ بیانہ وعلینا زودہ وابطلانہ اور کہ نامدعی کا کہ خبر جاد سے
 تخصیص آیت جائز ہو گیا ہوا المتعسر فی الاصول قول یہ دعی مدعی سیر سرہٹ دھرمی ہر دو خبر
 احادیث تخصیص آیت ناجائز اور ممنوع ہو اگر تخصیص عموم آیت بجز احادیث عند بعض العلماء جائز
 ہو وہ عمل دیگر ہر دو یہ موضع اور ہر دو معنی تخصیص عموم آیت بجز احادیث اور جن پر ہو کہ جہان آیت
 حدیث احادیث باہم معارض ہوں اور صورت تنازع فیہا میں آیت اور خبر احادیث میں تعارض ہو
 فافترقا بلکہ اصول میں خلاف بالنقل انحصار موجود ہو کیونکہ ظہر من الشمس دابین من الامس ہو کہ خبر جاد
 مفید للظن ہو اور آیت مفید للیقین ہو اور بدیہ ہو کہ یقین یظن کو کیونکہ ارضافہ کیا جاد سے ہوا
 کہ ظنی مضمحل قطع و یقینی نہیں ہو جاتا ہو قلیلی ظنی کو قیام ہو عند القطع ہو سکا تو اس سے تخصیص
 کرنا آیت کو تو کیا ٹھکانا کہا قال سعد التصانعی فی شرح عقائد الشیعہ یعنی ان سحر الواحد علی تقدیر
 استمارہ علی جمیع الشرایہ المذكورۃ فی اصول الفقہ لا یفید الا الظن لا عبرۃ بالظن فی باب عقائد
 خصوصاً اذا اشتمل علی اختلاف روایہ وکان القول بوجوبہ مما یقضی الی مخالفتہ ظاہر الکتاب
 فلا یعمل بحمل الواحد فی معارضۃ ضرورۃ ان الظنی یضمح بالقطع فلا ینسخ الکتاب ولا یراد علیہ النص
 لانه بمنزلہ النسخ ہذا فی التوضیح والتلویح علاوہ ازین مجہاد مدعی کا کہ ہم سے تخصیص آیت

نبوت سرور عالم کی طبقہ اول کمال سفاقت اور ایزد نادانی ہرگز و کما کثرت سے صرف
 من و متحقق ہوتی ہر نہ تشبیہ جمیع امور خاتمیت اور صفات حسدیت اور نسخ اور انانیت
 سابقہ و ارسال صلح الی کافۃ الناس علی کمال کاف تشبیہ کا یہی مقدار ہر کہ تشبیہ من و جد ہو
 والا نہ مشبہ اور مشبہ بہ میں تلبیس لازم آوے وہو غیر مطلق تشبیہ اور کاف کہ تمیز کم مشعر تشبیہ
 ہر نہ مخصوص است و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین کا علیہ من تحقیق تشبیہ من قابل
 حاصل کلام و محمول المزام کا یہ ہر کہ چنانچہ تم النبیین مثل انحضرت کے جمیع صفات میں بلکہ
 ایک بھی غیر ممکن ہر اور نہیں ہو سکتا اور قول ابن عباسؓ چند وجوہ ضروریہ اور مخدوش ہر
 قابل حجت اور تمسک کے نہیں ہر اور مشلیت متنازعہ فیہا ثابت و تحقق ہو جاوے تو من حلتا
 رہوے کیونکہ ہم اپنے متین اس خالت میں کون سے نبی کی امت قرار دیں اور کس نبی کے
 واسطے نزول قرآن اور معراج ثابت کریں لہذا قال علامۃ محمد بن ابی الدین شہ بابن ابی شیبہؒ

بند المختار حاشیہ و المختار تنبیہ قدینا عن الشافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ ان صحابہ صلعم

یخلفہ فیہ الامام بعدہ ای بنا علی انہ صلعم کان یحقق الامامۃ و عند الرسالۃ و لا رسول بعدہ

ای لا یوصف بعد احد لہذا الوصف انحر او اگر یہ مدعی موبسوس اور مبتدع بعد ایسے بلکہ تمیز

کی بھی حکم اور ہٹ دھرمی اختیار کریں اور کجروی اور روگردانی صراط مستقیم سے کرے تو

اسکا اللہ حافظ ہر النیاء باللہ قال اللہ تعالیٰ من کثاق الرسول من بعد ما تبیین اللہ

و یستع غیر سائر المؤمنین نولہ یا نولی و نصبا حیم و سائر مقیر فقط انجاء و کتبیہ فقیر

محمد کریم الله

جواب مجیب منصفیک خدایش انوارت محمد صلی الله علیه وآله وسلم که درین اول امتش بهت هنرات
خودش ساخته است جزای این حمایت کرامت فرماید راست و بجاست حتی که وجه دهم هم
که به تنزیل بخش است قاصد غموم کریمه خاتم النبیین میشود و علاوہ الملاق و حقیقت
خاتمیت چنانکه اهل هر آسمان عالی از اهل آسمان اسافل افضل اند اهل این دین از میان ترین
افضل خواهند بود عوام از عوام و انبیا از انبیا و خاتم از خاتمان و سائر لائل افضلیت
حضرت سرور کائنات همه بر طلاق و شمول عام محمول اند چون این الله احد کف آدم و نوح

و آل ابراهیم و آل عمران علی العالمین که بعد تخصیص اجماع غیر انبیا را آدم و نوح و انبیا
آل ابراهیم و آل عمران بر جمله عالمها علوی و سفلی برگزیده شدند و چون با جماع است حضرت
خاتم الرسل از همه ایشان افضل اند و افضل از افضل حضرت ایشان از جمله عالمها
علوی و سفلی افضل شدند و چون ما از سنانک الارحمة للعالمین امام رازی فرموده که چون
رحمت برای عالمین است لازم آمد که بزرگتر ایشان باشد و چون حدیث ترمذی و دارقطنی

که انا اکرم الاولین الاخرین علی الله و لا نخر و چون قولی ابن عباس رضی الله عنه ان
نفضل محمد صلی الله علیه وآله وسلم علی الانبیا و علی اهل السمار و اهل الارض الی
غیر ذلک من المومات الشاملة و البراهین الباهرة محذره ابو جعفر محمد المصنف بحمد آباء المذ

مطبع محمد
مسح الزمان

محمد زمان

برادر مولوی محمد زمان

دیگر با جمع علیه العلماء و هو الحق بالاتباع و من خالفهم فقد خالف الشریعة

التي هي واجب الاتباع خادوم العلماء وفقير

عبد العالی

الجواب بتوفيق التواب

جاننا چاہیے کہ تمام کلام مجید میں کہیں نہ کو زمین کہ زمین بھی سات ہیں بجز اس آیت

سورة طلاق میں اللہ الذی خلق سبع سموات ومن الارض مثلہن

یتنزل الامر بدینہن لنعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر وان اللہ قد احاط

بکل شیء علما ۵ اور اس آیت کی تفسیر میں بھی مفسرین کے بہت اقوال ہیں بعض

قائل ہیں کہ زمین ایک ہی اور مائت فقط شکل کریت میں ہی جیسا کہ تفسیر کبیر میں ہے ومن الارض

مثلہن فی کونہا سبعة اقوالیم علی سبع سموات وسبع کواکب فیما وہی السیارة فان لكل واحد

من الکواکب خواص تفسیر آیات السد تکالیم خواص فی کل اقلیم من اقالیم الارض فی سبعة ہذا

الاعتبار اور تفسیر مدارک میں ہے وقیل الارض واحد لان الاقالیم سبعة یتنزل الامر من

ای بھری امر اللہ حکمہ میں ملکہ غنہ نہیں اور فتح الباری میں ہے وحکی ابن التین عن بعضہم

ان الارض واحد اور روح البیان میں ہے وحکی الکلبی عن ابی صالح عن ابن عباس انہا سبع

ارضین متفرقة بالبحار یعنی الحایل بین کل ارض وارض بحار لا یکون قلعہ ما ولا الوصول الی الارض

الاخری ولا تحصل الدعوة الیہم تظن الجمع لسماء اور یہ روایت ابن عباس ضحیٰ معارض ہے

اوس روایت کی جو مستند اور استدلال ہے اور بعض اسکے قائل ہیں کہ زمین کے اگرچہ سات طبقے

ہیں لیکن سب متصل اور منجاوز ہیں چنانچہ تفسیر کبیر میں ہے وقال الکلبی خلق سبع سموات بعضها

موتن بعض مثل القبة ومن الارض مثاہن فی کونہا طبقات لاصفات کما ہو المشہور ان الارض

۷۵
میں
الارض
الارض
سبع
اور

ثالث طبقات ارضیہ و سطحی طبقہ طینیہ و ہیئہ مختلفہ و طبقہ منکشفہ بعضہا فی الارض
وہی المعبود و رفع الباری عنہم ہی قلت لعل القول بالاجزاء و درجہ حاشیہ جلالین میں ہی
قال الفساک انہا سبع ارضیں لیکن مطبقہ بعضہا علی بعض من غیر متفرق بخلاف
السموات و قالہ القمر علیہ اور یہ دونوں قول موافق ہیں قوا غریبہ کے اور اس کے
اختیار کیا ہی متکلمین نے اور شاید کہ ان قول میں کہ کلام اللہ باجاء سوا سے کر فرمایا
مقامات پر خلق السموات والارض کیونکہ لایا سموات کو بصیغہ جمع اور ارض کو بصیغہ واحد
اور فرمایا تبارک فی السموات والارض و بعض اسکے قائل ہیں کہ اگر سمان تھائی نسبت اسما
فوقانی کے ارض ہی اور وہ اسکے نسبت سماء و اسماء علی فقط آسمان ہوگا اور نہ زمین
ہم ہیں فقط ارض اور باقی آسمان اور زمین دونوں کے باعتبار جن تفسیلین جیسا کہ حمل شمس
جلالین میں ہی و قال بعض العلماء السمار فی اللغة عبارة عما علاک فالاولی بالنسبۃ
السماء الثانیۃ ارض و کلت السمار الثانیۃ بالنسبۃ الی الثانیۃ ارض و کلت البقیۃ بالنسبۃ الی الثانیۃ سماء بالنسبۃ
الی قوتہ ارض علی انہما السموات السبع و ہذا الارض الیحد سبع سموات ارضیں انہی باجماع تھریست سے مستفاد ہوا
کہ اول نوچو ضرور نہیں کہ ان اقوال معتبر سے جن میں حضرت ابن عباس بھی شریک ہیں عدول
کریں اور روایت مستند بہای مستدل کو اختیار کریں اور اگر ان سب اقوال کو ترک کر کے
دو ہی روایت میں عباس پر جسکو زید نے ذکر کیا ہی جو جم جادین تو بھی اوس روایت سے
مستفاد زید ثابت نہیں ہوتا کیونکہ ثبوت مقصود زید موقوف ہی زمین امر پر ایک یہ کہ روایت
مستدل بہا صحیح ہو و دوسرے یہ کہ اوس روایت سے مضمون مستدل مستفاد ہو و تیسرے یہ کہ

تخصیصاً یہ عام کی قول صحابی سے جائز ہو جائے لکن انہیں ابواب اہل اور محدثین میں
لیکن ابواب چند وجوہ تصریح و جدول یہ ہو کہ استدلال جو کہتا ہے کہ اخرج کیا اس حدیث
کو ابن جریر نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور حاکم نے مستدرک میں اور صحیح کہا اور ابن
حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح صحیح بخاری میں اور جلال الدین سیوطی نے درمنثور میں اور تفسیر
منظہری اور روض البیان اور کمالین حاشیہ جلالین میں بھی مذکور ہے فقط جواب یہ ہو کہ اگرچہ
روایت کیا ابن جریر نے اس حدیث کو اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور حاکم نے مستدرک
میں اور صحیح کہا لیکن صحیح کہا اس کو حاکم نے لحاظ صحت اسناد کے اور اسباب ضعف حدیث
فقط ضعف اسناد میں منہجین تاکہ صحت اسناد سے صحت حدیث ہو جاوے
بلکہ اسباب ضعف حدیث کے بہت ہیں جیسے ضعف رواۃ القطع جہالت شدوذ
اختطاب علامہ غامضہ غرابت چنانچہ رسالہ اصول حدیث میں ہے الضعیف ہو المسموع
مجموع فیہ شروط الصحیح و احسن مقادیر دربانہ فی الضعیف بحسب بعدہ من شروط الصحة
و احسن اور رسالہ شیخ عبدالحق دہلوی میں ہے ما فقد فیہ شرط المعیترۃ فی الصحیح کما او
فہو الضعیف قوصراً و استدلال کی منہج کہنے سے اگر صحت اسناد ہی تو اس کی صحت سے صحت حدیث
لازم نہیں کی کیا ہو مدعی الاستدلال و اگر مراد صحت حدیث من جمیع الوجوہ ہی تو باطل امر منہج
کلام حاکم اور دیگر محدثین ہے کہ خود حاکم نے مستدرک میں لکھا ہے صحیح الاسناد اور یہیں
کہا صحیح حدیث کہ آگے آویگا معہذا تصحیح حاکم نزدیک اہل حدیث کے پایہ اعتبار میں نہیں ہے
کما فی البیان لکن اتم المحدثین و لہذا ذہبی گفتمہ است کہ علانیہ بہت کسی را کہ تصحیح حاکم غرضہ

نامزد کی تحقیقات و تعقیبات قرآنہ میں دیکھنے سے ظاہر ہے کہ اس کا وراثت سب سے پہلے ہی ہو چکی ہے
 شرط صحت نیست بلکہ بعض اوقات اس کا وراثت موضوعہ نیز مست ہے کہ تمام نسبتیں اس کے ساتھ
 اور وہی ہے دوسرے مقامات میں کہ اس کی وراثت ربع از کتاب حاکم و احادیث و سنن کی بلکہ بعض
 موضوعات نیز مست ہیں چنانچہ مندرجہ بالا کتاب کہ مشہور و مختص فیہی مست خبر دار کردہ ام
 اشہی بلکہ ابو سعید الدینی نے اگرچہ مبالغہ کیا ہے لیکن یہ کہ اس کی تمام کتاب حاکم میں کوئی حد
 بھی بخاری مسلم کی شرط پر نہیں ہے یہی سبقتی صاحب الایمان تو انھوں نے بعد اس حد
 کے خود لکھا ہے لکن شاذ بالمرۃ اور کہا صاحب روح البیان نے اس کے بعد ہی لایہ الیٰ یزعم من
 الاسناد صحیحہ المتن فقد یكون فیہ مع صحیحہ اسنادہ یا مع صحیحہ موضوعہ اور کہا علیٰ قسطلانی
 بعد نقل اس حدیث کے قال البیہقی اسنادہ صحیح الا ان شاذ بالمرۃ لا اعلم لابی النعمان علیہ السلام
 فلسیہ لای یزعم من صحیحہ الاسناد صحیحہ المتن کہا ہو معروف عند اہل ہذا النشان فقہ صحیح
 الاسناد و یكون فی المتن شذوذ و ذلک تقدح فی صحیحہ و مثل ہذا لا یتثبت بالحديث الضعیف
 قال فی البدایہ و نہ المجلد ان صحیح نقلہ علی ان ابن عباس اخذہ من الاسر اسیلیات انتہی بلکہ
 ضعیف اس روایت کا اس وجہ کہ یوسفیہ کا ذکر کیا اوسکو ملا علی قاری اور سخاوی نے موضوعات
 میں کہا ملا علی قاری نے رسالہ موضوعات میں حدیث الارضون سبع و فی کل ارض شجر کبیکم
 یہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ابن کثیر بعد غزوہ البین جریرو ہو محمول ان صحیح نقلہ
 عن ابن عباس انہ اخذہ من الاسر اسیلیات ذلک امثالہ اذ الم یصح سندہ الیٰ معصوم و مردود علی
 قاری اور کہ اس کا وراثت ہر مقام صد حسنہ میں حدیث الارضون سبع فی کل ارض من الخلق مثل ما

الاسماء والصفات من طريق ابي الضحی عن ابن عباس في قوله ومن الارض مثلهن قال سبع
ارضين في كل ركن من ركنيكم وادم کا دم و نوح کنوح و ابراهیم کا ابراهیم و عیسی کا عیسی
البیہقی سند صحیح لکنہ شاذ بمرۃ لا اعلم لابی الضحی علیہ تالیفاً تخی اور آگے غیبی و تضعیف
حدیث کی عبارت در مشور اور کلام دیال الدین سیوطی پر ہے و یہی فائز نظر اور لیکر قاضی شافعی
بانی تہی اور صاحب روح البیان تو انہوں نے لکھا ہے و قال فیہ انسان العیون قد جار
عن ابن عباس رضی اللہ عنہما فی قوله ومن الارض مثلهن قال سبع ارضین فی کل رکن من رکنیکم
و ادم کا دم و نوح کنوح و ابراهیم کا ابراهیم و عیسی کا عیسی کہ روایہ اسکا کم فی المستدرک و قال صحیح
و قال البیہقی سند صحیح لکنہ شاذ بالمرۃ ای لانه لا یلزم من صحۃ الاسناد صحۃ المتن فقد بکین فیہ
مع صحۃ اسنادہ مانع صحۃ نہ ضعیف اور لیکر منہا جب کمالین تو وہ لکھتے ہیں یدال علیہ ما
آخر جہ بن جریر و اسکا کم و شاذ و البیہقی من طریق ابي الضحی عن ابن عباس فی قوله ومن الارض
مثلهن قال سبع ارضین فی کل رکن من رکنیکم و ادم کا دم و نوح کنوح و ابراهیم کا ابراهیم و عیسی کا
عیسی قال البیہقی سند صحیح و لکنہ شاذ لا اعلم لابی الضحی علیہ تالیفاً قال ابن کثیر بعد غزوہ لا
جریر ہو محمول ان صحیح علیہ عن ابن عباس انہ اخذہ من الاسرائیلیات و ذاک و امثالہ اذا لم
یصح سندہ الی معصوم فہو مردود علی من قالہ تخی تو اب دیکھنا چاہیے کہ حضرت مستدل نے
واسطے و سوکا ویسے عوام کے فقط نام کتابوں کے طوفان بے تمیزی میں پورے کر دیے
اور عبارتیں ان کتابوں کی نہ کہیں تا حقیقت کھل جاتی حاصل کلام ماسبق سے واضح و محقق
ہوا کہ سلف و خلف تمام علما اس حدیث کی تضعیف کرتے آئے ہیں اور کوئی اسکی صحت کا قائل

ہیں ہوا اور تفسیر میں دیکھی اس سبب یہ کہ یہ حدیث شاذ ہے اور حدیث صحیح اور حسن میں چاہیے
 اشد ذوق سے سیر اور منظر ہو شاید زید سندل نے صحیح اور حسن حدیث کے تعریف تک بھی

نہیں پہچانی جب تو بموجب بدروغ گویم بڑی تو قابل ہو اس بات کا کہ جس شخص نے صحت

اس حدیث میں کلام کیا پورہ سبب جوہ باطل اور نامہ میں صحیح کی تشریف یہ ہو کہ اوس میں بشرائط
 سچ کے بدرجہ کمال مع شہی زائد پائی جاتی ہوں اور حسن کی تعریف یہ ہو گیا کہ کہا ترمذی نے

حسن بالیس نے اسناد میں تہم دلیس بخا ذروی من غیر وجہ اور ظاہر ہو کہ یہ حدیث شاذ ہے اور

فقط طریق ابی الفی سے مروی ہے اور حسن نہ ہوئی اور حسب حسن نہیں ہوئی تو صحیح بدرجہ اولیٰ نہ ہوگی

بجعیف ہو جاوے گی جیسا کہ کہا غسانی نے النافور سبع طبقات ثلاث مقبولہ و ثلاث منکرہ

والہما بجمع مختلف فیہما ذین من المتر و کین غلب علیہ الوهم والغلط ومن السابعة قوم معجولون

الشرور و ابات لم یبالعوا علیہما فقبلہم قوم و وقفہم اخرون بہر حال ضعیف ہونا اس حدیث

باعتدلت مذوذ اظہر من الشمس ہے قصرت کج وجہ دوم یہ ہو کہ اگرچہ رجال اسناد ابن جریر

کی چندان تھی نہیں ہیں اس واسطے کہ عمرو بن مروہ بعض علماء کے کلام کیا ہے لیکن چونکہ وہ

مستدل پر ال نہیں دیکھ سکتے اس واسطے زیادہ تطویل و سمین نہیں کی جاتی باقی رہے رجال اسناد

حاکم اور بقی تو ان دونوں کی اسناد میں عطاء بن السائب راوی ہے موجود ہے جس کو ابن حجر

نے تقریب میں لکھا صدوق اختلط اور عدم فتح الباری میں کہا الا انہ اختلط فضعفہ سبب
 ذلک اور وہی نے کاشف میں کہا علی بن سائر حفظہ بالآخرہ کو فتح القدیر میں ہے کہا بھی ابن
 معین نے لایحیج مجدیث یعنی حدیث اسکی قابل احتجاج نہیں اور کہا باروی البخاری عنہ

ان متا ایسی مقام و احصاء ابی بشر و لم یخرج منه مسلم اور کہا خدا تم نے باب الکتوف میں مسند
سے لے کر عابد سبب عطار بن السائب یعنی زمین اخرج کیا اور سکا بخاری مسلم نے بوجہ
بن ابی اسیر اور التشریح سے ثابت ہوا کہ قول حاکم اور بیہقی کا اسناد صحیح بھی یا غلط
اور لاؤں استناد نہیں اور اگر کسی محدث کے قول سے تعذیل عطار کی ثابت ہو تو
مقبول نہ ہوگی اس واسطے کہ تخرج ثابت ہو جائے ایک شخص کے قول سے اور پھر مقدم
تعذیل یہ چنانچہ منشی الاصول ابن حایب میں تحریر ہے الا اکثر علی ان البحر والتعذیل
یا لواء البحر مقدم علی التعذیل تخرج وجہ سوم یہ کہ ابن عباس سے مخالفت اس روایت کی
دوسری روایت یہ ہے جو میں میں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اور طبقات زمین پر آدمی نہیں ہیں
جیسے کہ ان کے اسناد اور صاحب کشف اور صاحب جمل مختصہ بخلاف نقل کنز عن ابن
عباس سے منشی انہما الذی فتح بن الارزق سبیلہ تل تحت الارض خاف قال نعم فما الخاف
اما لانه ان الخاف لا وروی علی بنہ یحضر دعوة الاسلام بابل الارض الخیادون من عبد اہم و حنا
شرح البیان کے کفار و علی بن اہی و علی بن اہم اصیروں فی کل ارض بھان من خلق
مختص دعوة الاسلام بابل الارض الخیادون من عبد اہم و ان کان بہم من تغفل من خلق اور
بہم دعوة اسلام مختص ہوئی اس میں اولین سے نو اور زمینوں پر انبیاء کا وجود نہ ہوا کہ
جناح سلامت تاسیج علیہ السلام اور بھی گزری روایت بلخی عن ابن عباس انہما
الدعوة الیہ قال فی الاخوانت النادرة فاذا لم تصل الدعوة الیہم لم تکن ثمہ انبیاء و فضلا
عن ابن ابی عمیر اور علی بن اہم و سلم اور فریاض شیخ عبد الکریم جلیانی نے انسان کا ملین

یہاں تک کہ اس کی پہچان ہو جائے کہ اگر مراد حاکمیت رتبہ ہوتی تو کبھی یہ نہ کہتے و

ایراہیم کہ کابراہیم و عیسیٰ علیہ السلام کا وہم تکلیف ہونے لگتا ہے کہ وہ جل منزلتہ منزلتہ ابراہیم
و کابراہیم منزلتہ عیسیٰ علیہ السلام کی طرح ہے جس سے مراد اس روایت سے ناہی ہے

ہیں تو ہم جانتے ہیں کہ اپنی منرب کی طرف سے دعوت کرتے ہیں کہ ہا علامہ غلامی نے دعویٰ کیا

تو یہ سب کمال ان کیوں یعنی تم میں یقینی نہیں بہت و الا سارا وہم و کلال اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

اللہ وی کل انہم باسم النبی الذی یبلغ عنہ اور کہہ جلال اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

بسم اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

اور کہہ صاحب البیان خیر کون لنبی علیہ السلام رسول من انجمن کما سمعہ لعل اللہ

تقصیر کہ جب سوم کہ مراد اس ضمن سے عالم مثال ہے جس کے صوفیہ قائل ہیں اور ایک عالم وسط

ہر دو میان میں عالم غیب اور عالم شہادت کے اور حقیقی اشیاء عالم شہادت میں ہیں

مثالیہ وہاں موجود ہیں جیسا کہ فرمایا شیخ اکبر نے فتوحات مکیہ میں و خلق اللہ من جملة عالم علی

مصورنا اذا البصر العارف یشاہد نفسه فیہا وقد اشار الی مثل کلک عبد اللہ بن علی

فی حدیث ہذہ الکعبۃ و انہا میت و احسن اربعۃ عشر بنیاد ان فی کل من السبع الارضین خلقا

حتی ان فیہم ابن عباس مثلی و صدقت ہذہ الروایۃ عندہم الکشف اتھی اور دلالت کرتا ہے کہ

وہ جو فعل کیا امام غزالی رحمہ نے احیاء علوم الدین میں قال ابن عباس رضی اللہ عنہما فی قولہ غرض

اللہ الذی خلق سبع سموات و من الارض شامس تینزل الامم منہن لو کر تفسیر و ترجمہ ہونی

لفظ آخر علامہ کہ کافر اور کہہ جلال اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

ابن القریس ابن جریر میں طریق مجاہد بن ابی عباس فی قولہ ومن الارض ما ہن ال کو حدیثکم

تفسیر یا الکفرتم وکفرتم تکذیبکم نہاد و خطاب لکفرتم سے منہ پھریا اور تا بعین کی ہی ہو تو

معلوم ہوا کہ یہ جو تفسیر کی ہے مخالف سائر صیغہ اور تا بعین کی ہی اور سب اس کا ارتکاب کرتے ہیں

تیسرے طرح وچہ چارم یہ بھی کہا ہے کہ در طبقات زمین میں پچیس سو برس سے انبیاء ہوں کہ جہان نام خیز

انبیاء کے مشارک ہو اور ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی انہما عم و بان غیر

ہوں لیکن ہمارے حضرت رتبہ اور منزلت ان سے زیادہ رکھتے ہوں اور دلیل قطعی اس پر مذہب

ہی ہے کہ لایا سیوطی در ثورین وخرج عثمان ابن سعید الدارمی فی الرد علی الکھنہ عن ابن جبرعلی علی

عنہما قال سید السموات السماواتی فیہا العرش وسید الارضین النبی محمد علیہا التحی اور یہ روایت

داخل ہو مسئلہ پر اور درست ہو جاتی ہیں اس تفسیر پر عموماً بات وارد ہے یہ ان اکرم الانبیاء والافخر

وخصالت علی الانبیاء تو واجب ہو چکا ہے اور اویسی اس آیت کی خود عبد اللہ بن عباس ہیں تو معلوم ہوا

کہ آیت سے مراد حدیث سابقین مشارکت آدمی ہو کہ امر نہ مساواة فی المرتبہ اور اس تفسیر پر ختم ہوتا

بھی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت ہو سکتا ہے اور اس سے کہ نبی کنبیہم سے مراد معیت

اورانی نہیں ہے تو جانتے ہیں کہ وہ جو نبی حضرت کے ہم نام ہیں پختہ ہوں زمانہ جناب کے انبیاء

ہو رہے ہیں سب انبیاء کے خاتم ہوں اور لیکن وجہ خاص تو تفسیر اس کی ہے جو کہ مسئلہ پر مذکور

کیا اس حدیث کو ابن جریر ورمیقی اور حاکم اور ابن حجر وجلال الدین سیوطی اور صاحب تفسیر

منظہری اور روح البیاء اور کمالین نے تو جانا چاہیے کہ ان سب انبیاء ہوں اور حدیث کو

اور کسی محدث و مفسر نے اسکو واسطے اثبات فیلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان نہیں
کیا تو اگر اثبات غیر ان کی دانست میں اس سے ہو سکتا البتہ کوئی ان علماء بہترین سے اسکو
ساتھ استدلال کرتا لیکن اثرانث تو مستعمل جو بیان کرتا ہو کہ یہ حدیث اگرچہ موقوف
ہو لیکن حکام فروع ہو اور عموم آیہ کریمہ وَلَٰكِنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ کے

مختص ہو یعنی حکم ختم نبوت ساتھ اس عالم موجود طبقہ زمین و آسمان کے مفید اور مختص ہو اور
خبر آخرت سے تہیض آئے جائز ہو کہا ہو المقر فی الاصول تو محض ان فقہاء اصول پر اور یہ دلیل کہ
اس واسطے کہ اسی پیش کے حکام فروع ہونے پر کوئی دلیل نہیں اور قول علامہ قسطلانی اور علامہ
قاری اور خواجہ ابوصاحب ہدایہ اور کمالین اعلیٰ اخذ من الاسرئلیات اور قول ابن کثیر و

ذکر مثلاً ذالم یصح سندہ الی معصوم فهو مردود علی قائلہ صریح منافی ہوا اسکے اور خبر آخرت
تخصیص آئے کہ کسی علماء اصول نے جائز نہیں کہہئے یہ نے سمجھی اور نافتمی مسئلہ کی ہو
بلکہ علماء اصول یہ سمجھتے ہیں کہ اگر تخصیص آیت عام کے پہلے مرتبہ کسی قطعی سے مثل
متواتر یا آیت آخری سے ہو جائے تو بعد اس کے پھر دوبارہ تخصیص خبر واحد اور قیاس جائز
اور اس مقام میں کوئی قطع یعنی خبر متواتر یا آیت اسکی تخصیص کی نہیں جاتی اس واسطے کہ حنفیہ کے
نزدیک عام قطعی ہو اور تخصیص اسکی کہ حقیقت نسخ ہو خبر واحد اور قیاس سے کہ وہ تو ظنی ہیں

کیونکہ جائز ہوگی جیسا کہ توضیح میں لکھا ہو و عندنا قیاسی العام قطعی فلا یجوز تخصیصہ بواحد
منہما ای خبر الواحد والقیاس بالمخصیص لقیلے اور منارین مروانہ ای العام یوجب الحکم فیما تاملہ
اور دائرہ اسکی شرح میں ہر دلائل مطلق لا تخصیص از خبر الواحد ولا بالقیاس اور شافعیہ اگرچہ

قابل ہیں اس امر کے کہ تخصیص عام کی ابتدا خبر واحد سے جائز نہ ہو لیکن یہ مفید مدعا مستدل
 نہیں ہو سکتا اس واسطے کہ مراد او کی خبر واحد سے خبر مرفوعہ ہی کیونکہ لو کے نزدیک قول صحابی
 کافی نفسہ حجت نہیں نہ جب کہ آیت عام کے مقابل ہو برابر ہو کہ وہ قول صحابی کا مدرک بالقبول

ہو یا نہ ہو جیسا کہ ناخن فیہ بین ہی چنانچہ تلویح میں لکھا ہے بحت مطلق اور مقید میں ہذا لا یقوم

علی النجم لانه لا یجبل قول الصحابة حجة فی الفروع فضلا عن الاصول اور توضیح میں ہی تقلید الصحابة

فمنع الشافعی لا یجبل لانه لا یرفعہ لا یجبل علی اسماع اور مختصر ابن حابط میں جو بالکل ہی موقوف

ہی لانزع فی ان مذہب الصحابی لیس بحجة علی صحابی آخر اتفاقا والمختار ولا علی غیرہم

اور شرح عضدای میں جو شافعی ہی تحریر ہے لانزع فی ان مذہب الصحابة لیس بحجة علی صحابة

آخر ایا علی غیر الصحابة فقد اختلف فیہ والمختار انه لیس بحجة اور سیواسطے علامہ

اور ابن حجر اور سیوطی اگرچہ شافعی ہیں لیکن انہوں نے تخصیص اس آیت عام کی

لیکن رسول اللہ و خاتم النبیین اس روایت سے نہیں کی فقط آپس تقاریر پر مبنی ہوا

ظاہر ہوا کہ زید مستدل جو ختم نبوت حضرت کا خاص اس طبقے سے منسوب کرتا ہے اور حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے مماثل تھے میں اور انبیاء کو نکالتا ہے بالکل گمراہ اور خاطی اور نادان ہر

کوئی محافل انکا قائل جناب سالت بآپ کے وقت سے آج تک نہیں ہوا خدا تعالیٰ اس جواب

کو مقبول کرے اور بوسیلہ اسکے ہمارے تقرب اپنے رسول کا دنیا و آخرت میں نصیب فرماو

اور حسب مسئلہ ان کو گمراہی اور ضلال سے محفوظ رکھے آمین یا رب العالمین حررہ

العبد القاصر الفقیر الی رحمۃ اللہ المذنب المذنب المذنب فی علوم الادیان وحید الزمان

۲۰ شافعی

صانه الله عن مكانه الاوان

محمد وحید

ابو به ثلاثه متكررة بالامطابق اعتقاد معتقدين اهل سنت و جماعت و عقيدة معتجدة و فاسد

محمد
نور حسين

زيد موجب جهالت و الله اعلم بما دهم عن اهل البيت

المحمد
عنايت

الاجوبة المستورة بجهة لا يثبت الا بالكل

بلا شبهة ان كتب تفسيره شتات است میشود که مثل شخصت استی الله علیه و آله و سلم

بنی در طبقات باقیه از من نیست و عقیده زیدیه است عقاید اهل سنت است و جواب مولوی

محمد
حسن

وحید الزمان و غیره موافق عقاید اخبار علی و اهل بیت است

المحمد
میرزا محمد

الحجیب معصیب

انچه که مولوی وحید الزمان صاحب بیگ سقریه از تشیید مذووفی اعتقاد اهل سنت

و جماعت است و مطابق احادیث نبوی جزاها بعد عن جمیع المومنین خیر التمسک

محمد عبد الحکیم

الحجیب معصیب محمد حسن الدین

فتوا اسک و سخطی جناب مولوی حافظ قاری عبد الرحمن صاحب

پانی پی شاگرد رشید برگزیده آفاق مولانا محمد اسحاق صاحب

الحمد لله رب العالمین والصلاة والسلام علی خاتم النبیین اما بعد

برابر بابت دانت منتهی مباد که انچه زید تبسک اشرا بن عباس فی کل ذن آدم کا دهم ان الله

قال منعت خاتم شده و از احکام مرفوع گفته و اثرند کور را مخصوص نص قرآنی و اجماعی

شده قطع از آنکه دعواش خود کذب قولش گردیده که ترکیب این اصناف برای جهرست

و ختم بکینه غایه مسافه و تمامی سلسله از قنطرة و انقسام کار دارد و معلوم باد و قیله کسی حدیث
 با اثر مقابل انصوص قمرانی و اجماعی و رقع شود تا دل آن اثر واجب است و الا ترکش واجب
 نه آنکه بان اثر نفس قمرانی و اجماعی را منسوخ سازند خصوصاً اثری که توجیه صحابه و تابعین و اهل بیت بان
 منقول شده بسبب عدم شهرت و وجود آن اثر در زمانه صحابه یا بسبب غله بر منوی که
 بان غله تمام صحابه آنرا متروک داشته اند یا بر معنی خلاف ظاهر آنرا حمل نموده اند و قولش که
 حکماً مرفوع است غلط است کدام قریه بر نوعی حکمی آن یافته لفظ مرفوع حکمی شنیده و آنرا باید
 نمود و نسبت در دعوی داخل کرده اثباتش در دست و همچنین دعوی تخصیص با کل بیجاست
 که تخصیص و تعمیم در احکام می باشد نه در اختیار است تعمیم لفظ مرفوع حکمی و تخصیص ذکر کرده یا نه
 نه فمید که تخصیص آن بر خبر آحاد و خبر مشهور و معتبر نیست خصوصاً چنین خبر آحاد که شاذ و متروک
 ملائقات قرون ثلثه باشد باین احتیاج توبه اعیان از روی ابراف تخصیص آن تیره قبی اقله که تا
 آن خبر ممکن نباشد چون تاویل آن خبر ممکن باشد چه خبر درست که تخصیص آن بر قایل شده تقلید
 محمد بن سعید زندیق مبتلا شود که او بهر صفای توفیق خود در ختم نبوة آنحضرت حالیه السلام
 کلمات موجه عدم ختم نبوة آنحضرت علیه السلام می افروزد و باینچه بولکانی در عجاایه البین آورده
 فی التامک الشرح مسلم بیرون بعدی تا به آنکه بگوید با خبری و لایق آنرا ما شارک شده الا
 ذکر و الطیر و نادله و طبعی فیه تحقیق آن که بگوید محمد بن سعید و الشامی المصلوب علی الزندقه
 و ان صحت تاویل عیسی علیه السلام افه الاطاع علی انه ظالم لا نبیاء و آیه الاحزاب انفس فیه انما
 و بعد از این منظور نوشته و فی جامع الصواعق از محمد بن سعید الشامی المصلوب عن ابن

از رفعت انا خاتم النبیین و لانی ابدی الا ان یثاء انشد فی الا استثناء لما کان یبعوا الیه
 من الاله الجاد و الزمقة انتهى و این اثر ابن عباس را با وجود نشاندن و ذکر و تکرار و تکرار خود در دست
 تملک و حاله خود و بعضی قرآنی و اجماع امت بعد تاویل موافق قرآن و احادیث متواتر المعنی و اجما
 میشود و آن اینست که زمین هفتگانه عبارتست از هفت الوان زمین و خواص و تاثیر آنها
 که باعتبار اختلاف الوان و تاثیر خود هر خطه زمین حکم زمین جدا دارد و ارباب پیوسته هم باعتبار
 اختلاف عرض زمین که موجب اختلاف الوان و خواص زمین می باشد آنها را اقلیم گفته
 نام نهاد و اند پس زمین هفتگانه مقابل سموات سبعة معدود شدند و همین جهت
 در کلام الله مقابل سموات لفظ ارض مفرد واقع شده بحجت وحدت جسمی آن و کثرت بالوان
 و خواص سبب تعددش بعد هفتگانه شده باز در بعضی شبها از شبیه ذات شبیه
 مراد می باشد چنانچه در مشکلا نیل هم بکذا پس معنی این اثر چنان شدند که برای هر زمین
 از زمینهای هفتگانه آدم است همین آدم شما و نوح است همین نوح شما تا آنکه خاتم النبیین
 همین خاتم النبیین شما پس اشکالی در استدلالی باقی نمانده و اذا دخل الاحتمال بطل الاستدلال
 و توفیق بین النص و الاشرط هر شد و هم احتیاج بجواب سر ایللیت اثر نمانده تا بر آن تفسیر
 واقع شود که جمله نبی کشیکم انکار سر ایللیت اثر دارد و تمامه پیدا باد که زید برای زمینهای
 معبوره و مفروضه همین سموات و عرش و کرسی و خشت و نار خواهد گفت غیر آن خصوصیات
 آنحضرت صلی الله علیه و سلم دو قسم هستند یکی نسبت اهل ارض و امام سابقه و دوم نسبت
 جمیع مسکنان ارض و سما و شمس و انوار پس در خصوصیات قسم اول تو هم زید در ذکر گفت و ثلث

فیما بین آنحضرت و خواتم الانبیاء اراضی مفروضه البته گنجایش دارد و در خصوصیات قسم ثانی
 توهم زید را گنجایش نیست چه در حجره حق قبر بکلمه ای سور و قمر و انس و شیاطین از اجتماع
 اخبار سموات نرسد آمد دولت بعثت حضرت خاتم الانبیاء بحکم آیات سور و سموات ثابت است
 و هم خصوصیات آنحضرت علیه السلام بروز حشر توحید شفاعت کبری و حمل لوار الحمد و المارۃ انبیاء
 و عطا درجه وسیله و غیر این برای حضرت مابدا نشکرست غیری از انبیاء اراضی مفروضه زید نزد
 ثابت اگر شخصی از خواتم الانبیاء کسی مرتبه ازین مراتب عظمی نشته باشد ثابت نماید و انشاء الله

هرگز ثابت نخواهد کرد و عن عریض بن ساریه عن رسول الله صلی الله علیه و سلم انه قال فیما
 عند الله مکتوب خاتم النبیین الحدیث صاف دلالت دارد بر آنکه حضرت مانزد خدا تعالی
 خاتم النبیین هستند اگر نزد خدا تعالی خاتم النبیین دیگر اراضی بودی او هم نزد او تعالی
 مکتوب بود و احتمال آنکه آن انبیاء مفروضه پیش از آنحضرت معلوم منقطع شدند پس این قول
 اقبال دعوی است و هم حدیث اناسیة ولد آدم یوم القيمة و حدیث لولاک و غیره بسیار احادیث
 بر توحید آنحضرت معلوم درین صفات دلالت دارند که خواتم الانبیاء مفروضه زید اصلا دران شریعت
 ندارند پس ید مماثلت ال الانبیاء مفروضه آنحضرت علیه السلام از کجا فهمید و بر آن تصحیح لفظ
 نبی کنبیکم مشارکت در وصف جزئی کافی نیست از ان دعوی مماثلت کردن تا آنکه در ختم نبوت
 هم شریک کردن با وجود انکار لفظ ختم شریکت را در ختم نیست این دعوی مگر از سور فهمی که تقلید
 محمد بن سعید ز ندیق از تقلید قرآن و نه را با حدیث و اجماع و سنت پهلای شده ختم نبوت عند
 و حقیقه را بر ختم نبوت اعضا بلا قرینه و بلاد لیل حل کرده تعویذ باشد من شد و انفسا من

مسیحیات انما بناه الله عليهم بالقبول كمشبه اقل خلقت عبد الرحمن عيسى عنه
 فتواصب لوارث ولوى سيد صديق حسن خال صاحب قنوجى من طرا
 بسم الله الرحمن الرحيم

شخصه ميگويد که زمین هفت طبقه است در هر طبقه از طبقات وى نوع انسان و انبياءى ايشان
 امثال اميرالمؤمنين عليه السلام و الهذا و هم با ان حضرت صلى الله عليه و سلم وجود و متحقق اند چنانکه وى صلى الله عليه و سلم
 و سلم خاتم پيغمبران طوبه عليا ارض است همچنان شش خاتم الانبياء و غير در شش طبقه ارض است
 بدليل روى ابن عباس رضى الله عنه که قال في تفسيره الله الذي خلق سبع سماوات
 و الارض مثلها و في كل ارض ادم كاد ملكم و فتح كنى ملكم و ابراهيم
 كتابا و علم و عيسى كرم و نبى كنى كرم و بدليل عبارت جلالير که زير كرمه نيت نزل
 الاكثر تبين من بعد تفسير مروجى نوشته دينزل به جبرئيل من السماء السابعة الى
 الارض السابعة انتم و بقا عدة اصول فقه كه تخصيص آية بجز آحاد و جازم است ايشان بن روى
 تفسير كرمه و لكن رسول الله و حاكم النبيين باشد بيان فرمايد كه اين مسئله چنانچه
 جواب

هفت طبقه بودن زمين مثل آسمانها از آيه مذكوره بى شبه ثابت است و تمام آيه در باره
 است و هشتم كتاب عزيز آخر سورة طلاق باین لفظ است الله الذي خلق سبع
 سموات و من الارض مثلهن يترنزل الاصل سبع سموات و ان الله على
 كل شئ قدير و ان الله قدير احاط بكل شئ علما و حديث عايشه رضى الله عنها

که فرمود و در سجده است من ظلم قبیله رشتی من که ارض طوق قلم من سبع ارضین
 و حدیث سالم من ربه قال قال النبی صلی الله علیه و سلم من اتخذ یتیمًا من
 الارض بغیر حق خسف به یوم القیامة الی سبع ارضین اخر جبال الار
 یتیمات بائنا جاء فی سبع ارضین یتروا الت برزخ طبعه لودن زمین میکند شود
 در تفسیر شرح القدر زیر که میزند کوفت و نوشته فی القصر میراث السماء سبع و اما
 الارض فلم یأت ذکر عددیها الا قوله تعالی زمین که در زمین فقیل فی
 العدد و قیل فی غلظ من الصبر ما سبعة کما لسموات و قد تلیت ذلک
 فی الصبر و قال البرازی الحق ان یصل العدد بالذکر لا یدل علی
 نفی الزائد انتهى و فی هذا اشارة الی ما ذکره الحکماء من الزیادة علی
 السبع و نحن نقول انه امر باتفاق الله ولا عن سوا سلا السبعه فقتصر علی
 ولا نعمل بالزیادة الا اذا جاءت من طریق الشرع و کمربات شیئی من ذلک ان
 کلام الشوکانی و بمنیت منسوب جمهور علماء و ضحاک و بعض متکلمین گفته اند که این زیادت است
 بغیر فوق است و هر هفت ارض متجاوز است و بعضی تاویل سبع ارضین با ثانیسم سبع
 که اکس سبع شماره و غیر با کرده اند چنانکه در فتح الباری از ابن تیمیّه و در خلاصه فی دکان
 حکایت آن نموده اما صحیح همانست که هر هفت طبعه زمین جدا گانه است میانه هر ارض هفت
 سیم ساق مابین آسمان و زمین است چنانکه احادیث مستند آمده و ترمذی و نسائی و غیر
 بیان ولالت و هرند و قول بنا و لکن کور مرده و دست کتاب و سخت نکات قال به التیم

والقسطی غیر هاتمن الائمة ولیکن از آیت مذکوره و احادیث بشارة الیه با این ثابت نمیشود که هر
 طبقه از طبقات ارض نوع بشر و انبیا ایشان موجود باشند بلکه در کتاب عزیز و سنت
 مطهره که مدار اثبات و نفی و رد و قبول هر چیز از عقیده و عمل و غیره بر مبنای حکایت خلق
 هم چون آدم که با ذریتش او پیشتر ذکر احوال او در دست نیست و هم بطا و بر ارض و سجده ملائکه برای او
 فرموده نه احوال و قصص بگیرد و آدم و ذریت او و انبیا بقیه طبقه ارض و اعم ایشان تا آنکه از کتب
 راجحه نوع دیگر انسان و او آدم و خواتم ایشان هم بدلائل النص بلکه با اشاره آن از کتاب
 و سنت مطهره نمیشود و جمیع کتب سنت مطهره از صحاح و سنن و معاجم و مسابین و غیره از انبیا
 این عوالم و او آدم خالیست حدیث ضعیف بلکه موضوع هم درین باب تفصیل که در سوال گذشت
 در و او این معتبره اسلامیه یافته نمیشود تا بحدیث صحیح مرفوع چه باشد اگر چه منطبق و ما الکلم
 چه بود و سرانجام این که در خسر عالم درین کمالات محسوسه موجوده نتوان کرد بلکه وی سبب
 بشوای هایت انتهای او کسین الذی خلق السموات الارض بقادر علی ان یخلق
 مثله م بلی و هو الخلاق العظیم و بحکم و اذ اشینا بد لنا امثالهم تبدیلا
 برایجاد و ابداع جدید مثل این عالم بلکه بر خلق جمیع ممکنات قادرست در جمل حاشیه جلالت
 زیر قوله تعالی لتعلموا ان الله علی کل شیء قدیر که پاره از آیه مذکوره است
 نوشته قدیر بالغ القدرة فیا فی بعالم آخر مثل هذا العالم و ابداع من ذلك
 الی ما نهایه لایستدل بهذا العالم فان من قدر علی ایجاد
 ذرة من العدم قدر علی ایجاد ما هو و منها و مثلهما و فوقها الی ما نهایی

له لانه لا فرق في ذلك بين قليل وكثير وجليل وحقيق ما تنفي في
 خلق الرحمن من تفاوت انتهى وليكن از عموم قدرت وقوع این عوالم با ^{لفعل}
 خارج لازم نمی آید زیرا که قدرت و کبریا و صفت متعاضد اند نزد ما تمیید و اثر قدرت
 امکان صدور مقتدر از قادر بالنظر الی ذاته است و وقوع آن با فعل چنانچه اثر تکوین
 و وقوع مکنون با فعل است ظاهر است که حق تعالی با الوجود امثال این عالم با فعل در خارج ^{بقدر}
 طبقات ستارص خبر نداده و هر چه بدان کلام الهی سنت سنیه ختمی نیایم با طوق نیست
 اثبات آن امر مسلم مورث از پیش نفس خود یعنی چه و هر که درین خلاف کند بر ویان است و در
 خبر القناد و اجماع و قیاس که نزد اهل علم منجمله بر چهار اصل موصول اسلام اند خود باین مسئله
 مسأله نیست زیرا که این سوال از باب بدو خلق است اجتهاد و قیاس در آن بدو خلق نیست
 و قیاس و تخمین بلکه خود اجماع و اجتهاد در مانند این مسائل مثبت حکمی نمیتواند شد زیرا که
 اینها را هم اساس و منکاز کتاب است در کاست بلکه ایتان بصنیعه جمع در سموات و افراد
 ارض در مثل قوله تعالى خلق السموات والارض که تمام قرآن مجید با استثنای قوله
 ومن الارض مثلهن بدان مملو و مشحون است شناسی بعد از وجود عوالم دیگر و افراد
 و خوانتم دیگر در زیر سبع ارضین در پس ثبوت این مسئله بهیچ یکی از اولیه ارجح شرعی نمیتواند
 و روایت ابن عباس که در سوال مذکور است اول حدیث نیست اثر این عباس است یعنی قو
 او نیست نه قول رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم و حجت در مانحن فیه قول محکم پیغمبر و محقق
 صادق باشد نه اقوال صحابه و من بعدیم لاسیما و فنی که انما و بر نص صریح از کتاب سنت و حدیث

و دوم دی رسی المدعنه در این تفسیر متفرد است اجماعی از صحابه و من بعد تم درین قول
 باو بی موافقی نیست و بر روایت متفرد و قول بشاذات بنای کلام حکم شدی نتوان کرد
 سوم تفسیر که از وی رسی قرآن مجید منقول است که اکثر آن تا جناب رسی و متصل
 و مسلسل است غالبش منساب صرف است که در حقیقت از دیگر است و لهذا محققین اهل
 تفسیر بر این اعتقاد کلی ندارند و بدون شهادت دیگران نمیکند اللهم مگر آنچه
 از آن در مثل صحیح بخاری و غیره باسانید صحیح ثابت گشته و ازین اثر درین کتب صحاح
 و سنن غیری و اثری نیست چهارم متن این اثر مضطرب است نزد حاکم لفظی بوده است
 که در سوال مذکور شده و نزد عبد بن حمید و ابن المنذر باین لفظ آمده ما یؤمنون
 احذروا بها فتکفر من زوا این خبر بر باین لفظ است لا حدثکم بتفسیرها
 لکنهم و کفرکم یکن بیکم بها واضطرار بر روایت از اسباب جرح است نزد اکثر
 اهل علم و چه من جمله خضرین این اثر هیچ کی تصحیح و بی پیروخته جز حاکم در مستدرک و تصحیح
 حاکم پیش علمای حدیث بدون شهادت دیگران نمیکند پس بشی است در بستان الحدیث
 گفته در بسیاری از احادیث مستدرک که او حکم بضعف آنها نموده و مثل حدیث صحیح بخاری
 علما اجله او را تخطیه کرده اند و بروی انکار نموده و لهذا قاضی گفته حلال نیست کسی را که بر
 حاکم غرض شود تا وقتیکه تعقیبات و تحقیقات مبرزه بینداشته و این حقیقت احادیث مرفوعه عام
 است تا با آثار ضعیف برسد و در باره خصوص این اثر سیوطی در تدریب الراوی شرح
 النوادی گفته و لم ازل تحت من تصحیر اسمی کم حق را بیت البیهقی قال سناوه صحیح لکنه

شاذ بمره است و غالباً بیست بر او جا کرم انرا صحیح گفته و معنی اشیاء علت شد و در
 در آن کرده گفته که لا اعلم لا یجوز علیہ متابعا انتهى و نحو ذکرها الشی
 فی تفسیر و قوت این اثر شد و و عدم متابعت از هم میباشند و ایتان بدان
 در مقام جمیع مضمحل میگردد و قال کلید الشاذ الیس الا انسداد واحد شد به شیخ ثقة کما
 او غیره فاما کان من غیره فمر و کما کان من ثقة فیوقف فیہ و لا یستجیر به اتنی کذا فی
 اشخاصه لکمال بن ابی شریف ششمین تحقیق اهل تفسیر و حدیث ماقد این اثر اسراییلیات
 است کما قال به این کثیر و غیره در وایت اسراییلیه قابل تصدیق و اخذ نیست و بران ایتنا
 همچو احکام نتوان کرد و هفتم اقل قلیل از اهل تفسیر این اثر را در تفسیر آیه کریمه گرفته اند و اکثر
 منسری بدان اعتنا نموده اند و این دلیل من بر قوط این اثر و عدم قبول دست
 و بر خیکه گرفته اند هیچ یک از ان با بدان استدلال بر وجود این ادا و ام و خوا تم نگرفته بلکه
 محض برای تأیید عدد سبعة اربعین آورده پس طلب غیر ثابت و ثابت غیر مطلوب
 هشتم بر فرض صحت اثر مذکور محمل غیر معتبر است از وی معلوم نمیشود که این ادا و ام و خوا تم
 طایقات ستم ارض پیش از زمانه آدم ابوالبشر و آنحضرت صلی الله علیه و سلم بودند یا بعد
 ایشان یا بعد ایشان خواهند بود و در این محل بدون بیان محل اخذ و اعتماد نیست و هر چه
 تصحیح می اهل علم بنا و پیش برداخته اند در ارشاد الساری شرح صحیح بخاری بعد نقل قول
 بیست نوشته فقیه الله لا ینزله من جملة الائمة الحسنه للفقهاء کما هو مشهور
 عند اهل هذا الشأن فقد لیمنه الامناد و یكون فی المتن شد و

او علة تقدیر فی صحته و مثل هذا لا یثبت بالحديث الضعیف
 و هذا المحمول ان صح نقله علی بن عباس اخذه من الاسر ایدیا
 انتحه و علی تقدیر ثبوت سیحتمل ان یكون المعنی ثم من یقتدی به منی
 بهذه الاسماء و هم رسل الرسل الذی یبلغون الحق عن انبیاء الله
 و یسمی کل منهم باسم النبی الذی یبلغ عنه انتهى کلام القسطلانی
 و چون ثابت شد که صحت این اثر یعنی ثبوتی بلکه سند و سی متکلم علیه است استدلال
 ساقط شد و اثبات هیچ سبب را دلیل روشن نصی بر من باید و ریخا بطلست و نا و محتملا
 کاری از پیش نیز و و انما ابن کثیر بعد عزو این اثر بسو این خبر گرفته دلی امثاله
 اذ الم یصر یسند الی معصوم فهو مردود علی قایله در المدیة حاشیه بر کار
 جوامع نقل کرده اما نقل عن بن عباس این فی کل ارض آدم الخ فهو من رواية
 الواقدی الکذاب الواضح انتهى در صحت و ایت شرط است که راوی وی ضابط
 باشد و عطاء بن سائب که راوی این اثر از ابی الضحی از ابی عباس نیست نووی در خطبه
 مسلم او را در اهل اختلاف شمرده بالجمله سباب جرح در این اثر همچو شذوذ و عدم متابعت
 و اختلاف راوی و جز آن بوقور موجود است و حقیقت او اثری ضعیف غیر متعلق بآیه
 نزد علما محمول نیست پس بر هیچ اثری اثر بنابر حکم نمیتواند شد یا نه و هم این اثر
 معارض حدیث مرفوع است شوکانی در فتح القدر زیر کریمه مات تحت الشری که در سوره طه
 واقع است نوشته آخر جبر ابویعلی عن جابر ان النبی صلی الله علیه و سلم

سئل ما تحت هذه الارض قال الماء قيل فما تحت الماء قال ظلمة قيل
 فما تحت الظلمة قال الهواء قيل فما تحت الهواء قال النور قيل فما
 النور قال القاطع علم المخلوقين عند علم الخالق واخرج ابن مردويه
 عنده باطون منه انتهى وچون ثابت شد که بنامی تحت نری احدی را از مخلوق
 علم نیست حتی که خود آنحضرت صلی الله علیه وسلم زیاد و بران انما ده نغمه و پس از ثبات
 نوع بشر و آنچه بدان می ماند در هر طبقه از ارض یعنی چه بلکه آن اثر بوجه تعارض این خبر
 باشد از صلاحیت استدلالات و اذا انهر الله بطل نهر مغفل و اما قول سید جلال
 بنزل به جبرئیل من السماء السابعة الى الارض السابعة که بطایر اشارتی بود
 اثرند کوردار و پس شیخ سلیمان حمل و حاشیه جلالین زیر قول مذکور نوشته قال القائل
 لم تجد هذا القول لغیره من المفسرين اذ غاية من تفسير الاصل بالوحي قال
 في تفسير قوله بدين اي بين هذه الارض الدنيا التي هي الارض
 السماء السابعة التي هي علاها وهذا التوقيت من القارئ صبيح على ان
 المراد بالوحي وحي التكليف بالاحكام وليس بالامر كما كان حمل على وحي
 التصرف في الكائنات عبارة الخطيب الاكثرون على ان الامر هو القضاء
 و القدر فعلى هذا يكون المراد بقوله تعالى بدينه اشارة الى ما بين
 الارض السفلى التي هي اقصاها و بين السماء السابعة التي هي اعلاها
 فيجوز امر اليه و قضاء و بدينه فيفد حكمه فيمن انتهى من فهم قضا و حكمه

فی کمال برضی من ارقتند و سماء من سماء خلق من خلقه و امین امره
 و قضا امین قضائهم و در بنوی گفته خوایند بر زمین من عجیب شد بیره فی نزل
 للطرف و یخرج النبات و یاتی باللیل و النهار و الصیف و الشتاء و یخلق الخلق
 علی اختلاف هیتها و ینزلها من الجبال الی احوال انتم و در تفسیر رازی و فغان نیز
 مثل بنوی نوشته و بقال جمیع المفسرین پس از بودن خلق و امر و قضا و قدر و حیوانات
 با اشکال مختلفه متعین نمیشود که این خلق و حیوان همین نوع انسان و برل ایشان باشد بلکه
 اگر تفسیر امر بوحی ثابت شود و مراد بوحی الدام باشد چنانکه در کریمیه و اوحی بنا الی النحل
 نوشته اند و حی مصطلح و ظاهر آیه کریمیه صریح است در آنکه مقصود از آن بیان خلق است
 و زمین و جبرایان قضا و قدر او و در آنجا از عرشش علی تا ارض سفلی و عموم قدرت و عیسی
 و غایت احاطه علم از جمیع مخلوقات است نه اثبات وجود نوع انسان و انبیای ایشان زیر
 طبقات ارض و لهذا هیچ یک از متقدمین و متأخرین تفسیر این کور زبان نکرده جز اثر
 ابن عباس که حال سند و متن او بالا گذرشته و اثر چه باشد که از وی چنین حکم گرفته
 شود و در هیچ بیت مرفوع معصوم در کار نیست نه اثر موقوف بی اعتبار و آنکه در سوال ذکر
 جواز تشخیص آیه بجز آحاد و کرده پس تشخیص آیه بدان جائز نیست اما مراد بجز آحاد که محض آیه باشد
 در اصول فقه احادیث مرفوعه صحیح است نه آثار ضعیفه موقوفه و لهذا بحث خبر آحاد را در باب
 اصول در بحث احتجاج بسنت مظهره که تفسیر کتاب عزیر است نوشته اند و در مثالش
 احادیث صحیحین را نشان داده و ازین اثر در کدامی کتب سنن اثر نمی نیست تا بحقیقت رسید

و بر فرض تسلیم این اثر بیانی ذکر می‌گردد و لکن رسول الله و خاتم النبیین خواجه
 نیست زیرا که تحقق برسل طایفه علیا از ازل و ممت تا خاتم تحقق علیه و مراد از علم بلکه کافه اهل عالم
 و خاتمیت آنحضرت صلی الله علیه و سلم جمیع رسل از بر طبقه را بجا نمیرساند و ثابت چنانکه چنانچه
 یعنی نبیین و دخول بعد از اوست و انحراف بران اغاده این ضعیفی کنند و وجود دیگر اولاد هم و خواهم
 غیر متحقق و بر منصفان پس که در اجماع جمیع مجتهدین بلکه کافه مسلمین و می‌زین است فلیس
 اثبات اولاد هم و انحراف در طبقات الاخری من الارض من احکام الشریع
 فی و رحم ولا صند و لیس علی هذا القول اشارة من علم و هیچ یکی از اهل اصول تخصیص
 نصوص باین تار موافقه ذکر کرده و بدان احتجاج و استدلال ننموده و حق آنست که خواص و تعمق و در
 مسائل و تفهیم بدان مباحثه و امثال آن از باب غلو ممنوع بلکه فضول کلام و لغو قول حدیث حرأوا
 و قائل بدان و خایض در آن و منکر بران غیر ملتفت الیه می‌باشند و اعتقاد بهم بوده است و بیا الله التوفیق
 و هو المستعان و لا حول و لا قوة الا بالله العلی العظیم و هو اعلم بالصواب
 و فو و کل ذی علم علیم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ سوال شخصی و عوی میکند که مثل جناب سالت آیت حضرت
 خاتم النبیین سید المرسلین حجه للعالمین صلی الله علیه و سلم در عالم موجود و متحقق است و مراد از
 مشارک در صفات که آیه بجناب است و برین عوی استدلال میکنند باینکه در حدیث شریف مرویست
 ان الله خلق سبع ارضین فی کل ارض ادم کاد مکتها الخ پس این عقیده را از عقاید
 اهل حق که مدلل باجماع ائمه و احادیث صحاح شسته و آیات قرآن شریف اند ثابت است یا نه و ثابت

بنده کور و بیست شریکین از آنحضرت صلوات الله علیه است یانه و در جمیع ستمه مروئی است یانه و علما معتقدین
 در ثبوت آن کلام است یا آنکه باتفاق محققین صحیح است بر تقدیر صحت قابل عقیده آید و بر تقدیر
 قابلیت عقیده اعتقادند که بعضی موجود و متحقق بودن مثل جناب سید المرسلین خاتم النبیین در صفات
 کمالیه از آن ثابت است یانه و به تقدیر حکم آن اعتقاد دارند چهست بیدئوا اتوجروا الجوار
 بهر چه اعتقاد اهل حق که مدلل باجماع و اتفاق محققین امیه دین احادیث صحاح ستمه و آیات آن
 است حضرت خاتم النبیین سید المرسلین رحمة للعالمین صلوات الله علیه فضل موجودات بهشت زمین بلکه کما
 خلائق جمیع اند مثل آنحضرت صلی الله علیه وسلم معنی مشارک آنجناب صفات کمالیه در هیچ زمین
 بلکه در تمام عالمین موجود است اعتقاد وجود مثل آنحضرت در عالم فحالی اجماع محققین احادیث صحاح
 ستمه و آیات کلام ائمه است و التزام کننده آن گمراه است امام نووی در شرح صحیح مسلم بذیل
 شرح باب فضل شینا صلی الله علیه وسلم علی جمیع النبیین بذیل حدیث انا سید ولد آدم یوم
 القيامة و اول شافع و اول مشفع فرموده و هذا الحدیث دلیل التفضیل صلی الله علیه
 وسلم علی الخلق کلام الحج و امام فخر الدین رازی در تفسیر بزرگ بذیل آیت تلك الرسل فضلنا
 بعضهم علی بعض الآية نوشته اجمعت الامم علی ان بعض الانبیاء افضل من بعض
 و علی ان محمد افضل من کل ویدل علیه وجوه احدها قوله تعالی
 وما ارسلناک الا رحمة للعالمین فلما کان حجة کل العالمین لزم ان یکون
 افضل من کل العالمین الحق امام عباده السلام و در شرح جوهره التوجیه بذیل شرح قول ما من
 و افضل الخلق علی الاطلاق نبینا نسیل عن الشقاق فرموده افضل جمیع المخلوقات علی الاطلاق

المراد من المسموم الشامل للحاقية بالهتية من البشر والجن والملاك في الدنيا والآخرة في سائر تبادلاتهم
 وانعوت الكالات بعبينا محمد صلعم وفضاينه صادم على جميع المخلوقات ما اجمع عليه المسلمون وهو متفق
 من الخافات في التخصيل من الملك والبشر لقوله صلى الله عليه وسلم انا اكرم الاولين والآخرين علي الله
 الخ و همچنان است در دیگر کتب حدیث و تفسیر عقائد اما قواع کور فی کل ارض آدم کا و کلم الخ نہیں
 نسبت این قول آنحضرت صلعم در هیچ کتاب مشهور و معتدیده نشد البته بمسوخ حضرت ابن عباس رضی
 عنه نسبت آن هم در صحاح شریف نیست البته بروایت حاکم و غیره در و منشور و غیره آورد و البکی
 محققین را و صحت اسنادش کلام است و ثانیاً از صحت اسناد صحت این حدیث لازم نمی آید و
 صحیح الاسناد گفته خود طعن نموده گفته الا انه شاذ بقره لا علم لابی الضحی متابع الخ و انسان العیون
 در تفسیر قول سیف فرموده لانه لا یلزم من صحة الاسناد صحة المتن فقد يكون فی بعض صحة اسناد
 بالمعنی صحة فهو من جملة الخ و همچنان امام قسطلانی شرح صحیح بخاری تشریف فرموده پس اگر این
 قول متکلم الاسناد نباشد بلکه صحیح الاسناد باشد چنانکه حاکم و بیهقی گفته اند پس از قول الشیخان هم
 متن روایت ثابت نیست و بر تقدیر صحت روایت هم اعتقاد مفید و قابل عقیده نیست و شد
 احاد خواهد بود و احاد عقیده اعتقاد نمیشوند و بر تقدیر یکی عقیده عقیده هم باشد عقیده وجود
 تحقق امثال آن چنانکه بنیست امام قسطلانی فرموده و علی تقدیر ثبوتیه بحتمل ان کیون المعنی
 ثم من یقتدی به سبمی سجده الاسماء هم سل المرسل الذین یبلغون الحق عن انبیاء الله و سبمی کل
 منهم باسم النبی الذی یبلغ عنه الخ و انسان العیون فرموده فسال الجلال السیوطی و یکون ان یقال
 بان المراد منهم التذذ الذین کانوا یبلغون الحق عن انبیاء البشر ولا یبعد ان سبمی کل منهم باسم

صحت نامہ قتاواوی بنیظیر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱	۴	کا دکم	کا دکم	۱۲	۱۲	القدیر	القدیر
۵	۵	لو	کو	۱۳	۱۳	محمد لطف اللہ	محمد لطف اللہ
۶	۶	نشور	نشور	۱۴	۱۴	کسی و فہمین	کسی و فہمین
۷	۹	کلام	کلام	۱۵	۱۵	جمع	جمع
۳	۴	وتوجروا	وتوجروا	۱۶	۱۶	ا۱۱۱۱۱	ا۱۱۱۱۱
۱۱	۱۱	ان	ابن	۱۷	۱۷	گراہ	گراہی
۱۲	۱۲	ے	ے	۱۸	۱۸	حبث	حبث
۲۱	۲۱	کان	کا اور	۱۹	۱۹	مجھے	مجھے
۳۱	۳۱	یافتہ	یافتہ	۲۰	۲۰	مشارکت	مشارکت
۹	۹	الآ	الآ	۲۱	۲۱	العیون	العیون
۳	۳	لا یثبت	لا یثبت	۲۲	۲۲	شدید	شدید
۷	۷	التفصیل	التفصیل	۲۳	۲۳	الجملا	الجملا
۱۱	۱۱	کرنا	کرنا	۲۴	۲۴	اسنادش	اسنادش
۱۰	۱۰	کمالا منعی	کمالا منعی	۲۵	۲۵	موت	موت
۱۲	۱۲	حق	حق	۲۶	۲۶	الحمد	الحمد
۱۱	۱۱	تدمل	تدمل	۲۷	۲۷	۱۱	۱۱

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۲۸	۷	آخامی	آخامی	۵۶	۸	اوست	اوست
۲۹	۳	زیاکه	زیراکه	۵۷	۹	النجینی	النجین
۳۱	۱	بلطفه	بلطفه	۵۹	۱۲	بنیا	انبیا
۳۲	۸	ازان	ازان	۶۰	۱۷	ا	خدا
۳۳	۱۲	اول	مادل	۶۳	۱۷	عقیده	عقیده
۳۴	۱۴	الابصار	البصار	۶۴	۱۸	نظیر	النظیر
۳۵	۱۴	التره	للرحمة	۶۸	۱۹	آراد	آحاد
۳۶	۱۲	اوداجنا	ارواحنا	۷۰	۱۷	الروایات	الروایات
۳۷	۱۵	مومطر	مومطر	۸۱	۱۹	سائر	سائر
۳۹	۴	اوله	اولا	۸۲	۵۰	حج	حج
۴۰	۱۱	مرور	مقرر	۸۴	۱۷	بقلم	تقالم
۴۱	۳	ارباب	ازباب	۸۶	۱۶	فیثا دله	فیثا دله
۴۲	۸	لا انبیا لک	انبیا لک	۹۰	۱۴	در	در
۴۹	۳	سجود	رسول	۹۳	۱	قیمه	قیمه
۵۰	۱۰	کافر	کافر	۹۹	۱۱	نزه	نزه
۵۱	۹	وسوف	وسوف				
	۱۳	فی	فی				

کتابخانه خاندان
آیت الله العظمی آخوندی